﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک 07/دسمبر 2012ء | 23/محرم الحرام 1434 ہجری قمری ❁ 07/فتح 1391 ہجری شمسی | شمارہ 49

ہر گناہ کی جڑ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
’’تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔ وہ یہ ہیں: تکبر، حرص اور حسد‘‘۔

(رسالہ قشیریہ باب الحسد)

مخالفینِ احمدیت کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اس سلسلہ کا پھیلاؤ نہ صرف رُک جائے گا بلکہ آپ سے تعلق پکڑنے والی شاخیں سوکھ کر ختم ہو جائیں گی۔......لیکن کم عقل اور اندھا دشمن یہ نہیں سمجھتا تھا کہ میں جس پر ہاتھ ڈال رہا ہوں یا جس پر ہاتھ ڈالنے کی خواہش رکھتا ہوں، جس کو ختم کرنے کی خواہش رکھتا ہوں وہ خدا کے ہاتھ کا بویا ہوا بیج ہے جس کے مقدر میں پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ جماعت کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری شدہ نظامِ خلافت سے بھی وہ تعلق اور محبت کا رشتہ رکھے ہوئے ہیں جس کے ذریعہ سے پھر اس پیغام کو، اُس مشن کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے، خدا تعالیٰ دنیا میں آگے سے آگے پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جو جلسہ سالانہ ہر سال مختلف ممالک میں ہوتے ہیں اُن میں ہم ترقی دیکھتے ہیں اور جہاں خلیفۂ وقت کی موجودگی ہو وہاں لوگوں کا خلافت کے ساتھ ایک خاص تعلق دیکھتے ہیں۔ پس یہ ایک ایسا نشان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت بھی ہے۔......یہ خدا تعالیٰ کی تائیدی ہوائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے حق میں چل رہی ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے جاری کردہ نظامِ خلافت کی تائید میں چل رہی ہیں۔

خلافت سے یہ محبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آپ کی اُن دعاؤں کا نتیجہ ہے جو قدرتِ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھیں۔ پس ان محبتوں کو کون دل سے نکال سکتا ہے جو خالصتاً خدا تعالیٰ کی خاطر ہوں۔......اگر یہ جماعت کسی انسان کی کوشش سے بنائی ہوئی ہوتی تو یوں محبتیں دل میں پیدا نہ ہوتیں۔ محبتیں اس طرح نہ گڑھ جاتیں کہ دُور بیٹھے ہوئے اس محبت کا احساس اور اظہار کر رہے ہیں۔

مخالفینِ احمدیت کی یہ نامرادی جس کے نظارے ہم آج تک دیکھ رہے ہیں، ان مخالفینِ احمدیت کا مقدر ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ اپنی کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

(جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بمقام کالسروئے 3 جون 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کی نسبت یہ پیشگوئی ہے۔ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ۔ یعنی پہلے ایک بیج ہو گا کہ جو اپنا سبزہ نکالے گا۔ پھر موٹا ہو گا۔ پھر اپنی ساقوں پر قائم ہو گا۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی‘‘۔ فرماتے ہیں: ’’یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی جو اِس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اور اُس کے نشو و نما کے بارہ میں آج سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی۔‘‘ (یعنی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا ہے اُس سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی)

فرماتے ہیں: ’’ایسے وقت میں کہ نہ اُس وقت جماعت تھی اور نہ کسی کو مجھ سے تعلق بیعت تھا بلکہ کوئی اُن میں سے میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے یہ جماعت پیدا کر دی جو اَب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 241)

یہ تقریباً 1907ء کی بات ہے۔ جب آپ نے حقیقۃ الوحی تحریر فرمائی تھی۔ حضور کا اقتباس ختم ہو چکا ہے۔ یہ میری بات آگے سے شروع ہو رہی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ ’’جب کوئی مجھے جانتا نہیں تھا‘‘، لیکن آج (جب یہ تحریر فرمایا) یہ تعداد تین لاکھ تک پہنچی ہوئی ہے۔ آج خدا تعالیٰ کے اس فرستادے اور مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کے تائیدی نشان اس طرح ظاہر ہو رہے ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں سعید فطرت لوگ ایک ایک سال میں جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح تھا جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا۔ پھر مَیں ایک مدّت تک مخفی رہا۔ پھر میرا ظہور ہوا اور بہت سی شاخوں نے میرے ساتھ تعلق پکڑا‘‘۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 241)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج لاکھوں کی تعداد میں افراد بیعت کر کے جماعت میں نئے شامل ہو رہے ہیں اور دنیا میں یہ شاخیں پھیلتی چلی جا رہی ہیں اور تعلق پکڑتی چلی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو وعدے کئے تھے، اُن کو آج بھی خدا تعالیٰ پورا کر کے دکھا رہا ہے۔ مخالفینِ احمدیت کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی وفات کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اس سلسلہ کا پھیلاؤ نہ صرف رُک جائے گا بلکہ آپ سے تعلق پکڑنے والی شاخیں سوکھ کر ختم ہو جائیں گی۔ یہ اُن کے خیالات تھے، یہ اُن کی خواہشات تھیں۔ اور یہی نہیں، دشمن یہ بھی سمجھتا تھا کہ ان سوکھی ہوئی شاخوں کو وہ جلا کر راکھ بنا کر ہوا میں اُڑا دے گا۔ لیکن کم عقل اور اندھا دشمن یہ نہیں سمجھتا تھا کہ میں جس پر ہاتھ ڈال رہا ہوں یا جس پر ہاتھ ڈالنے کی خواہش رکھتا ہوں، جس کو ختم کرنے کی خواہش رکھتا ہوں وہ خدا کے ہاتھ کا بویا ہوا بیج ہے جس کے مقدر میں پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔ جس خدا نے یہ بیج لگا کر آپ کی زندگی میں اُس کو پھلنے پھولنے اور بڑھنے کا وعدہ فرمایا تھا اور بڑھا کر دکھایا تھا اُس نے آپ کی وفات کے بعد بھی اس کے پھلتے پھولتے چلے جانے اور دنیا میں پھیلتے چلے جانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور اس کے ذریعہ سے پھر اس درخت کی نشوونما ہوتی چلی جائے گی۔ آپؑ کے ساتھ تعلق جوڑنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں بھی آپ نے پہلے ہی پیشگوئی فرمادی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (**المجادلہ:22**) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔‘‘ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔‘‘ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

اور پھر آج ایک سو چار سال گزرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے وعدے کو بڑی شان سے ہم پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ کس شان سے باوجود مخالفین کی تمام تر دنیاوی کوششوں کے اور مخالفتوں کے اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی عطا فرما رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ جماعت کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری شدہ نظامِ خلافت سے بھی وہ تعلق اور محبت کا رشتہ رکھے ہوئے ہیں جس کے ذریعہ سے پھر اس پیغام کو، اُس مشن کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے، خدا تعالیٰ دنیا میں آگے سے آگے پھیلاتا چلا جارہا ہے۔ خدا تعالیٰ دلوں میں خلافت کے لئے محبت اور اخلاص پیدا کر رہا ہے۔ اور خود بخود دلوں کو کھول رہا ہے۔ خلافت کے تعلق کی وجہ سے اور نظامِ خلافت کی وجہ سے، ایک تنظیم کی وجہ سے، ایک جماعت ہونے کی وجہ سے یہ اعلان ہے کہ آؤ اور مسیح محمدی کی فوج میں شامل ہو کر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے کام کو آگے بڑھاؤ۔ یہ نظارے ہم دیکھ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وعدے کو پورا ہوتا ہم دیکھ رہے ہیں۔ آج اس کی ایک چھوٹی سی جھلک آپ نے بیعت کی صورت میں بھی دیکھی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ ثبوت ہے کہ آپ کے بعد بھی یہ سلسلہ ترقی کرتا چلا جارہا ہے۔ اور دشمن کا ہر وار جو دشمن احمدیت کی ترقی کو روکنے کے لئے کرتا ہے اُسی پر اُلٹا پڑ رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے جو جلسہ سالانہ ہر سال مختلف ممالک میں ہوتے ہیں اُن میں ہم ترقی دیکھتے ہیں اور جہاں خلیفہ وقت کی موجودگی ہو وہاں لوگوں کا خلافت کے ساتھ ایک خاص تعلق دیکھتے ہیں۔ پس یہ ایک ایسا نشان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت بھی ہے۔ کسی پہلو کو بھی لے لیں ہمیں جماعت کا قدم آگے ہی بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیا یہ کسی کی کوششوں کا نتیجہ ہے؟ نہیں، بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی تائیدی ہوائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے حق میں چل رہی ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے جاری کردہ نظامِ خلافت کی تائید میں چل رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں۔ دنیا کے دور دراز علاقوں میں، جنگلوں میں بھی چلے جائیں تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ دلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر رہا ہے اور آپ کی صداقت پر مہر ثبت ہو رہی ہے۔ اور شہروں میں بھی دلوں کی حالت بدل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔

اس وقت میں چند واقعات پیش کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے سامان کرتا ہے یا کس طرح احمدی ہو رہے ہیں اور احمدی ہونے کے بعد اُن میں کیا روحانی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور کس قدر اللہ تعالیٰ دلوں کی حالت میں پاک تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے۔

بینن کے ایک ریجن کے ہمارے مبلغ میاں قمر احمد صاحب ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ یہ واقعہ ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان عورت کو جو پہلے مسلمان تھی، اور پھر عیسائیت کے زیرِ اثر آ کے عیسائی ہوگئی، لیکن اُس کے بیٹے اور جو قریبی بچے تھے اُن کو بڑی فکر تھی۔ وہ کوشش میں تھے کہ دوبارہ مسلمان ہو جائے۔ آج یہ درد صرف جماعت احمدیہ کے دل میں ہی ہے کہ جو ایک دفعہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنے والا ہے وہ ہمیشہ اُس پر قائم رہے اور اُس سے ہٹ کر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرنے والا ہو۔ وہ ایک معمر بیوہ خاتون مادام Ossena Raimi کا واقعہ لکھتے ہیں جو پہلے مسلمان تھی۔ اپنے خاوند کی وفات کے بعد عیسائی ہوگئی۔ چرچ میں عبادت کے لئے جانے لگی۔ مگر ان کا بیٹا مسلمان ہی رہا۔ اُس نے احمدیت قبول کر لی۔ شادی کے بعد اس لڑکے کے گھر میں ایک لمبا عرصہ اولاد نہیں ہوئی جس کی وجہ سے یہ خاتون سخت پریشان رہتی تھی کہ مَیں عمر کے اس حصہ میں ہوں جس میں شاید اپنے بیٹے کی اولاد کی خوشیاں نہ دیکھ پاؤں۔ ہمارے معلم قاسم صاحب اس خاتون کو گاہے بگاہے تبلیغ کرتے رہتے تھے اور احمدیت قبول کرنے کی تلقین کرتے تھے مگر وہ انکار کر دیتی تھیں۔ ایک دن دورانِ تبلیغ موصوفہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ میری زندگی میں اس بچے کو اولاد عطا کر دے تو میں اس دن اسلام قبول کرلوں گی۔ اس وقت ہمارے معلم صاحب نے کہا کہ ہم اپنے خلیفہ کو خط لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد ہوگی۔ بلکہ انہوں نے تو یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیٹے کو بیٹا عطا کرے گا۔ اور مقامی جماعت کے افراد بھی اُس کے لئے دعا کرنے لگ گئے۔ مجھے بھی انہوں نے خط لکھا۔ چنانچہ اس سال 2/اپریل کو خدا تعالیٰ نے اُن کو پوتے سے نوازا اور بچے کے عقیقہ کے موقع پر موصوفہ نے سب کے سامنے یہ اعلان کیا کہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ مَیں اپنی زندگی میں اس بیٹے کی اولاد کی خوشیاں دیکھوں۔ الحمدللہ آج خدا نے اس کو نہ صرف اولاد دی ہے بلکہ نرینہ اولاد عطا فرمائی ہے تو میرا یہ ایمان اور یقین ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ جماعت سچی ہے اور میں آج سے احمدی مسلمان ہوتی ہوں۔

پس اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ بلکہ اکثر دفعہ اپنے دین کی غیرت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اُن کے غلاموں کے ذریعے سے ہی یہ کام سرانجام دیا جارہا ہے۔

پھر ایک اور واقعہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے ایک شخص کا دیکھیں۔ بینن کے الاڈا ریجن کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ دو ماہ قبل سے کُو (Sekou) شہر میں معلم داؤدا کریم صاحب لٹریچر تقسیم کر رہے تھے، تو محمد یوسف نامی صاحب نے اُن سے پوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں؟ معلم صاحب نے اُنہیں بتایا کہ ہم احمدی ہیں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ماننے والے ہیں اور ہماری یہ تعلیمات ہیں اور لٹریچر بھی پڑھنے کو دیا۔ چند دن بعد محمد یوسف صاحب ہمارے معلم سے ملے اور کہا کہ میں نے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے تو ساری باتیں معقول معلوم ہوتی ہیں اور عین اسلام دکھائی دیتی ہیں۔ کیا میں آپ کی جماعت میں شامل ہو سکتا ہوں؟ چنانچہ 7/مارچ 2012ء کو انہوں نے بیعت کر لی۔ جب اُس کے احمدی ہونے کا علم شہر کے مُلّاؤں کو ہوا۔ مُلّاں تو ہر جگہ موجود ہے۔ آجکل تو مُلّاں پاکستان سے افریقہ میں بھی پہنچتے ہیں۔ لیکن تبلیغ کم کرتے ہیں اور احمدیت کے خلاف فساد زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ تم احمدی ہوگئے ہو۔ احمدی تو اسلام کے دشمن ہیں۔ تم نے یہ کیا الٹا کام کر دیا ہے۔ یوسف صاحب کہتے ہیں کہ اُن کی باتوں سے مجھے بڑی بے چینی لاحق ہوگئی اور کوئی سمجھ نہیں آئی کہ اب میں نے بیعت کر لی ہے اور ادھر مولوی کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اسلام کو تو میں کسی صورت میں چھوڑ نہیں سکتا۔ اگر یہ واقعتاً مسلمان نہیں ہیں تو پھر مَیں تو اسلام سے بھی گیا۔ کہتے ہیں کہ اس بے چینی میں 8/مارچ 2012ء کی رات یہ دعا کرتے کرتے سو گیا کہ اے اللہ! تو مجھے صحیح رہنمائی فرما، مَیں کدھر جاؤں۔ احمدیوں کی ساری تعلیمات اسلامی دکھائی دیتی ہیں جبکہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ مَیں کیا کروں۔ اس رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفید کپڑوں اور سفید پگڑی میں ملبوس میرے گھر تشریف لائے ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جاتے ہیں اور میرا ہاتھ جماعت احمدیہ کے معلم کے ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں بیدار ہو گیا۔ خواب سے بیداری کے بعد صبح تک میں نوافل پڑھتا رہا اور اللہ کا شکر ادا کرتا رہا کہ اُس نے مجھے صحیح رہنمائی کی ہے۔ اور صبح معلم صاحب کو یہ خواب سنانے اُن کے گھر چل دیا۔ اس سے پہلے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا نہیں تھا۔ وہاں اُن کے گھر کے اندر جب گئے تو اُن کی تصویر دیکھی۔ کہتے ہیں میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ خواب میں جو بزرگ نظر آئے تھے وہ یہی تھے اور اس کے بعد تصویر اُٹھا کر اپنے گھر لے گئے اور بیوی بچوں کو دکھایا کہ یہ میری خواب میں دکھائی دیئے تھے اور انہوں نے کہا کہ آج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روپ میں یہ مسیح موعود آئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو، ہدایت کے پیغام کو آگے پہنچانے والے ہیں۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ ایک موریطانی نوجوان ابراہیم کاہے نے جماعت کا ریڈیو پروگرام سنا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ وہ یہ سن کر سکتہ میں آگیا کہ کیا واقعی ایسا شخص آچکا ہے اور ہمیں علم ہی نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ اپنے ایک کزن کے پاس گئے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ لیکن اُس کے کزن نے مخالفت کی۔ اس پر ابراہیم کاہے صاحب ریڈیو سٹیشن پہنچ گئے اور جماعت کے بارے میں کچھ آڈیو کیسٹ لیں اور احمدیہ مشن کا پتہ معلوم کیا۔ مشن ہاؤس میں ہمارے معلم زکریا صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جماعت کا تفصیلی تعارف کرانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ مطالعہ کے لئے دی۔ اگلے دن کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد نوجوان کافی مطمئن ہوگئے اور جب مسیح موعود علیہ السلام کے سچا ہونے کا یقین ہو گیا تو دوبارہ مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر معلم صاحب نے ان سے کہا کہ ابھی دعا اور استخارہ کریں۔ کچھ دن کے بعد وہ نوجوان دوبارہ مشن ہاؤس آیا اور بتایا کہ اس عرصے کے دوران ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور مجھے بیعت فارم دے رہے ہیں جو کہ ایک سفید چمکدار کاغذ ہے جس کے دونوں اطراف خالی ہیں اور کچھ بھی نہیں لکھا ہوا۔ جس پر مَیں نے خواب میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ شرائط بیعت کیا ہیں۔ ابھی حضور نے جواب نہیں دیا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خود ہی اس خواب کی تشریح کی کہ سفید چمکدار کاغذ جماعت احمدیہ کی سچائی کے مترادف ہے اور کاغذ کا بالکل خالی ہونا، دل کا دنیاوی آلائشوں سے پاک صاف ہونا ہی بیعت کی شرائط

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 224

مکرمہ زینب محمود احمد محمد صاحبہ (4)

گزشتہ تین قسطوں میں ہم نے مکرمہ زینب محمود صاحبہ کے احمدیت سے تعارف، بیعت اور بعض رؤیائے صالحہ کا ذکر کیا تھا۔ان کے بارہ میں اس آخری قسط میں باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔

قبولِ بیعت کی خوشخبری

مَیں نے جماعت کے سینٹر میں جا کر بیعت کی تھی۔ بیعت کے دو ہفتے بعد ہی مصر میں وسیع پیمانے پر احمدیوں کی گرفتاریاں ہوئیں اور جماعتی ریکارڈ وغیرہ بھی قبضہ میں کرلیا گیا۔نہ جانے ایسی حالت میں میرا بیعت فارم مرکز کو ارسال بھی کیا جاسکا یا نہیں۔چند ہفتے گزرنے کے بعد میری تشویش اور انتظار بڑھنے لگا۔مصر میں احمدیوں کی گرفتاریوں کے بعد حالات ایسے ہوگئے تھے کہ مَیں کسی سے پوچھ بھی نہ سکتی تھی۔ایسی صورتحال میں مَیں روتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی تھی کہ خدایا سب بیعت کرنے والوں کو خلیفۂ وقت کی طرف سے قبولِ بیعت کا خط آتا ہے، لیکن مجھے نہیں آیا۔ پتہ نہیں میری بیعت قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں۔انہی ایام میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ کسی دور دراز کے مقام سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے پہنچی ہوں اور ایک دروازہ کھول کر حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوتی ہوں۔اس وقت حضور انور کے ساتھ اس کمرے میں دو اور اشخاص بھی ہیں ۔ مجھے دیکھ کر حضور فرماتے ہیں کہ تمہیں بیعت کی قبولیت والا جواب چاہئے؟ پھر خود ہی فرماتے ہیں کہ تم اس بارہ میں بےفکر اور مطمئن ہو جاؤ۔مَیں عرض کرتی ہوں کہ مَیں تو اتنی دُور سے یہی جاننے کے لئے حاضر ہوئی ہوں کہ حضور انور نے میری بیعت قبول فرمائی ہے یا نہیں۔آپ یہ سن کر ایک حسین تبسم فرماتے ہیں جس سے مجھے سمجھ آجاتی ہے کہ پیارے آقا نے میری بیعت قبول فرمالی ہے اور مجھ سے خوش ہیں۔

جب اس خواب سے بیدار ہوئی تو مَیں بہت خوش تھی کیونکہ مجھے اس سے یہی سمجھ آیا تھا کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے قبولِ بیعت کا جواب دراصل روحانی امر ہے جسے خلیفۂ وقت سے تعلق کی صورت میں دُور دراز بیٹھا ہوا شخص بھی محسوس کرسکتا ہے۔

جماعت کی برکت

بیعت کے بعد آنے والا جمعہ مَیں نے جماعت کے نماز سینٹر میں اپنے احمدی بہن بھائیوں کے ساتھ ادا کرنے کا فیصلہ کیا، لیکن اس سے پہلی رات کو میری چھوٹی بیٹی کو تیز بخار ہوگیا۔ دوائیں وغیرہ دیں لیکن ٹمپریچر کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔ نیز باہر شدید گرمی تھی اور ہمارے گھر سے نماز سینٹر کا سفر بھی تقریباً ایک گھنٹے کا تھا۔ ان تمام امور کے پیش نظر مَیں نے کہا کہ شاید ان حالات میں تو مجھے گھر میں ہی رہنا چاہئے ۔لیکن جب جمعہ کا وقت قریب آیا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور مَیں نے سوچا کہ جب شفا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے پھر مَیں جمعہ کی نماز کیوں چھوڑوں۔ چنانچہ مَیں نے اسی حالت میں اپنی بیمار بیٹی کو ساتھ لیا اور نماز سینٹر کی طرف روانہ ہوگئی۔نماز سینٹر پہنچ کر مَیں نے اپنی بیٹی کو اپنے پاس لٹا کر نماز ادا کی۔مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ مَیں نے نماز کے بعد دیکھا تو میری بیٹی کا بخار اتر چکا تھا اور وہ کھیلنے لگ گئی تھی۔ بعد میں اس نے وہاں کھانا بھی کھایا اور دیگر بچوں کے ساتھ کھیلتی بھی رہی۔مَیں حیران بھی تھی اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور عظیم نعمت پر اس کی حمد وثنا کر رہی تھی۔الحمد للہ کہ میرا اپنی بیٹی کو بیماری کی حالت میں ساتھ لے کر نکلنا اس کے لئے مضر ثابت نہیں ہوا بلکہ نماز سینٹر کی طرف ہمارے قدم برکت اور شفا کا موجب ہی ٹھہرے۔ پھر وہاں پر احمدی بہنوں سے مل بیٹھنے اور ان کے روحانی تجارب سننے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور اقتباسات کے مطالعہ سے ملنے والا فائدہ اس کے علاوہ تھا۔الحمد للہ۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہؒ کی وفات

قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت سے میرا دل بھر دیا۔اسی محبت کی وجہ سے حضور انور کی ملاقات کے لئے دل بے چین ہو جاتا تھا۔ 2011ء میں مَیں نے جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی بھرپور کوشش کی لیکن آخر پر بعض مالی مشکلات آڑے آگئیں۔انہی ایام میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں ایک دور دراز کے سفر کے بعد ایک غیر معروف مقام پر پہنچی ہوں۔ یہ ایک خوبصورت شہر ہے جس میں ایک نہایت خوبصورت پارک ہے جس میں ایک بڑی عمر کی عورت اپنی گود میں ایک شیر خوار بچہ لئے بیٹھی ہے۔جبکہ ان کے ساتھ شیر خوار بچے کی والدہ بھی نہایت باوقار اور محتشم لباس میں بیٹھی ہوئی ہیں۔مَیں اس پارک کی چار دیواری کے باہر سے یہ منظر دیکھ رہی ہوں۔خواب میں ہی میرے دل میں ڈالا جاتا ہے کہ بڑی عمر کی عورت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ صاحبہ ہیں اور ان کی گود میں حضور انور کا پوتا ہے۔مَیں اس بزرگ خاتون سے عرض کرتی ہوں کہ کیا آپ مجھے پارک میں آنے اور اس بچے کو گود میں لے کر پیار کرنے کی اجازت دیتی ہیں؟ وہ کہتی ہیں کیوں نہیں؟ آجاؤ۔مَیں فوراً پارک میں داخل ہوجاتی ہوں تو وہ بزرگ خاتون اس بچہ کو میرے حوالے کر دیتی ہیں۔مَیں اسے پیار کرتی ہوں۔ اور کہتی ہوں کہ مجھے حضور انور کی زیارت کا تو موقعہ نہیں مل سکا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ حضور انور کے پوتے کو اٹھانے کا شرف حاصل ہوگیا ہے۔یہ سن کر حضور انور کی والدہ محترمہ تبسم فرماتے ہوئے میرے لئے دعا کرتی ہیں اور مَیں بچہ انہیں واپس دے دیتی ہوں۔

مجھے تو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ حضور انور کی والدہ محترمہ ابھی حیات ہیں۔نہ ہی یہ پتہ تھا کہ حضور انور کا پوتا بھی ہے۔دو دن کے بعد مَیں پالٹاک پر عرب احمدیوں کے تبلیغی چیٹ روم میں گئی تو وہاں دیکھا کہ بعض احمدی حضور انور کی خدمت میں تعزیت کا خط لکھنے کی باتیں کر رہے ہیں۔مَیں نے فوراً پوچھا کہ کس کی وفات ہوئی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ حضور انور کی والدہ محترمہ کی وفات ہوگئی ہے۔اس وقت مجھے اپنا رؤیا یاد آگیا۔اور اس عظیم خاتون کا اپنے رؤیا میں لطف وکرم یاد کر کے آنکھیں بھیگنے لگیں۔

خاوند کی بیعت

مکرمہ زینب محمود صاحبہ نے اپنے سفر کی داستان میں متعدد بار ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بیعت کے ایک سال بعد ان کے خاوند کو بھی قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔اس بارہ میں مکرمہ زینب محمود صاحبہ کے خاوند نے جو لکھ بھیجا ہے وہ کچھ یوں ہے، وہ لکھتے ہیں:

میرا نام محمد بدوی عبد الحمید ہے۔مَیں سمجھتا ہوں کہ میری بیعت کا سفر اس دن سے شروع ہو گیا تھا جس دن میری اہلیہ نے فجر کے وقت بیدار ہونے پر شدت جذبات سے تقریباً کانپتے ہوئے مجھے بتایا تھا کہ اس نے خواب میں ایک بزرگ ولی اللہ کو دیکھا ہے۔ بعد میں مَیں نے دیکھا کہ وہ اس ولی اللہ کو اس طرح ڈھونڈتی پھر رہی تھی جیسے واقعۃً اس کی کوئی بڑی عزیز چیز گم ہو گئی ہو۔گو میرے نزدیک یہ ایک عام سا خواب تھا لیکن میری اہلیہ کے نزدیک اس کی جو اہمیت تھی اس کا اندازہ اسی کو تھا۔

چند سال گزرنے کے بعد ایک روز جب مَیں کام سے واپس گھر پہنچا تو مجھے دیکھتے ہی میری اہلیہ کہنے لگی کہ آج اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہم پر نازل ہوا ہے کیونکہ آج مجھے اس شخص کا سراغ مل گیا ہے جسے مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔اس کے یاد کروانے سے مجھے فوراً وہ رؤیا یاد آگیا جس میں اس نے ولی اللہ بزرگ کو دیکھا تھا۔اس نے مجھے بتایا کہ آج مَیں نے اس بزرگ کی تصویر ایک ٹی وی چینل پر دیکھی ہے۔پھر اس نے جلدی سے ٹی وی لگا کر مجھے ایم ٹی اے کے پروگرام دکھانا شروع کر دیئے، اور کہنے لگی کہ شاید کچھ دیر بعد وہ پروگرام دوبارہ نشر ہوگا جس میں اس نے وہ تصویر دیکھی تھی۔مَیں اس کے کہنے پر ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا، لیکن اپنی تسلی کے لئے اسے دوبارہ پوچھا کہ کیا تم یقین سے کہہ سکتی ہو کہ یہ وہی شخص ہے جسے تم رؤیا میں دیکھ چکی ہو؟ اس نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ ہاں یہ وہی شخص ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔اس کا یقین، خوشی اور اس بزرگ شخص کو دوبارہ دیکھنے کے لئے بے چینی دیکھ کر مَیں بڑے اہتمام کے ساتھ وہ پروگرام دیکھنے لگا۔اور جب پروگرام کے دوران وقفہ میں ''كلام الإمام'' کے عنوان سے کچھ اقتباسات پیش کئے گئے جس میں ایک تصویر بھی دکھائی گئی۔اُسے دیکھتے ہی میری بیوی چیخنے کے سے انداز میں بولی: یہی ہے وہ ولی اللہ بزرگ جسے مَیں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ یہ ہو بہو وہی ہے۔جب مَیں نے تصویر کے نیچے یہ لکھا ہوا پڑھا کہ '' المسيح الموعود والإمام المهدي'' تو کہا کہ شاید مجھے کچھ کہنے کی بجائے ان کے بارہ میں مزید جاننے کی ضرورت ہے۔اور مجھے ان کی حقیقت جاننے کے بارہ میں بہرحال تحقیق کرنی چاہئے۔ ہم اس رات تقریباً فجر تک ایم ٹی اے پروگرام دیکھتے اور سنتے رہے اور مختلف افکار ومفاہیم کے بارہ میں آپس میں بحث بھی کرتے رہے۔

اگلے دن جب مَیں کام پر گیا تو اپنے بعض ساتھیوں سے اس پورے قصے کا ذکر کیا۔ان میں سے بعض نے مجھ سے تمسخر کیا۔بعض نے بڑے عجیب الفاظ میں تبصرے کئے۔ بعض نے اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا اور بعض نے تو حملہ کی حد تک اس امر کی مخالفت کی۔

یہ محض خدا کا فضل ہے کہ میرے ان دوستوں کی آراء کا مجھ پر کوئی خاص اثر نہ ہوا اور مَیں نے غیر جانبداری کے ساتھ اپنی تحقیق جاری رکھی۔مَیں کوشش کر کے کام سے جلدی گھر آجاتا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ ایم ٹی اے دیکھ کر اپنی تحقیق میں کسی نتیجہ پر پہنچ سکوں۔ جب بھی مَیں گھر لوٹتا تو میری بیوی مجھے ایم ٹی اے کے ان تمام پروگرامز کا خلاصہ بتا دیتی جو اس نے دن بھر میں دیکھے ہوتے تھے۔آہستہ آہستہ مجھے امور کی سمجھ آنی شروع ہوگئی۔معمولی تفسیر وتشریح کے ساتھ ہی مجھے بعض بڑے بڑے مسائل جیسے نزولِ مسیح اور دجّال کی حقیقت کی سمجھ آگئی۔ ان مفاہیم کا مَیں اپنے سابقہ افکار وعقائد کے ساتھ موازنہ کرتا تو مجھے ان مفاہیم کی عظمت اور بڑائی کا بڑی وضاحت سے اندازہ ہو جاتا تھا۔

آہستہ آہستہ مَیں نے ایم ٹی اے کی فریکوینسی اپنے دوستوں اور بعض مولویوں کو بھی دینی شروع کردی۔ چند ایام کے بعد ان کی طرف سے مجھے دھمکیاں موصول ہونی شروع ہوگئیں جن کا خلاصہ یہ تھا کہ تم جس ڈگر پر چل نکلے ہو وہ گمراہی کا راستہ ہے اور اگر تم باز نہ آئے تو کام سے نکال دیئے جاؤ گے۔لیکن بفضلہ تعالیٰ مجھے ان دھمکیوں سے کچھ خوف نہ آیا، کیونکہ مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ حق کیا ہے اور کہاں ہے؟

پھر جب مَیں نے اپنے والد صاحب اور بھائیوں سے بات کی تو انہوں نے بھی ہمیں تمسخر کا نشانہ بنایا اور ہم پر شدید مخالفانہ حملے کئے۔لیکن ہم نے ان کی بھی کوئی پرواہ نہ کی۔

جب تحقیق کرتے کرتے ایک سال گزر گیا تو ایک دن مَیں نے کہا کہ اب جبکہ حق میرے لئے واضح ہو چکا ہے پھر بیعت نہ کرنے کا کیا جواز باقی ہے؟ یہ سوچ کر مَیں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا، لہذا ایک روز جب محمد شریف عودہ صاحب پالٹاک پر ہمارے تبلیغی چیٹ روم میں موجود تھے مَیں نے ان سے رابطہ کیا اور بیعت کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔انہوں نے فوراً مجھے بیعت فارم بھیج دیا اور مَیں نے پُر کر کے ارسال کر دیا۔فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

بیعت کے بعد تبدیلی

تحقیق کے دوران ہی اور بیعت کے بعد مجھ میں بفضلہ تعالیٰ خاص تبدیلیاں رونما ہوئیں۔بے شمار بُری عادتوں سے چھٹکارا مل گیا اور بہت سی اچھائیاں اپنانے کی توفیق ملی۔بیعت کے بعد تو مجھے محسوس ہونے لگا کہ جیسے میرے اندر کوئی چیز میرے کلام، میرے چال چلن، اور لوگوں کے ساتھ میرے طرز عمل کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے مسلسل کام کر رہی ہے۔میری آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور تبلیغ حق کے سلسلہ میں آپ کو پیش آنے والی مشکلات کے بارہ میں پڑھ کر آپ سے محبت اور تعلق مزید مضبوط ہوگیا۔بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنی ہیں اور سنتا ہے اور میرے مال ورزق میں بہت برکت عطا فرمائی ہے۔

ایک بڑی تبدیلی مجھ میں یہ آئی کہ مَیں ایک عرصہ سے سگریٹ نوشی ترک کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کامیاب نہ ہوتا تھا اب قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی توفیق عطا فرمائی اور اس عادت کے چھوٹ جانے پر مَیں بہت خوش ہوں۔مَیں اپنی اولاد کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ اس نعمت کی قدر کریں۔قبول احمدیت کے بعد یہ عظیم احساس نہایت بے مثل ہے کہ میرا خاندان یعنی احمدیت اس قدر وسیع ہے کہ تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ثبات قدم عطا فرمائے۔آمین۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر ۔ ربوہ)

قسط نمبر33

متی باب23

✿......اس باب کے شروع میں یسوع نے جو ہدایات اپنے شاگردوں کو دی ہیں ان میں یہ ہدایت ہے:۔

فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔

(متی باب 23 آیت3،2)

خاکسار موجودہ چرچ کے عہدیداروں سے یہ سوال کرنے کی جسارت کرتا ہے کہ کیا کسی فقیہ اور فریسی نے الوہیت مسیح کو ماننے، تثلیث کا اقرار کرنے، کفارہ کو اپنا عقیدہ قرار دینے، نئے عہدنامہ کو الہامی کتاب کہنے کی ہدایت دی تھی؟ کیا کسی فقیہ فریسی نے یسوع کے آسمان پر جانے اور اس کے دوبارہ اترنے کے عقیدہ کا اظہار کیا تھا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آپ یسوع کی تعلیم کے خلاف عقیدہ رکھ رہے ہیں۔

ایک اور بات جو قابل توجہ ہے یہ ہے کہ اس عبارت کو جہاں مرقس اور لوقا نے بیان کیا ہے وہاں سے اس ہدایت کو کہ ”فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں پس جو کچھ وہ انہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو“ کو لوقا اور مرقس نے حذف کر دیا ہے گویا متی اپنے یہودی عقائد کے مطابق یسوع کو Quote کرتا ہے اور مرقس اور لوقا اپنے پولوسی عقائد کے مطابق یسوع کو Quote کرتے ہیں۔ فرمایئے آپ ان کتابوں کو خدا کا کلام کہہ سکتے ہیں؟

✿......آگے چلیئے۔ **متی باب 23 آیت9 ،10** میں یسوع کہتے ہیں:۔

”اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح“۔

فرمایئے پادری صاحبان کیا یسوع کے یہ دو فقرے آپ کے نظریہ تثلیث اور الوہیت مسیح کو جڑ سے اکھیڑ کر نہیں پھینکتے؟ آپ اقنوم ثانی کو جو کہ بیٹا ہے اور اقنوم اوّل کو جو باپ ہے، برابر قرار دیتے ہیں مرتبہ میں، علم میں، ارادہ میں، اختیار میں۔ آپ دل پر ہاتھ رکھ کر دیانت داری سے فرمایئے کہ کیا یہ دونوں فقرے آپ کے ان نظریات کے واضح طور پر خلاف نہیں؟

✿......اس کے بعد یسوع کا جلال اور غضب فقیہوں اور فریسیوں پر بھڑکتا ہے اور **آیت نمبر 13 سے قریباً باب کے آخر تک** اس کے شعلے اٹھتے ہیں اور یسوع کی طرف جو مزعومہ اخلاقی تعلیم اور شفقت اور نرمی اور محبت کا اظہار منسوب کیا جاتا ہے اس کا صفایا ہو جاتا ہے اور انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اگر یسوع کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور ان کے پاس لشکر ہوتا تو ان کے مخالفین کا کیا حال ہوتا اور یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ یسوع نے جیسا کہ بار بار اظہار کیا ہے پرانے عہدنامہ کی قہری تعلیم کو منسوخ نہیں کیا۔ صرف حالات کی مجبوری اور رومن حکومت کی طاقت کی وجہ سے پرانے عہدنامہ کی تعلیم پر عمل کرنے کا موقعہ نہیں ملا جہاں مفتوحہ شہر کے تمام مردوں، تمام عورتوں، تمام شیر خوار بچوں، اور تمام دودھ دینے والے جانوروں کو تہہ تیغ کرنے کا حکم ہے۔

✿......اس باب کی آخری آیت (آیت 39) میں یسوع نے اپنی آمد ثانی کی ایک علامت بتائی ہے اور ہم آپ کو مبارک باد دیتے ہیں کہ وہ علامت پوری ہو چکی۔ یسوع نے کہا تھا کہ:

”اب مجھے پھر نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے“۔

آپ کو مبارک ہو کہ وہ مبارک وجود جو یسوع کی پہلی اور دوسری آمد کے درمیان آنا تھا، آچکا اور اس کا نام نامی ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ تلاش کریں اور ڈھونڈیں کہ یسوع کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح کی آمد ثانی بھی ہو چکی ہو۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿✿

گیمبیا میں اطفال و ناصرات کی سالانہ تربیتی کلاسز کا انعقاد

(سید سعید الحسن ۔ مبلغ انچارج دی گیمبیا)

اللہ کے فضل و کرم سے ماہ ستمبر میں پورے ملک میں اطفال و ناصرات کی تربیتی کلاسز کا انعقاد بڑی کامیابی سے ہوا۔ اگست میں اگرچہ بارش کا موسم تھا اور گرمیوں کی تعطیلات تھیں لیکن رمضان المبارک کی مصروفیات کی وجہ سے کلاسز کا انعقاد ممکن نہ تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ رمضان کے فوراً بعد پورے ملک میں اطفال و ناصرات کی کلاسز ریجنل یا مقامی سطح پر کم از کم آٹھ روزہ ہوں چنانچہ ماہ ستمبر میں سارے ملک میں چھبیس کلاسز کا انعقاد بڑی کامیابی سے ہوا۔ جن میں کُل ایک ہزار سے زائد اطفال و ناصرات شریک ہوئے۔

کلاسز کے لئے یسرنا القرآن ۔ قرآن کریم ناظرہ، سادہ نماز یاد کرنا، حدیث، تاریخ اسلام و احمدیت اور بنیادی اخلاق کو بطور مضامین پڑھایا گیا۔ کلاس کا آغاز روزانہ نماز تہجد باجماعت سے ہوتا رہا اسی طرح پنج وقتہ نماز اور درس قرآن کریم کا خاص اہتمام کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرامز بھی کلاس کا حصہ تھے۔ وقار عمل کے کامیاب پروگرام بنائے گئے جن میں سب شامل ہوئے۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے ہر روز جماعت کی اہم شخصیات کو لیکچر دینے کے لئے بلایا جاتا رہا۔ ان لیکچرز میں حفظان صحت، صفائی، تاریخ احمدیت، نظام جماعت کا تعارف اور دیگر اہم موضوعات شامل ہیں۔ کلاسز کے دوران ہر روز طلباء کو ورزش اور کھیل کا موقعہ فراہم کیا گیا۔ سوال و جواب بھی تربیتی کلاسز کا حصہ تھے۔ تدریس کے فرائض ایریا مشنریز اور ان کے زیر نگرانی مقامی تجربہ کار معلمین اور دیگر عہدیداران ادا کرتے رہے امسال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے حال ہی میں فارغ التحصیل مربیان مکرم بلال فیاض کھوکھر صاحب اور مکرم مقصود احمد منصور صاحب نے بھی تدریس کے فرائض خوب تندہی سے نبھائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

تدریس کا وقت صبح آٹھ بجے سے لے کر ایک بج کر تیس منٹ تک تھا۔ نماز ظہر اور لنچ اور کچھ دیر آرام کے بعد ایک گھنٹہ مزید تدریس کی جاتی رہی۔ عصر سے مغرب کا وقت ورزش اور کھیلوں کے لئے مخصوص تھا۔ مغرب کے بعد لیکچرز اور ایم ٹی اے کا پروگرام تھا۔

آخری دن تمام سٹوڈنٹس کا امتحان ہوا اور نمایاں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ بانجل کمبوہ ایریا میں ہونے والی اختتامی تقریب کے لئے مکرم امیر صاحب نے جو ان دنوں امریکہ میں تھے اپنا پیغام بھجوایا۔ مکرم امیر صاحب نے پنج وقتہ نمازوں، تلاوت قرآن کریم اور خلافت سے وابستگی پر زور دیا۔ انہوں نے اطفال کو کہا کہ مستقبل کی ذمہ داریوں کو لینے کے لئے ابھی سے اپنے آپ کو تیار کریں اور دینی اور دنیاوی پڑھائی میں سب سے آگے بڑھ جائیں اور ان کلاسوں کا یہی مقصد ہے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

ان کلاسوں کی نمایاں بات والدین کا مثالی تعاون اور طلباء کی بھرپور حاضری تھی۔ اسی طرح فرافینی ایریا میں نومبائعین کی ایک بڑی تعداد نے ان کلاسز میں حصہ لیا اور احمدیت کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان پر احمدیت کے نور کو نمایاں کرتا چلا جائے۔

ان کلاسز کے اعداد و شمار کچھ یوں ہیں۔

ایریا	تعداد کلاسز	تعداد طلباء
بانجل	2	250
بارہ	7	120
فرافینی	2	150
مانسا کونکو	1	120
جارج ٹاؤن	7	150
بصے	2	140
فونی	5	70

اللہ تعالیٰ ان کلاسز کا انعقاد جماعت کے لئے بہت بابرکت کرے

✿✿✿✿✿✿✿

جماعت احمدیہ پرتگال کے 11ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: طیب احمد منصور ۔ سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ پرتگال)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پرتگال کو مؤرخہ 5-6 اکتوبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک و ہفتہ اپنا گیارہواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت اس جلسہ کی منظوری عطا فرماتے ہوئے مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ سپین کو مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔

جلسہ کے پہلے روز کا آغاز اجتماعی نمازِ تہجد سے ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے براہ راست خطبہ جمعہ سننے کے بعد نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کی گئیں۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر افتتاحی اجلاس مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ سپین کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مشنری انچارج صاحب جماعت احمدیہ سپین نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائے۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو تقاریر کو بھرپور توجہ سے سننے کی ہدایت فرمائی۔

اس کے بعد مکرم الحاج خالد محمود صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ پرتگال نے ”آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادت الٰہی“ کے عنوان پر اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پرتگال نے ”دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں“ کے عنوان پر اور مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ پرتگال نے ”معاشرتی برائیاں اور اُن کا حل ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں“ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد درسِ حدیث ہوا اور اس کے ساتھ پہلے روز کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرے روز کا آغاز بھی اجتماعی نمازِ تہجد سے ہوا جو کہ مشن ہاؤس میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور درس قرآن کریم ہوا۔ دوسرا اجلاس مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب صدر و مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ پرتگال کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اُردو منظوم کلام کے بعد اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان ”**طَلَبُ العلم فريضة علٰى كل مُسلمٍ وَ مُسْلمة**“ تھا۔ دوسری تقریر مکرم و محترم ناصر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پرتگال کی تھی جو کہ برکاتِ خلافت کے موضوع پر تھی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم و محترم نفیس احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال کی تھی جس میں آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق قرآن و احادیث کی روشنی میں تعلیمات بیان فرمائیں۔ اس تقریر کے بعد اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

اختتامی اجلاس مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ سپین کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد عرب اور افریقن نومبائعین نے اپنے ایمان افروز تاثرات بیان فرمائے جن میں خاص طور پر بیعت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبات عیاں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے انہیں حق کو قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

نومبائعین کے تاثرات کے بعد مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ پرتگال نے ”آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر مسلموں سے حُسن سلوک“ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم دانیال عزیز صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال نے ”غلبہ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلی تڑپ“ کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر ایک افریقن احمدی مکرم ابراہیم جاؤ صاحب نے پرتگیزی میں ”اسلام مخالف فلم اور جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر“ کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے سیدنا

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر زندگی گزارتے ہیں، اُس کے نام کی سربلندی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور بے خطر ہو کر یہ قربانی دیتے ہیں، وہ جہاں اپنی دائمی زندگی کے سامان کرتے ہیں، وہاں اپنی جماعت، اپنے دینی بھائیوں کو حقیقی اور دائمی زندگی کے اسلوب بھی سکھانے والے ہوتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کی جماعت کے افراد ہی ہیں یا اُن میں سے ایک گروہ اور ایک طبقہ ہے جو ایک طرف تو اشاعت دین اور اسلام کی خاطر مستقل مزاجی سے اپنی زندگیوں کے ہر لمحے کو گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنی زندگی کے آخری دم تک لڑتے ہیں اور جان دیتے ہیں یا وہ ہیں جو دین کی خاطر اس جرم کی وجہ سے کہ انہوں نے مسیح محمدی کو کیوں قبول کیا ہے ظالموں کے ظلموں کا نشانہ بن کر شہادت کا رتبہ پا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

مکرم حافظ احمد جبرئیل سعید صاحب مبلغ گھانا کی وفات اور مرحوم کا ذکر خیر

گھانا کا یہ باوفا مخلص سپوت خلفائے وقت کا سلطانِ نصیر بن کر جماعت احمدیہ گھانا کو بہت سے اعزازات سے نوازا گیا۔

اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مایہ ناز فرزند کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ خلافت احمدیہ کو ان جیسے سینکڑوں ہزاروں سلطان نصیر عطا فرمائے۔ ان جیسے قابل، عاجز اور وفا شعار خادم سلسلہ کے رخصت ہونے کا غم بہت زیادہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا ہی ایک مومن کی شان اور شیوہ ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہی ہماری دعا اور سہارا ہے۔ اُن کے رخصت ہونے سے بشری تقاضے کے تحت جو مجھے فکر ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے بھی دور فرمائے۔

مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب آف کوئٹہ کی شہادت اور شہید مرحوم کا ذکر خیر

یہ شہداء احمدی شہداء تو اپنے عہدوں اور وفاؤں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے جب احمدیوں کے لئے وہاں سہولتیں پیدا ہوں اور سکھ کے سانس لے سکیں۔

مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب آف گھانا اور مکرم منظور احمد صاحب آف کوئٹہ کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16رنومبر 2012ء بمطابق 16رنبوت 1391ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اُس کا ایک موت کا دن بھی مقرر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کو فنا ہے لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوشخبری دی ہے کہ یہ عارضی دنیا کی زندگی جب ختم ہو گی تو پھر ایک ہمیشہ رہنے والی زندگی شروع ہو گی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اس دنیا میں اپنے اعمال کرنے والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر ترجیح دیں گے وہ اس دائمی اور اُخروی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت اُنہیں اپنے قرب میں جگہ دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے وہ کوشش کرتے رہے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کو با مقصد بنانے کی کوشش کی یعنی اُس مقصد کے حصول کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی وسعت کسی انسان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی وجہ سے بھی اُسے اپنی چادر میں لپیٹ لیتی ہے چاہے اُس نے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش نہ بھی کی ہو۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہر وقت اپنی استعداد کے مطابق کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اشاعت اُن کا مطمح نظر ہوتی ہے۔ جن کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں ہر چھوٹا بڑا رطب اللّسان ہوتا ہے۔ اُن کے بارے میں تو ہمیں خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن پر جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ یا پھر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنّت کی خوشخبری دی ہے جو اُس کے دین کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا رتبہ پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک یہ لوگ اس دنیا سے تو چلے گئے، اس عارضی ٹھکانے سے تو رخصت ہو گئے، دنیا کی نظر میں تو مر گئے یا مار لئے گئے یا مارے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو مُردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں۔ ایسے لوگوں کی اس دنیا سے رخصتی پیچھے رہنے والوں کی زندگی کے سامان کرنے والی ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر زندگی گزارتے ہیں، اُس کے نام کی سربلندی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور بے خطر ہو کر یہ قربانی دیتے ہیں، وہ جہاں اپنی دائمی زندگی کے سامان کرتے ہیں، وہاں اپنی جماعت، اپنے دینی بھائیوں کو حقیقی اور دائمی زندگی کے اسلوب بھی سکھانے والے ہوتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کی جماعت کے افراد ہی ہیں یا اُن میں سے ایک گروہ اور ایک طبقہ ہے جو ایک طرف تو اشاعت دین اور اسلام کی خاطر مستقل مزاجی سے اپنی زندگیوں کے ہر لمحے کو گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنی زندگی کے آخری دم تک لڑتے ہیں اور جان دیتے ہیں یا وہ ہیں جو دین کی خاطر اس جرم کی وجہ سے کہ انہوں نے مسیح محمدی کو کیوں قبول کیا ہے ظالموں کے ظلموں کا نشانہ بن کر شہادت کا رتبہ پا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

آج مَیں ایسے ہی دو افراد کا ذکر کروں گا۔ یعنی ایک خادم سلسلہ اور دوسرا شہید۔ ایک نے اپنے بچپن سے وفات تک مسیح محمدی کی فوج میں شامل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا۔ اُس پیغام کو پہنچایا جس کی اشاعت کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدے کے مطابق آپ کے غلام صادق اور مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا تھا۔

پس یہ مخلص اور فدائی خادم سلسلہ جن کا نام حافظ جبرائیل سعید ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ سرگرداں رہے۔ ایک جوش اور ایک ولولے سے کام کرتے رہے۔ اور یقیناً ایک سچے خادم سلسلہ اور حقیقی واقفِ زندگی کی طرح اپنے وقف کے عہد کو پورا کیا۔ وہ خادم سلسلہ جو قادیان اور ربوہ سے ہزاروں میل دُور برّ اعظم افریقہ کے ملک گھانا کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا جہاں شاید تعلیم کی بھی صحیح سہولت میسر نہیں تھی لیکن اللہ

تعالیٰ نے اُسے اپنے باپ کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کی وجہ سے اپنے عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی کامل اور مکمل کتاب کا حافظ بنا دیا۔ مکمل طور پر اُسے یاد کرنے کی توفیق دی اور نہ صرف حفظ قرآن کے اعزاز سے نوازا بلکہ تفقّہ فی الدّین یعنی دین کا فہم حاصل کرنے والوں کی صف میں کھڑا کر کے قرآنِ کریم کی عظیم تعلیم کو اپنے ہم قوموں اور غیر قوموں تک پہنچانے کی خدمت سے بھی اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے فضل سے نوازا۔ اور یوں گھانا کا یہ باوفا مخلص سپوت خلفائے وقت کا سلطانِ نصیر بن کر جماعت احمدیہ گھانا کو بہت سے اعزازات سے نوازگیا۔ حافظ جبرائیل سعید صاحب کی گزشتہ دنوں گھانا میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بارے میں مزید کچھ تفاصیل ہیں، وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب گھانا میں مبلغ سلسلہ بھی تھے اور نائب امیر ثالث بھی تھے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا 9 ر نومبر 2012ء کو جمعۃ المبارک کے دن ان کی کورلے بو (KORLE BO) ہسپتال اکرا میں ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات ہوئی ہے۔ اُس دن مَیں نے دعا کے لئے بھی اعلان کیا تھا لیکن اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ کافی عرصے سے بیمار تھے۔ ان کی بیماری کے متعلق غانا کے ڈاکٹرز کی رپورٹ یہاں لندن اور امریکہ کے ڈاکٹرز کو بھجوائی گئی تھی کیونکہ وہاں کے ڈاکٹروں کو بیماری کی تشخیص نہیں ہو رہی تھی۔ اور ان ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق مزید ٹیسٹ لئے جانے کی کارروائی بھی زیرِ عمل تھی۔ اسی طرح علاج کی غرض سے بیرونِ ملک، لندن یا امریکہ بھجوانے پر بھی غور ہو رہا تھا اور کارروائی ہو رہی تھی لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ان کی اس دوران میں وفات ہو گئی۔ مکرم حافظ صاحب دو فروری 1954ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب سوفو جبرائیل سعید صاحب غانا کے مبلغ تھے جنہوں نے وہیں مشنریز کے ذریعے سے مبلغ کی ٹریننگ لے کر میدانِ عمل میں کام کیا اور بڑے کامیاب مبلغ تھے۔ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب 1970ء میں حفظ قرآنِ کریم کی غرض سے ربوہ گئے تھے اور مدرسۃ الحفظ میں داخلہ لیا۔ آپ خدا کے فضل سے غانا کے پہلے حافظ قرآن تھے۔ آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آپ سے کلائی پکڑنے کا مقابلہ بھی کیا تھا۔ آپ قرآنِ مجید حفظ کر کے غانا آئے اور چند ماہ بعد پھر دوبارہ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستان واپس چلے گئے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1982ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اسی کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ آپ جب شاہد کا امتحان پاس کر کے گھانا آئے تو 15 ر ستمبر 1982ء کو آپ کی تقرری گھانا کے ایک شہر ٹیچی مان میں ہوئی جہاں آپ نے برانگ اہافو ریجن کا چارج سنبھالا اور چار سال کے بعد پھر آپ کو فجی بھجوایا گیا جہاں لمباسا میں آپ کا تقرر ہوا۔ فجی سے اگست 1987ء میں آپ کو طوالو بھجوایا گیا۔ آپ طوالو کے پہلے با قاعدہ مبلغ مقرر ہوئے۔ طوالو میں قیام کے دوران آپ نے ساؤتھ پیسفک کے تین جزائر (جو ملک بھی ہیں) یعنی مارشل آئی لینڈ، سولومن آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا میں احمدیت کا نفوذ کیا اور جماعتیں قائم کیں۔ اس طرح آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ دنیا کے تین ممالک میں احمدیت کا پودا آپ کے ذریعے سے لگا۔ طوالو میں قیام کے دوران 1991ء میں آپ ہمسایہ ملک کریباتی میں تشریف لے گئے اور لمبا عرصہ یہاں بھی قیام کیا۔ اس لحاظ سے آپ ملک کریباتی کے بھی پہلے مبلغ سلسلہ تھے۔ آٹھ سال تک ساؤتھ پیسفک کے جزائر میں تبلیغی خدمات سرانجام دینے کے بعد 1994ء میں واپس گھانا آ گئے یا بھجوا دیئے گئے۔ گھانا واپس آنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو نائب امیر جماعت احمدیہ گھانا برائے تبلیغ مقرر کیا اور تا وفات آپ اسی فریضے کو بخوبی سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کی نگرانی میں گھانا میں قائم تربیت سینٹر اور تبلیغ سینٹر میں ائمہ کرام اور نومبائعین کی تربیت کے بہت سے کورسز مقرر ہوئے۔ مقامی معلمین یا امام جو جماعت میں شامل ہوتے تھے، اُن کو دین کے علم کی کچھ سُدھ بُدھ تو تھی اس کے علاوہ حقیقی اسلام، اسلام کی حقیقی تعلیم اور جماعت احمدیہ کی روایات کے بارے میں بھی سکھانے کے لئے ریفریشر کورسز ہوتے تھے جس کی نگرانی بھی حافظ صاحب کیا کرتے تھے۔ آپ کی سرکردگی میں بڑی کامیاب تبلیغی مہمات ہوئیں جس کے نتیجے میں جماعت کو بیشمار نئے پھل عطا ہوئے اور نئی جماعتیں بنیں اور نئے سرکٹ بنائے گئے اور ان جماعتوں میں بیشمار مساجد کی تعمیر کروائی گئی بلکہ ایسی جگہیں جو دور دراز علاقے تھے جہاں ایک دو دفعہ بیعتوں کے لئے رابطوں کے بعد ایک لمبا عرصہ جماعت کا، مقامی مرکز کا رابطہ نہیں رہا تھا۔ وہ لوگ غیر احمدی علماء اور دوسرے کچھ لوگوں کے زیرِ اثر جو جماعت سے ورغلانے والے تھے، کچھ دور بھی ہٹ گئے تھے، کچھ تعلق نہ ہونے کی وجہ سے اتنے ایکٹو (Active) نہیں رہے تھے۔ جب مَیں نے حافظ صاحب پر زور دیا کہ وہ دوبارہ اُن کو قریب لے کر آئیں، رابطے کریں اور جماعت سے اُن کا تعلق مضبوط کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظ صاحب نے اس بارے میں بھی بھرپور کوشش کی اور لاکھوں کی تعداد میں ان لوگوں کو دوبارہ جماعت کے نظام میں اس طرح مربوط کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اُن کا جماعت سے ایک مضبوط تعلق قائم ہے اور ایمان اور ایقان میں بڑے مضبوط ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حافظ صاحب نے جزائر پیسفک میں آباد لوگوں کی طرف سے احمدیت کے متعلق کئے جانے والے مخصوص سوالات (جو اعتراضات ہوتے ہیں) کو مدّنظر رکھتے ہوئے اُن لوگوں میں تبلیغ کے لئے ایک کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام تھا "Islam in the Islands Removing the Impediments"۔

گزشتہ سال 2011ء کے جلسہ سالانہ یوکے میں ’خلافت احمدیہ مسلم جماعت کی امتیازی خصوصیت‘ کے عنوان سے حافظ صاحب نے یہاں تقریر بھی کی تھی۔

گھانا جانے کے بعد انہوں نے جو عرصہ پیسفک ممالک میں گزارا ہے وہاں سے واپس آنے کے بعد بھی حافظ صاحب کو دورہ پر ان ممالک میں بھجوایا جاتا رہا۔ کیونکہ ان کا اچھا اثر ورسوخ تھا اور ان کا تبلیغ اور تربیت کا ڈھنگ بھی بہت اچھا تھا۔ اکتوبر نومبر 2001ء میں آپ نے جزائر اور ممالک کے دورے کئے۔ 2003ء میں بھی آپ کو ساؤتھ پیسفک کے ان جزائر اور ممالک کے دورے پر بھجوایا گیا۔ جو پہلا دورہ 2001ء میں آپ نے کیا ڈیڑھ ماہ کا دورہ تھا، جہاں جا کے آپ نے ان ممالک میں مضبوط رابطے کئے جس میں ویسٹرن ساموآ، ٹونگا، کریباس، سولومن آئی لینڈ، ونواتو اور طوالو شامل ہیں۔ جماعتوں کو یہاں آرگنائز کیا اور مزید بیعتیں حاصل کیں۔ سولومن آئی لینڈ میں حافظ جبرائیل سعید صاحب کے ذریعے 1988ء میں احمدیت کا پودا لگا تھا۔ کچھ عرصہ یہ اور مصروفیات کی وجہ سے، دوسرے جزیروں میں جانے کی وجہ سے وہاں نہیں جا سکے تو انہوں نے اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو 1991ء میں یہاں ایک رپورٹ بھیجی کہ مَیں یہاں دو سال بعد آیا ہوں اور یہ دیکھا کہ جو کام دو سال قبل کیا تھا، وہ تمام کا تمام ختم ہو گیا۔ فجی سے مسلم لیگ کا ایک بزنس مین آیا اور تمام افراد کے دل میں شکوک وشبہات پیدا کر کے جماعت سے متنفر کر دیا۔ مَیں اپنے کام پر پانی پھرا دیکھ کر بالکل ہل گیا ہوں۔ لکھتے ہیں کہ حضور یہ میرا قصور ہے اور مَیں نہایت عاجزی سے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ دیگر جزائر میں مصروفیت کے باعث میں یہاں نہیں آ سکا۔ گزشتہ سال یہاں کا پروگرام تھا لیکن ارشاد موصول ہوا تھا کہ دسمبر تک کریباتی میں ہی رہوں۔ پھر خلیفہ رابعؒ کو لکھتے ہیں کہ حضور پھر سے دوبارہ کام کا آغاز کرنا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور مسلم لیگ جسے کویت کی حمایت حاصل ہے، جسے مسلمانوں نے پیسہ لگا کر وہاں بھیجا تھا حالانکہ اسلام اِن کے ذریعے سے وہاں پہنچا، اُن کو ہم شکست دے سکیں۔ خیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس پر ان سے کافی افسوس اور ناراضگی کا بھی اظہار کیا۔ اس کے بعد تو حافظ صاحب ایک لمحہ بھی چین سے نہیں بیٹھے اور مصمّم ارادہ کیا کہ جو کچھ کھویا گیا ہے وہ سب واپس حاصل کریں گے۔ اس طرح مسلسل دو سال محنت کرتے رہے اور اس علاقے میں دوبارہ سے احمدیت کا پودا لگا کر دم لیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہے اور یہاں پر احمدیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اعلیٰ عہدیداران سے مل کر جماعت کی رجسٹریشن کے کام سے لے کر جماعتی عاملہ کی تشکیل اور ٹریننگ کا کام بھی حافظ صاحب نے کیا۔ حافظ صاحب نے بعد ازاں مختلف دورہ جات میں اس جماعت کی مضبوطی اور استحکام میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب یہاں جیسا کہ مَیں نے کہا رجسٹریشن بھی ہو چکی ہے۔ جماعت کا با قاعدہ مشن ہاؤس ہے اور مسجد بھی ہے۔ جب مَیں 2005ء میں آسٹریلیا گیا ہوں تو صدر صاحب سولومن آئی لینڈ مبشر مارٹنگا سو صاحب وہاں آئے تھے۔ انہوں نے وہاں مجھ سے ملاقات کی اور بتایا کہ مَیں نے حافظ جبرائیل سعید صاحب کے ذریعہ 1994ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ہمارے اس ملک میں احمدیت کے آنے سے پہلے کوئی مسلمان نہیں تھا، اس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعے اس ملک میں پہلی بار اسلام داخل ہوا اور یہ سعادت حافظ جبرائیل سعید صاحب کے حصہ میں آئی۔

اپنی ایک پرانی رپورٹ میں حافظ صاحب ذکر کرتے ہیں کہ 9 ر ستمبر 2001ء کو فجی پہنچا۔ وہاں سے 10 ر ستمبر کو مارشل آئی لینڈ کے لئے روانہ ہو کر کریباس میں دو یوم ٹرانزٹ کے طور پر قیام کیا۔ چنانچہ 11 ستمبر کو جبکہ مَیں ابھی ٹرانزٹ میں ہی تھا تو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر والا جو واقعہ تھا وہ پیش آ گیا۔ چونکہ مارشل آئی لینڈ میں امریکہ کا بہت بڑا فوجی اڈہ ہے اور اس ملک کا دفاعی نظام امریکہ کے ہاتھ میں ہے اس لئے طبعاً یہ فکر لاحق ہوئی کہ پتہ نہیں اب کیا صورتحال ہو کیونکہ خاکسار کو یاد ہے کہ دس سال قبل جبکہ خلیج کی جنگ ہو رہی تھی تو اُس وقت خاکسار یہاں موجود تھا اور کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بہرحال لکھتے ہیں کہ خاکسار نے بہت دعائیں کیں اور بہت سوچا کہ کچھ انتظار کروں یا ابھی چلا جاؤں۔ مجھے بہت مشورہ دیا گیا کہ حالات خراب ہیں۔ آپ نے تبلیغ کرنے کے لئے بہت غلط وقت کا انتخاب کیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ فوری طور پر واپس چلے جائیں۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں نے بہت دعائیں کیں کہ خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر آیا ہوں۔ اس مقصد کو حاصل کئے بغیر واپس نہیں جانا چاہتا جبکہ حالات بہت خراب ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ دعاؤں کے بعد انشراح ہوا کہ ابھی چلا جاؤں یعنی جس کام پہ آیا ہوں وہ کروں۔ خاکسار بذریعہ جہاز مارشل آئی لینڈ چلا گیا۔ امریکہ کے واقعہ کے بعد تمام ائیر پورٹس پر سکیورٹی کافی سخت ہو گئی تھی۔ ائیر پورٹ پہنچا تو وہاں پہلے ہی ایک پاکستانی کو صرف اس وجہ سے ڈیٹین (Detain) کیا ہوا تھا کہ وہ مسلمان تھا۔ کہتے ہیں ان میں سے ایک آفیسر نے میرا پاسپورٹ دیکھا اور پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ مَیں نے بتایا کہ مَیں مشنری ہوں۔ غالباً اُس نے نام سے اندازہ لگا لیا کہ یہ بھی مسلمان ہے۔ چنانچہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ مَیں نے کہا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ کچھ تأمل کے بعد اُس نے دوبارہ مذہب کا پوچھا۔ مَیں نے پھر وہی جواب دیا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ چنانچہ اُس نے مجھے ایک ماہ کا ویزہ لگا دیا اور اللہ کے فضل سے اُن کو اینٹری (Entry) مل گئی۔

پھر ایک خط میں وہ لکھتے ہیں کہ ان علاقوں میں پہنچنے پر یہ معلوم ہوا کہ خاص طور پر اس وقت میں جبکہ تمام ترمیڈیا اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہے اور القاعدہ اور اسامہ بن لادن کو لے کر اسلام پر تابڑ توڑ حملے کر

رہا ہے، یہ دورہ نہایت ضروری ہے۔ نیو یارک کے واقعہ کی وجہ سے لوگ اسلام کے بارے میں بات کرنے کو تیار نہ تھے اور اکثر لوگ مسلمانوں کے قریب بھی آنے سے ڈرتے تھے۔ چنانچہ اُس موقع پر میڈیا پر اور دیگر مواقع پر اسلام کا دفاع کرنے کا موقع ملا اور مقامی احمدیوں کو اسلام کے دفاع کے لئے تیار کیا۔ کریاس میں ریڈیو پر اسلام کے خلاف جو پروپیگنڈا شروع ہوا اُس سے ہمارے احمدی کافی پریشان تھے۔ چنانچہ خاکسار نے براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے مینیجر سے رابطہ کیا اور وقت لینے کی درخواست کی۔ الحمدللہ کہ مجھے وقت مل گیا۔ چنانچہ خاکسار نے جملہ مسائل القاعدہ، اسلامی نظریہ جہاد کے بارے میں تفصیل سے آگاہی دی۔ الحمدللہ اس کا بہت فائدہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ اُس وقت خلیفۂ وقت نے جو بھی فیصلہ کیا تھا اور عین ضرورت پر جزائر کا دورہ کرنے کا جو ارشاد فرمایا تھا (یہ 2001ء کی بات ہے) تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف اسلام کا دفاع کرنے کی توفیق ملی بلکہ اس دورے میں 49 نئی بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ کہاں تو یہ تھا کہ لوگ مسلمانوں کے قریب بھی آنے سے ڈرتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے 49 نئی بیعتیں بھی مل گئیں۔ پھر کہتے ہیں، الحمدللہ علیٰ ذالک کہ جماعت کو مستحکم کرنے کے لئے عاملہ کا انتخاب اور رجسٹریشن وغیرہ کے جملہ مسائل پر کام کرنے کی توفیق ملی۔

گھانا میں ان کے ساتھ کام کرنے والے مبلغین اور داعیانِ الی اللہ کا کہنا ہے کہ اُنہیں تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ اور اس کے لئے وہ دن رات ایک کر دیتے۔ داعیانِ الی اللہ کی ٹیمیں بھجواتے تو خود اُن کے پیچھے جاتے اور اُن کے ساتھ رہتے۔ چیکنگ کرتے کہ کام کس طرح ہو رہا ہے، کہاں کہاں ہو رہا ہے۔ ان میں بیحد صبر اور برداشت تھی۔ اگر ماتحت غلطی کرتا تو اُسے پیار سے سمجھاتے۔ دوستوں کے کام کاج اور خاندان وغیرہ کا علم ہوتا اور اُن کے گھریلو مسائل وغیرہ حل کرنے میں مدد کرتے۔ اگر کسی مبلغ یعنی مقامی معلمین کے خلاف کوئی شکایت ہوتی تو کوشش کرتے کہ اُنہیں فارغ کرنے کے بجائے دوبارہ فعال اور مستعد کیا جائے اور جماعت کے استعمال میں لایا جائے۔ بعض لوگ بڑی جلدی فیصلے کر لیتے ہیں کہ فارغ کرو اور شکایت کرو، اور اس طرح فراغت کی کوشش ہوتی ہے لیکن یہ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے تھے کہ کسی احمدی سے اور خاص طور پر معلمین سے جتنا استفادہ کیا جا سکتا ہے کیا جائے۔

پھر ان کے معلمین ساتھی لکھتے ہیں کہ غیر از جماعت کے بڑے بڑے علماء کے ساتھ تعلقات تھے۔ عید وغیرہ کے موقع پر اُن کو تحائف بھجواتے۔ بیحد مستعد اور فعال تھے۔ شمالی علاقہ جات یعنی گھانا کے شمالی علاقہ جات میں اُن کی وسیع و عریض تبلیغی مہم کا ہی نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ وہاں پہچانی جاتی ہے۔ گھانا کے شمالی علاقہ میں آج سے بیس سال پہلے یا پچیس سال پہلے جماعت احمدیہ کا نفوذ بڑا مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا۔ اِکّا دُکّا کوئی احمدی ہوتے تھے۔ اور کیونکہ دوسرے مسلمانوں کا وہاں زور ہے اور وہاں کے جو امام ہیں وہ شدید مخالفت کرنے والے تھے۔ بلکہ شروع شروع میں جب احمدیت وہاں گئی ہے تو شمال میں ہی یا شمال مغرب میں وہی پہلا علاقہ ہے جہاں ہمارے احمدیوں پر مقدمے بھی چلے اور جرمانے بھی ہوئے، قید بھی کئے گئے۔ لیکن بہرحال اب وہاں بالکل کایا پلٹی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجدیں بھی بنتی چلی جا رہی ہیں اور اُنہی مسلمانوں میں سے بلکہ اُن کے اماموں میں سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں کہ جماعت وہاں پہچانی جاتی ہے۔ یہ حافظ صاحب اکثر لوگوں کو خاموشی کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی دیتے رہتے تھے۔ آپ کے تعلقات امیر و غریب ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ تھے۔ لوگوں کے ذاتی مسائل حل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے۔ آپ کو لوگوں سے کام لینے کا خوب سلیقہ آتا تھا۔ گھانا کے امیر اور دولتمند احمدی احباب کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے اور اُن کی مدد سے شمالی علاقہ جات میں مساجد بنوایا کرتے تھے۔ جو اچھے مخیّر، کھاتے پیتے احمدی ہیں ان کو تحریک کرتے تھے کہ تم پر اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل فرمایا ہے اور اس فضل کا شکرانہ یہی ہے کہ تم ان غریب علاقوں میں مساجد بنا کے دو۔ چنانچہ وہاں کے مقامی لوگوں نے بہت ساری چھوٹی چھوٹی مساجد ان علاقوں میں بنائی ہیں۔

ایم ٹی اے پر ایک انٹرویو کے دوران آپ نے بتایا کہ وقف اور جماعت کی خدمت ہمارے خون میں ہے۔ ہمارے جینز (Genes) میں ہے۔ میرے والد صاحب گیمبیا میں پہلے مبلغ تھے جن سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے چارج لیا تھا۔ پھر میرے والد صاحب کو لائبیریا میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ حافظ جبرائیل سعید صاحب فی الحقیقت خدمت کے جذبے سے معمور تھے۔ ذمہ داری کا احساس تھا۔ چنانچہ اپنی بیماری کے ایام میں بھی انہوں نے جو آخری خط مجھے لکھا، ہسپتال میں آئی سی یو (ICU) میں داخل تھے، آئی سی یو میں عموماً لوگوں کو ہوش کوئی نہیں ہوتی۔ اس میں انتہائی تکلیف میں لکھا کہ 'مَیں آئی سی یو سے انتہائی تکلیف سے یہ خط تحریر کر رہا ہوں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ حضور کام بہت زیادہ ہیں اور طاقت بالکل نہیں'۔ یعنی آخر وقت تک فکر تھی تو صرف یہ کہ کس طرح اسلام اور احمدیت کا پیغام ملک کے کونے کونے میں پہنچ جائے اور تمام گھانین کو مَیں جلد سے جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لے آؤں۔

آپ نے اپنے ایک انٹرویو میں پاکستان جانے کا واقعہ بھی سنایا جو بڑا دلچسپ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گھانا کی جماعت نے فیصلہ کیا کہ کسی بچے کو قرآنِ مجید حفظ کرنے کے لئے پاکستان بھجوایا جائے۔ چنانچہ سکول کے بچوں کا جائزہ لیا گیا اور حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میرا انتخاب ہو گیا۔ میرے والد صاحب نے مجھے پوچھا تو مَیں نے رضامندی ظاہر کر دی۔ اُس وقت محمد بن صالح صاحب (یہ بھی ہمارے وہاں مبلغ سلسلہ ہیں) اور ابراہیم بن یعقوب صاحب (یہ بھی گھانین مبلغ ہیں جو آجکل ٹرینیڈاڈ میں ہیں) یہ پاکستان بھجوائے جا رہے تھے تاکہ جامعہ احمدیہ میں پڑھ سکیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ہم تینوں کا میڈیکل چیک اَپ ہوا۔ وہ دونوں تو اس میں پاس ہو گئے مگر میرے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ دبلا پتلا ہے اور وزن میں ہلکا پھلکا ہے۔ پاکستان کے شدید موسمی حالات ہیں اور یہ شدید گرمی اور شدید سردی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اس طرح کہتے ہیں کہ مَیں اَن فٹ ہو گیا۔ اس کا میرے والد صاحب کو شدید دکھ ہوا اور وہ دعاؤں میں لگ گئے اور ایک دن گھانا کی جماعت کے اس وقت جو امیر جماعت تھے مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب، اُن سے حافظ صاحب کے والد کہنے لگے کہ میرا بیٹا ضرور پاکستان جائے گا۔ تو امیر صاحب نے پوچھا: وہ کیسے؟ والد صاحب کہنے لگے کہ میں تہجد پڑھ رہا تھا تو میرے کانوں میں بڑی واضح آواز آئی ہے۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا (النبا: 32)۔ یعنی متقیوں کے لئے کامیابی ہی ہے۔ کہتے ہیں مَیں تو ان دنوں اپنے بیٹے کے لئے بہت دعائیں کر رہا تھا۔ پس یہ خوشخبری میرے بیٹے کے لئے ہے۔ بہرحال کہتے ہیں میرے والد صاحب نے میری صحت کی طرف توجہ کی اور مجھے مارجرین کی شیشی لا کر دی اور کچھ خوراک وغیرہ بھی کہ مَیں کھایا کروں۔ دو یا تین ہفتوں کے بعد مَیں دوبارہ ٹیسٹ کے لئے بھجوایا گیا تو ڈاکٹروں نے مجھے میڈیکلی فِٹ کر دیا اور یہ لکھا کہ لڑکا مکمل طور پر فِٹ ہے، اُسے کوئی مسئلہ نہیں۔ کہتے ہیں میرے والد صاحب جب بھی مجھے پاکستان میں خط لکھتے تو لکھا کرتے تھے کہ تمہارا جانا خدا کی تقدیر ہے۔ لہٰذا سنجیدگی کے ساتھ پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ اور پھر انہوں نے بھی اپنے والد صاحب کی خواہش کو خوب پورا کیا۔ اپنے پیچھے انہوں نے اپنی اہلیہ حنا سعید صاحبہ اور دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں، اُن کا نام ھبہ ارباب اور صبا کوجو اور منیر الھادی اور تہمینہ ہیں۔ ان کی کوشش یہی تھی کہ بچے بھی دینی اور دنیاوی تعلیم میں آگے آئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا جماعت کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہے۔ سارے بچے دینی تعلیم میں بھی آگے ہیں اور دنیاوی تعلیم میں بھی۔ تین بچے ماسٹرز کر چکے ہیں، ایم ایس سی کر چکے ہیں۔ بلکہ ایک بچی پی ایچ ڈی بھی کر رہی تھی۔ 2007ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حافظ صاحب کو حج پر جانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

ان کے جامعہ کے ایک ساتھی مکرم الیاس منیر صاحب جو جرمنی میں مربی سلسلہ ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ حافظ جبرائیل سعید صاحب جامعہ میں مجھ سے ایک سال پیچھے تھے مگر بہت آگے نکل گئے۔ اُنہیں مَیں نے بچپن میں ہی ایک چھوٹے سے بچے کی شکل میں دیکھا ہوا ہے جب وہ اپنی معصوم عمر میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کے لئے ربوہ کے حفظ کلاس میں داخل ہوئے تھے۔ اُنہیں نہ صرف حفظ قرآن کی سعادت ملی بلکہ نہایت شیریں لحن بھی قدرت نے عطا فرمایا ہوا تھا جس سے جامعہ کے دوران اور اس کے بعد جلسوں کے مواقع پر حاضرین کو محظوظ ہونے کا موقع ملتا رہا۔ کہتے ہیں میں نے اُنہیں بہت قابل اور اپنے کام اور علم پر گرفت رکھنے والا مربی پایا۔ مضبوط وجود کے ساتھ ساتھ نہایت اطاعت گزار اور سعادت مند بھی تھے۔ (کہاں تو وہ کمزور بچے تھے لیکن آہستہ آہستہ جب بڑے ہوئے ہیں، جامعہ سے فارغ ہوئے ہیں تو اُن کا قد بھی تقریباً چھ فٹ کے قریب ہو گیا اور جسم بھی ان کا مضبوط تھا) لکھتے ہیں کہ مرحوم نظام جماعت کو سمجھنے والے اور اُس کی معمولی سے معمولی امر میں بھی پابندی کرنے والے بہت مخلص انسان تھے۔ اسی طرح برداشت کا مادہ بھی بہت تھا۔ ایک مرتبہ کسی دوست نے افریقن سمجھ کر اس خیال سے کہ اُنہیں کونسی پنجابی آتی ہے، اُن کے بارے میں بعض ایسے الفاظ اُن کی موجودگی میں کسی کو ہدایت دیتے ہوئے کہہ دیئے جو مناسب نہیں تھے۔ لیکن انہوں نے باوجود سمجھنے کے اُنہیں احساس تک نہیں ہونے دیا۔

عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل لکھتے ہیں کہ حافظ جبرائیل سعید صاحب اور خاکسار 1975ء سے 1982ء تک جامعہ احمدیہ میں کلاس فیلو رہے۔ حافظ صاحب نہایت محنتی اور ذمہ دار اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے اور اساتذہ کا بہت ادب کرنے والے انسان تھے۔ اردو بھی اچھی سیکھ لی تھی اور دیگر کلاس فیلوز کو انگریزی سیکھنے میں مدد کیا کرتے تھے۔ انگریزی عربی تقاریر اور مضمون نویسی میں حصہ لیتے تھے، اچھا مقابلہ ہوتا تھا۔ ہمیشہ خوشی اور بشاشت ان کے چہرے پر کھیلتی رہتی تھی۔ (یقیناً یہ خوشی اور بشاشت تو مَیں نے دیکھا ہے۔ کیسے ہی حالات ہوں ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ کبھی مَیں نے اُن کو یہ نہیں دیکھا کہ چہرے پر غم کے آثار ہوں۔ گھانا میں بھی مَیں نے اُن کو دیکھا ہے، اس کے بعد یہاں بھی دیکھا ہے) اُنہیں کھیل کا بھی بہت شوق تھا اور فٹ بال اچھا کھیلتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں عمدگی سے حصہ لیتے تھے۔ دوستوں کے ساتھ پرانا تعلق قائم رکھا۔ 2005ء میں قادیان گئے تو وہاں سب دوستوں کی دعوت کی۔

احمد جبرائیل سعید کے بارے میں اَور دوسری رپورٹیں بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ گھانا کے ہمسایہ ملک ٹوگو میں بارڈر کے ساتھ شمالی علاقے میں تبلیغی کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے متعدد مرتبہ ان علاقوں کے دورے کئے اور تبلیغی مہمات کیں۔ یہاں مخالفت بھی بڑی تھی۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے ملک ٹوگو کے پانچ علاقوں ممپاگا (MAMPAGA)، ممپروگ (MAMPRUG)، اور مانگو (MAANGU)، اور بولے (BAULE)، اور لیما کارا (LEMAKARA) میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس طرح آپ نے ملک بورکینا فاسو کے بھی کئی دورے کئے اور یہاں بھی آپ کو جماعتی پروگراموں میں شرکت کے ساتھ بہت سے تبلیغی اور تربیتی کام کرنے کی توفیق ملی۔

فضل اللہ طارق صاحب امیر جماعت فجی لکھتے ہیں کہ جب حافظ جبرائیل سعید صاحب 2003ء

میں فجی تشریف لائے تو کہتے ہیں اُس وقت میری اُن سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی اور قریب رہنے کا موقع ملا تو پہلی ملاقات میں حافظ صاحب کی ایک اچھی عادت کا مشاہدہ ہوگیا۔ وہ یہ کہ رات کو جب حافظ صاحب کی آنکھ کھلتی تو آپ قرآنِ کریم دہراتے رہتے تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ تبلیغ کے میدان میں صاحب تجربہ تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے اس کے مزاج کے مطابق تبلیغی گفتگو کیا کرتے تھے۔ دینی علم کے ساتھ دنیاوی معلومات سے بھی بہرہ مند تھے اور ایک کامیاب مبلغ کی طرح باتوں باتوں میں اسلام کا پیغام پہنچا دیتے تھے۔ آپ کا اندازِ تکلم بہت بے تکلفانہ تھا اور ہنستے مسکراتے ہوئے مشکل سے مشکل بات بھی بڑے آرام سے کر لیتے تھے۔

کریباتی کے مبلغ ابراہیم اے کے آرکو صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب کریباتی، طوالو اور دیگر جزائر میں تبلیغ کی خاطر بہت کثرت کے ساتھ دورہ جات کرتے اور اُن کی فیملی پیچھے بالکل اکیلی رہتی۔ مختلف جگہوں میں دوروں پر جاتے اور کبھی فیملی کی پرواہ نہ کرتے بلکہ کہتے تھے کہ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے خلیفۃ المسیح نے میرا انتخاب کیا ہے اور مجھے یہاں بھجوایا ہے۔ خلیفۃ المسیح میرے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے تبلیغ کا کبھی بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا اور ہر وقت یہی کوشش ہوتی کہ وہ خلیفۂ وقت کی توقعات پر پورا اتر سکیں۔ جب ان کا تقرر واپس گھانا میں ہوا تو انہوں نے ان جزائر ممالک کے ساتھ اپنا ناطہ نہ توڑا بلکہ ان جزائر میں تبلیغ کے حوالے سے بہت فکر رہتی تھی۔ 2010ء میں جب مَیں نے دوبارہ بھی ان کو دورے پر بھجوایا ہے تو بڑا وسیع دورہ کر کے آئے تھے اور بڑی معلومات لے کر آئے اور وہاں جماعت کے نظام کو بڑا Establish کر کے آئے تھے۔

مبلغ کریباتی لکھتے ہیں کہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں مکرم انیس کلاٹا صاحب مرحوم جو کریباتی کے پہلے احمدی تھے، اُن کی اہلیہ کو فون کیا اور اُن کو جماعت کے ساتھ رابطہ رکھنے کی تلقین کی۔ یہ ہسپتال سے وہاں فون کر رہے ہیں جب بیمار کو بیماری کی فکر ہوتی ہے اور وہ بھی ایک دور دراز علاقے کے جزیرے میں۔ کہتے ہیں کہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت آپ کو عطا فرمائی ہے اور آپ لوگوں کو اسلام تلاش کرنے کے لئے کوئی سفر نہیں کرنے پڑے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھروں میں اسلام پہنچا کر آپ پر بہت فضل کیا ہے۔ اس لئے کبھی بھی جماعت کو نہیں چھوڑنا۔

احمد جبرائیل سعید صاحب کے ذریعے جن احباب نے بیعتیں کیں ان میں ایک میڈیکل ڈاکٹر علی بریو صاحب بھی ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ اُن کے دونوں بیٹے بھی اس وقت میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔ موصوف کریباتی زبان کے ماہر ہیں اور اس وقت کریباتی زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی کر رہے ہیں بلکہ مکمل کر لیا ہے اور اب اُس کی ریویژن ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مایہ ناز فرزند کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ خلافت احمدیہ کو ان جیسے سینکڑوں ہزاروں سلطان نصیر عطا فرمائے۔ ان جیسے قابل، عاجز اور وفا شعار خادم سلسلہ کے رخصت ہونے کا غم بہت زیادہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا ہی ایک مومن کی شان اور شیوہ ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہی ہماری دعا اور سہارا ہے۔ اُن کے رخصت ہونے سے بشری تقاضے کے تحت جو مجھے فکر ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے بھی دور فرمائے۔ گھانا میں بھی اب مدرسۃ الحفظ قائم ہو چکا ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے کچھ حفاظ کی کلاس وہاں سے نکل بھی چکی ہے اور مبلغین یعنی شاہد مبلغین تیار کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ بھی شروع ہو چکا ہے جو کم از کم افریقن، جو ویسٹ افریقن ریجن ہے یا شاید سارے افریقہ کو ہی سنبھالے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اُس میں سے بھی حافظ صاحب جیسے بلکہ اُن سے بڑھ کر خادمِ سلسلہ پیدا ہوں اور یہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والوں میں سے دو کا ذکر کروں گا تو دوسرے مخلص جن کا ذکر کرنا ہے وہ ہیں جنہیں گزشتہ دنوں کوئٹہ میں شہادت کا رتبہ ملا۔ اور یہ بھی اُن لوگوں میں شامل ہوئے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (سورۃ آل عمران آیت 170)۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور اُن کو اپنے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ اعزاز آج صرف افرادِ جماعت احمدیہ کو ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جا رہے ہیں جو اپنے ایمانوں کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ بتا چکا ہوں کہ دشمن کے قتل و غارت کے یہ ہتھکنڈے احمدی کو اُس کے دین سے منحرف نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ۔

یہ شہید جنہوں نے کوئٹہ میں یہ اعزاز حاصل کیا ہے ان کا نام مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب ہے جن کو 11رنومبر 2012ء کو سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں شہید کیا گیا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم نواب خان صاحب کی پڑدادی محترمہ بھاگ بھری صاحبہ المعروف محترمہ بھاگو صاحبہ کے ذریعے ہوا۔ محترمہ بھاگو صاحبہ قادیان کے قریب ننگل کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس طرح آپ صحابیہ تھیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے ضلع ساہیوال رہائش پذیر ہوا۔ 1965ء میں کوئٹہ چلا گیا۔ منظور احمد صاحب شہید 1978ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد 1996ء میں اپنا کام شروع کیا اور ہارڈ ویئر کی دوکان بنائی۔ تھوڑے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں نمایاں برکت دی۔ شہادت کا واقعہ ان کا یوں ہے کہ مرحوم 11رنومبر 2012ء کی صبح آٹھ بجے کے قریب اپنے گھر واقع سیٹلائٹ ٹاؤن سے اپنی دوکان پر (جو کہ قریب ہی ہے) جانے کے لئے پیدل گھر سے نکلے ہی تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار افراد آئے جن میں سے ایک شخص موٹر سائیکل سے اتر کر منظور احمد صاحب کی طرف بڑھا اور گولی چلانے کی کوشش کی لیکن قریب ہونے کی وجہ سے منظور صاحب سے اس کی مڈھ بھیڑ ہوگئی۔ وہاں لڑائی شروع ہوگئی۔ انہوں نے اُس کو قابو کرنے کی کوشش کی اور منظور احمد صاحب اُس سے چھوٹ کر پیچھے گھر کی طرف بھاگے، کیونکہ وہ دو تھے اس لئے بچت یہی تھی کہ گھر آ جاتے۔ گھر کے گیٹ کے ستون کے ساتھ اُن کا گھٹنا ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گئے۔ جس پر حملہ آور اُن کے پیچھے آیا اور منظور صاحب کے گرنے پر اُس نے اُن پر گولیاں چلائیں۔ ایک گولی سر سے رگڑ کھا کر گزر گئی جبکہ دوسری گولی سر کے پچھلے حصہ میں اور آگے ناک اور ماتھے کے درمیان سے نکل گئی جس سے موقع پر ہی شہادت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو کافی عرصے سے مذہبی مخالفت کا سامنا تھا۔ اردگرد کے دکاندار بھی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ علاقے میں کچھ عرصے سے جماعت کے خلاف بائیکاٹ کی مہم منظّم انداز میں چلائی جا رہی ہے۔ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کی معروف گول مسجد میں ڈیرہ غازی خان سے ایک مولوی آ کر احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے جاری کرتا رہتا ہے اور پورے علاقے میں اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم کر رہا ہے۔

گزشتہ سال شہید مرحوم کی دوکان سے ملحقہ ایک معاند احمدی کی دکان میں آگ لگ گئی۔ ان باتوں سے بھی سبق نہیں سیکھتے۔ یہ دیکھیں کہ اُس کے آگ لگی، اُس کا تمام سامان جل کر راکھ ہوگیا۔ شہید مرحوم کی دکان براہِ راست آگ کی لپیٹ میں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ہر لحاظ سے اُس کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ باہر پڑے ہوئے پلاسٹک کے بورڈ بھی معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ اس کو دیکھ کر سب حیران تھے لیکن یہ چیزیں ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

شہید مرحوم کو اپنے پورے خاندان سے نہایت شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔ خاندان میں کسی کو بھی کسی چیز یا مالی معاونت کی ضرورت ہوتی تو آپ اُس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔ نہایت مہمان نواز تھے۔ بطور خاص جماعتی مہمان کو خدمت کے بغیر نہیں آنے دیتے تھے۔ اگر مرکز سے جماعتی مہمان آتے اور کوئی دوسرے احمدی دوست اُن کو اپنا مہمان بنا لیتے تو مہمان کو اپنے ساتھ لے جانے پر اصرار کرتے۔ چالیس پچاس افرادِ جماعت کے پروگرام کا گھر پر انتظام کرتے تھے۔ گھر پر ہی اُن کے کھانے کا انتظام بھی کرتے۔ خود مہمان نوازی کرتے۔ جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اس وقت بھی وہ نائب قائد حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن، سیکرٹری وقفِ جدید اور سیکرٹری تحریکِ جدید کے علاوہ حلقہ کے سکیورٹی اور اصلاحی کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ شہید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 2007ء میں نظامِ وصیت میں شامل ہوئے۔ شہادت سے ایک ہفتہ قبل شہید مرحوم کے والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کا ہجوم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کسی کی شادی ہے اور اپنے ہاتھ سے بارات کو روانہ کر رہا ہوں۔ یہ ان کے والد صاحب کہتے ہیں۔ اسی طرح آپ کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ مَیں جا رہی ہوں اور میرے بچے اور دیورانی میرے ہمراہ ہیں۔ راستے میں ایک کالا کُتّا حملہ کرتا ہے۔ مَیں اپنی دیورانی کے پیچھے چھپ جاتی ہوں اور کہتی ہوں کہ دعا کریں لیکن وہ کالا کُتا میری شہ رگ سے پکڑ لیتا ہے۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں والد مکرم نواب خان صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ شبانہ منظور صاحبہ اور دو بیٹیاں عزیزہ نعمانہ منظور واقفۂ نو بعمر دس سال اور عزیزہ فائزہ منظور بعمر آٹھ سال اور بیٹا توحید احمد وقفِ نو عمر چھ سال اور ایک بھائی مسعود احمد صاحب اور ہمشیرگان یادگار چھوڑے ہیں۔ شہید مرحوم کی والدہ وفات پا چکی ہیں، دوسری والدہ ان کی حیات ہیں۔

بہرحال ان دونوں مرحومین کے جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے، شہید کا اور اُن (حافظ جبرئیل سعید صاحب) کا جنازہ غائب مَیں ابھی جمعہ کی نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔

آجکل پاکستان کے لئے عمومی طور پر بھی دعائیں کریں۔ یہ احمدی شہداء تو اپنے عہدوں اور وفاؤں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے جب احمدیوں کے لئے وہاں سہولتیں پیدا ہوں اور سُکھ کے سانس لے سکیں۔ آج سے اب محرّم بھی شروع ہے اور محرِم میں احمدیوں کے لئے تو پہلے سے بڑھ کر کربلائیں بنانے کی کوشش کی جاتی ہے بلکہ یہ خود بھی ایک دوسرے کی قتل و غارت کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اُس سے سبق سیکھیں، آپس میں مسلمان مسلمان کی گردنیں کاٹ رہا ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں اور ان دنوں میں، اس محرّم کے مہینہ میں بھی خاص طور پر درود اور صدقات کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ امتِ مسلمہ کے لئے آجکل جو سخت حالات ہو رہے ہیں اُس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ یہ لوگ ان مشکلات اور ان عذابوں سے نجات حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جس کے ذریعے سے کہا جا سکے کہ مُسلم اُمّہ کے لئے کوئی بچاؤ کا رستہ ہے سوائے اس کے کہ زمانے کے امام کو یہ ماننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ 2

ہیں۔ یعنی بیعت کی شرائط یہی ہیں کہ دنیاوی آلائشوں سے دل کو پاک کرو۔ یہ انہوں نے اپنی خواب کی تعبیر کی اوراس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

موریطانیہ کے لوگ عقائد کے لحاظ سے بہت کٹر ہیں اور مُلّاں ٹائپ کے لوگ ہیں۔ ان میں اس طرح احمدیت کا آنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا، واقعی ایک نشان ہے۔ ایک رَو ہے جو اس علاقے میں چلی ہوئی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلی ہوئی ہے۔

پھر بورکینا فاسو سے مبلغ اعجاز احمد صاحب لکھتے ہیں کہ وِڈْ گوریجن کی ایک جماعت سنابا (Sanaba) کی مسجد کے لئے ہم لوگوں کو مستری کی ضرورت تھی۔ ایک دن خاکسار جب اپنے دفتر میں تھا تو وہاں ایک مستری آیا۔ میں نے اس سے مسجد کی تعمیر کی بات کی اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ ریڈیو احمدیہ سنتا ہے۔ اس نے کہا وہ روزانہ ریڈیو احمدیہ سنتا ہے کیونکہ وہ احمدی ہو چکا ہے اور اُس نے بتایا کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ امام مہدی کی تصدیق کرنے کے لئے کہ وہ سچا ہے یا نہیں استخارہ کروں گا۔ اس نے بتایا کہ تین دن بعد ہی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ سفید رنگ کے لباس میں ملبوس ہیں اور پھر اللہ نے میرے دل میں بات ڈال دی کہ یہ بندہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واقعی سچا ہے۔ اس پر میں نے بیعت کر لی۔

اب یہ لوگ جو سعید فطرت لوگ ہیں، نیکی کی تلاش کرنے والے ہیں، دین کا درد رکھنے والے ہیں، جب یہ دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو جواب دیتا ہے۔ اگر نہیں تو وہ سخت دل، پتھر دل پاکستانی مُلّاں ہیں اور انہوں نے اپنے ساتھ پوری قوم کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے جو دعاؤں کی طرف نہ توجہ دیتی ہے، نہ آتی ہے، نہ اس طرف سوچنے کی ان کو توجہ ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بن رہی ہے۔

پھر اٹلی کے عباس عادل صاحب ہیں۔ اپنی بیعت کے بعد اپنی بیوی کی قبول احمدیت کا ذکر کرتے ہیں کہ مجھے محمد شریف عودہ صاحب نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے لکھو۔ مَیں نے اٹلی میں اپنی رہائش کے کاغذات کے حصول کے علاوہ نیک اولاد کے حصول کے لئے درخواست دعا کی۔ تو میرا اُن کو یہ جواب پہنچا کہ میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ آپ کو کاغذات بھی مل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک اولاد سے بھی نوازے اور اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تین باتیں تھیں جو لکھی تھیں۔ کام، اولاد اور بیوی کی بیعت۔ کہتے ہیں جب یہ جواب گیا کہ آپ کے یہ سارے کام انشاء اللہ ہو جائیں گے تو مجھے اس خط کے پڑھنے کے بعد کچھ ایسی سکینت ملی کہ میں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ میرا کیس پاس ہو جائے گا اور جلد کاغذات مل جائیں گے۔ اسی طرح اپنے وکیل سے بھی کہہ دیا۔ مجھے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے ہی وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے میری یہ مشکل حل فرما دی۔ پھر لکھتے ہیں کہ میری بیوی کے حق میں یہ دعا جس طرح قبول ہوئی اس کا کچھ پس منظر بیان کرنا ضروری ہے۔ میری بیوی عیسائی تھی جسے میں اسلام کی طرف بلاتا رہتا تھا لیکن اس کا یہی جواب ہوتا تھا کہ مجھ پر دباؤ مت ڈالو۔ میں مطالعہ کر رہی ہوں اور سوچ کر مسلمان ہوں گی۔ کہتے ہیں یہ میری بیعت کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اُس وقت ہماری شادی کو تقریباً اڑھائی یا تین سال کا عرصہ گزرا تھا۔ بیوی ابھی احمدی نہیں ہوئی تھی۔ یہ مسلمان تھے اور بیوی ان کی عیسائی تھیں۔ کہتے ہیں ایک دن صبح صبح میری بیوی ایک کاغذ پر لفظ ’اللہ‘ لکھ کر لائی اور مجھے پوچھنے لگی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نے کہاں سے سیکھا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ پہلے مجھے اس کا مطلب بتاؤ پھر میں آپ کو ساری بات بتاؤں گی۔ تو میں نے اُسے سمجھایا کہ یہ لفظ کیا ہے۔ پھر اُس نے مجھے بتایا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک چرچ میں ہوں اور میرے دیگر گھر والے میرے پیچھے ہیں کہ اچانک اپنے سامنے یہ لفظ یعنی ’اللہ‘ لکھا ہوا دیکھا جو ایک شخص کے سر پر سایہ فگن تھا جس کا صرف چہرہ نظر آتا تھا، جبکہ باقی جسم نور کا بنا ہوا تھا۔ کہتے ہیں اس رؤیا نے میری بیوی کو کچھ ایسا اطمینان اور انشراح صدر عطا فرمایا کہ اُس نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کا جب فیصلہ کیا تو اُس وقت یہ احمدی نہیں تھے۔ مولوی کے پاس لے گئے اور یوں اُس نے باضابطہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ آپ نے (میرا لکھا ہے کہ انہوں نے) ان کی ہدایت کے لئے دعا کی اور میری طرف سے یہ پیغام اس تک پہنچا کہ اللہ تعالیٰ اُس کو ہدایت دے۔ اس کے بعد بیوی نے جماعت کا لٹریچر پڑھنا شروع کر دیا۔ مَیں نے بھی اُس کو امور سمجھنے میں مدد کی۔ ایک دن وہ ایم ٹی اے دیکھ رہی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر آ گئی جسے دیکھ کر اُس نے پوچھا یہ کس کی تصویر ہے؟ میں نے وضاحت کی تو وہ کہنے لگی جس تصویر کو خواب میں دیکھنے کی وجہ سے میں نے اسلام قبول کیا تھا وہ اسی شخص کی تصویر تھی اور خواب میں اُن کے چہرے کے علاوہ باقی سارا جسم نور کا تھا۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مطمئن ہو گئی اور بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ اور پھر جب میں گزشتہ سال اٹلی گیا ہوں تو وہاں اُس نے دستی بیعت بھی کی تھی۔

یہاں جرمنی کے آپ کے جو مبلغ محمد احمد راشد صاحب ہیں، وہ بھی اپنی رپورٹ میں ایک بچی کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ اُن کا نام گل ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو استقامت بھی دے۔ اکیس سال کے قریب عمر ہے۔ انہوں نے بیعت کی۔ یہ واقعہ اس طرح سنایا کہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل جو پمفلٹ جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء سے قبل تقسیم کیا گیا تھا وہ اس خاتون کو بھی ملا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ذکر تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ بچپن میں سنا کرتی تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا کہ سب سے افضل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر واپس آنا ہے تو وہ آئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کس کام آئے گی؟ کہتی ہیں جب جماعت کے پمفلٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق پڑھا تو اس بات نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس پمفلٹ کے ساتھ جلسے میں شمولیت کا دعوت نامہ بھی تھا۔ لہٰذا میں جلسے پر بھی گئی۔ جماعت کی جرمن اور ترکی ویب سائٹ سے استفادہ کیا۔ جماعت کی ترکی زبان میں چند کتب پڑھیں۔ جیسے جیسے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا مطالعہ کیا میرے اندر خود بخود ایک عملی تبدیلی پیدا ہوتی چلی گئی۔ میں نے پردہ کرنا اور پنجوقتہ نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ اب وہ لوگ جو صحیح طرح نمازیں نہیں پڑھتے اُن کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے۔ کہتی ہیں مَیں اس دوران اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کرتی رہی کہ اے میرے اللہ! مجھے علم نہیں کہ یہ جماعت سچی ہے یا نہیں تُو خود میرا ہاتھ تھام۔ کہتی ہیں اس پر چند دن قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ خلیفۃ المسیح الخامس ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اور ہمارا گھر احمدیوں سے بھرا ہوا ہے۔ گویا وہ سب کھانے پر مدعو ہیں۔ میں نے احتراماً حضور کا دایاں ہاتھ تھام کر ادب سے اپنی پیشانی کو اس پر رکھا تو حضور کی انگلی پر انگوٹھی تھی جس کے نگینہ کا رنگ سرخ رنگ سے مشابہ ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسی متاثر کن انگوٹھی نہیں دیکھی۔ جب یہ خواب میں میرے سے گفتگو کر رہی تھیں۔ تو کہتی ہیں کہ خواب میں میرے اندر یہی احساس ہے کہ میں احمدی ہوں، لیکن پھر بھی مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پوچھتی ہوں کہ حضور! کیا یہ واقعتاً مسیح ہیں جن کی آمد کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس پر انہوں نے (خلیفۃ المسیح الخامس نے) کہا کہ ہاں۔ پھر کہتی ہیں میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں عجیب رنگ کا ایک اطمینان اور سرور تھا۔ دورانِ خواب اور بعد کی کیفیت کا الفاظ میں بیان میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ کہنے لگیں کہ میں تو اس رؤیا میں ہی احمدی ہو چکی ہوں۔ شرائط بیعت میں نے ساری کی ساری ایک جگہ سے نقل کر کے اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں اور پھر اُس کے بعد بیعت کر لی۔

امیر صاحب سپین لکھتے ہیں عبدالعزیز صاحب سپین کے جنوب میں واقع شہر کاسیریس کے قریب رہتے ہیں۔ دو سال قبل ایم ٹی اے دیکھنے کی وجہ سے احمدی ہوئے تھے۔ ان کی بیوی عائشہ صاحبہ کہتی ہیں کہ جب میرے خاوند نے بیعت کی تو میں کافی شک میں تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حقیقت سے آگاہ فرما دے۔ تو ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ خلیفۃ المسیح الخامس مجھے مخاطب کر کے فرما رہے ہیں کہ احمدیت سچ ہے، احمدیت سچ ہے۔ اس خواب نے میرے سارے شکوک دور کر دیئے اور میں نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔

آئیوری کوسٹ سے مکرم صدیق آدم صاحب مبلغ سلسلہ ’بواکے‘ بیان کرتے ہیں کہ تافیرے (Tafire) مشن ہاؤس میں ایک گورنمنٹ کے ملازم تورے زکریا صاحب نے کچھ عرصے سے نمازیں پڑھنی شروع کیں لیکن ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ لوگوں سے اسلامی باتیں کر رہے ہیں جن میں وہ بھی شامل ہیں۔ اس دوران نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو انہی بزرگ نے وہاں سب کو باجماعت نماز پڑھائی۔ تورے زکریا صاحب چونکہ احمدیہ مشن ہاؤس میں نمازیں پڑھتے تھے اور وہاں کے لوکل معلم صاحب کے ذریعے اُنہیں تبلیغ بھی ہو رہی تھی۔ پھر ایک دن تبلیغ کے دوران ان کو میری تصویر نظر آئی تو کہنے لگے کہ یہی وہ شخص تھا جو ان کو خواب میں نظر آیا تھا اور جنہوں نے باجماعت نماز کی امامت بھی کرائی تھی۔ چنانچہ وہ اسی وقت بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

ارشد محمود ظفر صاحب مبلغ سلسلہ کرغزستان لکھتے ہیں کہ ایک نو احمدی اُسون (Yuson) صاحب نے دو ماہ قبل بیعت کی توفیق پائی ہے۔ اُن کی بیعت اور جماعت کے بارے میں تعارف کے بارہ میں نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ کرغزستان بیان کرتے ہیں کہ موصوف نے جب ہماری جماعت کے بارہ میں سنا تو بہت دلچسپی لی اور میرے ساتھ مسلسل بات چیت شروع کر دی۔ اس نے کچھ روز بعد خواب دیکھا کہ میری اس سے ملاقات ہوئی ہے اور میں نے بہت اچھے صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے ہیں جبکہ اس نے خود میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ مَیں نے (یعنی صدر صاحب نے) اس کو کہا کہ میرے ساتھ چلو۔ راستہ میں مبلغ سلسلہ بشارت صاحب ملے۔ انہوں نے سر پر پگڑی پہنی ہوئی ہے۔ میں ان کو ایک زیادہ منزلوں والی عمارت کی طرف لے کر جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ہم یہاں نماز پڑھتے ہیں۔ جس جگہ ہم نماز پڑھتے ہیں وہ جگہ بہت بلند لیکن تنگ ہے۔ کہتے ہیں اس خواب کے بعد مَیں نے گھر جا کر اپنے اہل خانہ کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں بتایا تو انہوں نے اس کی بہت مخالفت کی اور کہا کہ تم اس جماعت میں ہرگز شامل نہ ہونا اور دھمکی دی کہ اگر تم اس جماعت میں شامل ہوئے تو ہم سے کسی اچھائی کی امید نہ رکھنا۔ اس کی والدہ نے اسے کہا کہ اس جماعت سے تم نے نہیں ملنا۔ اس نے یہ سوچ کر کہ والدہ کے دل کو تکلیف نہ ہو وعدہ کر لیا کہ اُس جماعت سے نہ ملوں گا۔ لیکن دو ہفتہ بعد دوبارہ خواب دیکھا کہ وہ آسمان میں ستاروں تک جا پہنچا ہے اور وہاں جا کر اس نے نماز پڑھی ہے۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد وہ دوبارہ جماعت سے ملا اور کہا میں نے حقیقت کو پا لیا ہے اور بیعت کی خواہش کی۔

کرغزستان کے حالات بھی آجکل احمدیوں پر

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بہت زیادہ تنگ کئے جارہے ہیں۔اُن کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں کے حالات بہتر کرے اور اُن پر جو سختیاں اور تنگیاں وارد کی جارہی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو دور فرمائے۔

پھر کرغزستان کے ایک نومبائع احمدی ہیں انہوں نے دو سال قبل بیعت کی تھی۔ وہ بیعت سے قبل کبھی کبھار ایک دو نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔ بیعت کے بعد اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بلا ناغہ پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں اور اپنا چندہ ہر ماہ وقت پر ادا کرتے ہیں۔اُن کی اہلیہ نے تا حال بیعت نہیں کی۔ کچھ عرصہ قبل انہوں نے بڑی خوشی سے بتایا کہ میری اہلیہ نے بھی نمازیں شروع کردی ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ آج کل ہم دونوں میاں بیوی گھر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی کتاب ’’شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں‘‘ کا مطالعہ کررہے ہیں جو کہ کرغز زبان میں چھپ چکی ہے۔دوران مطالعہ ہمارے درمیان اکثر یہ بحث ومباحثہ ہوتا رہتا ہے کہ حضور نے یہ کتاب میرے لئے لکھی ہے کیونکہ اس میں میری بیماریوں کا ذکر ہے۔ وہ کہتی ہے کہ نہیں یہ کتاب خاص میرے لئے لکھی ہے کیونکہ یہ کمزوریاں اور کوتاہیاں تو مجھ میں تھیں۔اور اس طرح بڑی سرعت سے یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکیزگی اور روحانیت میں ترقی کررہے ہیں۔

پس یہ ہیں وہ نئے آنے والے لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ انقلاب برپا کررہا ہے۔

پھر قازقستان کے لوکل معلم روفات صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ 2011ء کے موقع پر ہمارے ساتھ دو چیچن بھی تھے۔ان میں سے ایک کا نام سعید امین ہے اور وہ فرانس میں رہتے ہیں۔ انہوں نے جلسہ کے دوسرے دن بیعت کی۔ جب انہوں نے حضور کو (یعنی مجھے) پہلے دن دیکھا تو انہوں نے یہ کہا کہ یہ خلیفہ نہیں ہوسکتا۔(بعض اُن کے اعتراضات تھے۔میرے خیال میں انہوں نے مجھے بھی لکھے تھے۔لیکن بعد میں دوسرا خط آ گیا جس میں انہوں نے معافی بھی مانگی تھی) وہ اپنے بعض بے بنیاد اور ذاتی خیالات کی وجہ سے میرے بارے میں سمجھتے تھے کہ یہ حضور نہیں ہوسکتے۔لیکن جب اس نے میری تقریر سنی اور دیکھا کہ کیا کیا باتیں نکل رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے بارے میں اور اسلام کے بارے میں باتیں ہورہی ہیں اور روحانیت کی باتیں ہورہی ہیں تو اس کی کایا پلٹ گئی۔اس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ اس کو آپ سے بہت محبت ہوگئی اور اُس نے فوراً بیعت کرلی۔ اور جب میرے سے ملاقات ہوئی ہے، تو امین صاحب نے کہا کہ ہم آپ کی اطاعت کے لئے مکمل تیار ہیں اور ہماری زندگی حضور کے ہاتھوں میں ہے۔

محترمہ نسمہ ابراہیم صاحبہ کہتی ہیں (مجھے لکھ رہی ہیں) کہ چند ماہ قبل میں نے آپ کی خدمت میں اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کے لئے دعا کے لئے لکھا تھا۔اب عرض کرنا چاہتی ہوں خدا تعالیٰ نے اس طرح آپ کی دعا قبول فرمائی کہ اس سیمینار کے دوران ایک پروفیسر مجھے بلا وجہ تنگ کررہا تھا اور وجہ صرف یہ تھی کہ اُسے نگران مقالہ پروفیسر سے کوئی چِڑ تھی۔لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ تھوڑی دیر بعد ہی اُسے کسی اور پروفیسر نے بلایا اور وہ وہاں سے باہر چلا گیا اور اس کے بعد پورے پروگرام میں واپس نہیں آیا۔ اس طرح میرا سیمینار بہت کامیاب رہا اور سب نے مجھے مبارکباد دی۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُسے وہاں سے نکلوایا۔لیکن یہ اتنا غیر معمولی واقعہ تھا کہ خود مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ کیسے ہوا۔

پھر برنی کونی نائیجر سے ہمارے مبلغ 20رفروری 2012ء کو لکھ رہے ہیں۔گزشتہ جمعہ کی نماز کے بعد ہمارے ایک نومبائع احمدی دوست ثالث احمد صاحب نے بتایا کہ رات میں درود پڑھتا ہوا سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ برنی کونی شہر میں ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہے اور درمیان میں ایک بڑا سٹیج لگا ہوا ہے جس پر خلیفۃ المسیح الخامس ایک بڑے عظیم بادشاہ کی طرح کھڑے ہیں۔ اور آپ نے اعلان فرمایا کہ تم سب میرے ساتھ دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاؤ۔اور پھر جونہی دعا شروع ہوئی تو بڑی موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔وہ کہتے ہیں کہ بارش اتنی اچھی لگ رہی تھی کہ ہر چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا تھا۔ ہر شخص فرحت میں اس بارش میں نہا رہا تھا۔ کہتے ہیں جب انہوں نے یہ خواب سنائی تو خاکسار (یعنی مبلغ سلسلہ) نے سب دوستوں سے کہا کہ آؤ مل کر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقت میں ہمیں حضور کی دعا کا وارث بنادے۔چنانچہ ہم دوستوں نے مل کر دعا کی۔ اللہ کی شان دیکھیں کہ اس رؤیا کے ٹھیک دس دن بعد اِس وقت نائیجر میں شدید موسلا دھار بارش ہورہی ہے۔ (یعنی جب وہ خط لکھ رہے ہیں) انہوں نے لکھا کہ شدید موسلا دھار بارش ہورہی ہے۔ نائیجر میں بارشوں کا سیزن مارچ کے آخر یا اپریل کے درمیان شروع ہوتا ہے اور کبھی کبھار جون کے پہلے ہفتہ میں بارش ہوتی ہے۔تو اس خواب کے بعد اور اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر یہ فضل فرمایا اور فروری میں جبکہ اُن کو اُس وقت بارش کی ضرورت بھی تھی وہ بارش ہوگئی۔

آئیوری کوسٹ کے ایک شہر سینفرا (Sainfra) کے ایک نومبائع دوست بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اکثر تبلیغی مباحثوں میں سنا کرتا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور مَیں اُن کے بارے میں صرف ان کے خلاف باتیں سنتا تھا۔ایک دن اُن کے غیر احمدی امام نے بتایا کہ اسلام آخری زمانے میں تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گا۔اور ان میں ایک فرقہ سچا اور صراط مستقیم پر ہے اور وہی جنتی ہے۔ میں چونکہ سچائی کی تلاش میں تھا اور اکثر سوچا کرتا تھا کہ کہیں یہ ایک فرقہ احمدیت ہی تو نہیں جس کے سب خلاف ہیں؟ یہ بھی تو سچا ہوسکتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے تحقیق کرنی شروع کی۔ اسی دوران وہ علاقے کے ایک احمدی معلم ’ابراہیم سلاسے‘ ملے۔ اُس نے قرآن پاک اور حدیث کے حوالوں سے مجھے تبلیغ کی۔ گھر واپس جانے کے بعد میں نے جب احمدیت اور اماموں کی بتائی ہوئی باتوں کا تقابلی جائزہ لیا تو مجھے واضح ہوگیا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے اور اس کے بعد میں شرح صدر کے ساتھ بیعت کرکے احمدی ہوگیا۔

نائیجیریا سے مبلغ سلسلہ ریحان ملک صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال خلافت کے موضوع پر ایک پروگرام ایک لوکل ٹی وی چینل این ٹی اے نے نشر کیا۔ جب یہ پروگرام امابو (Emabo) نامی گاؤں کے امام نے دیکھا تو وہ ہمارے گاؤں کے ایک جاننے والے احمدی کے پاس آئے جو کہ ریٹائرڈ پولیس افسر ہیں، اور کہنے لگے کہ یہ میری جماعت ہے اور یہی سچی جماعت ہے۔ میں کب سے اس کی تلاش میں تھا۔ میں اس میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ہمارے مبلغ صاحب ان کے گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے تو انہوں نے بڑی محبت سے استقبال کیا اور گاؤں کے لوگوں کو اُن کے آنے کا مقصد بیان کیا اور گاؤں سمیت جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔ پورے کا پورا گاؤں احمدیت میں شامل ہوگیا۔

ماسکو سے مبلغ سلسلہ عطاء الواحد صاحب لکھتے ہیں کہ 27راپریل 2012ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبدالمناب صاحب کو بیعت کرکے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ عبدالمناب صاحب کا آبائی وطن کرغزستان ہے لیکن پچھلے بارہ سال سے ماسکو میں مقیم ہیں۔ جماعت سے واقفیت کا موقع خود معاندین احمدیت نے دیا۔ جب مخالفین نے اُن کے علاقے میں رہنے والے ایک احمدی دوست کے بارے میں اپنے منفی تأثرات کا اظہار کیا تو عبدالمناب صاحب کو تجسس ہوا اور اس احمدی کے ذریعے جماعت کے بارے میں جاننا شروع کیا۔ ماسکو میں بھی نمازِ جمعہ پر تشریف لاتے رہے اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرتے تھے۔ اُس کے بعد اُٹھنے والے سوالات کے جوابات بھی لیتے رہے۔ کافی مطالعہ کے بعد پھر انہوں نے میرے خطبات جو رشین زبان میں ہیں، اُن کو بھی سنا اور اس کے بعد پھر بیعت فارم مانگا اور بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوگئے۔

ایران کے نسیم عباد صاحب کہتے ہیں، میری پیدائش اور پرورش شیعہ خاندان میں ہوئی جہاں شروع سے ہی دینی رجحان تھا۔ شاہِ ایران کے زمانے میں ایک معروف عالم سے متاثر تھا اور دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو احیائے دین کے لئے مبعوث کر دے۔ دوسری طرف مختلف ٹی وی پروگرامز اور کتب کا مطالعہ کیا لیکن جس طرح اسلام کو پیش کیا جارہا تھا اس سے تسلی نہ ہوتی تھی اور خیال کرتا تھا کہ جو اسلام پیش کیا جارہا ہے ضرور اس میں کوئی کمی یا کمزوری ہے۔ کیونکہ قرآن تو یہ فرماتا ہے کہ کثرت سے لوگ اس دین میں داخل ہوں گے۔ لیکن آجکل تو لوگوں کی اکثریت اسلام کی حقیقت سے خالی ہے۔ اس پر مجھے یقین ہوگیا کہ رائج الوقت مفاہیم کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی جو مفہوم آجکل سمجھا جارہا ہے، یا تفسیریں اور تشریحیں کی جاتی ہیں اُن کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ دل نے کہا کاش کوئی چینل ہو جو اسلام کے حسن و جمال کو دوبارہ لوگوں کے ذہنوں میں اجاگر کرے اور دین کی تعلیمات کی دوبارہ ترویج کرے۔

ایک روز میرے ایک دوست نے اپنے گھر بلایا اور ایم ٹی اے سے متعارف کروایا۔ اس کے بعد میں نے پروگرام الحوار المباشر اور بعض دیگر پروگرام دیکھے جن میں آپ کی تفسیر القرآن اور مختلف مسائل پر گہری، علمی اور حکیمانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ پہلی بار کسی چینل پر اسلام کے بارے میں علمی طریق سے گفتگو اور فون کرنے والوں کے سوالوں کے قوی دلائل پر مبنی جوابات سنے۔ گو اس وقت میں احمدی نہیں تھا لیکن آپ کا مبلغ بن چکا تھا اور دوسروں کو ایم ٹی اے دیکھنے کی ترغیب دینے لگا۔ بعض نے خوشی اور رغبت سے اس کو دیکھنا شروع کردیا اور بعض نے مخالفت کی اور مولویوں کے پیچھے چلتے رہے۔ مختلف ویب سائٹس پر جماعت کے خلاف الزامات بھی پڑھے لیکن دل نے ان کو صحیح ماننے سے انکار کردیا۔ بہرحال نیک فطرت تھی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ کہتے ہیں کیونکہ جماعت تو اسلام کا دفاع کرنے اور اُسے خرافات سے پاک کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ مجھے یقین ہوگیا کہ جو لوگ جماعت کی تکفیر کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور قرآنِ کریم پر عمل پیرا نہیں ہیں بلکہ اُن کا عمل حکمت اور موعظہ حسنہ کے برخلاف تھا۔ اگر وہ جماعت کے عقائد کو پڑھتے اور گفت و شنید کا طریق اختیار کرتے تو تکفیر بازی کی نوبت نہ آتی۔ اُن کا جماعت کے ساتھ طرزِ عمل خود ان کی شکست اور علم سے تہی دست ہونے کا ثبوت ہے۔ ایک عجیب بات یہ تھی کہ یہ علماء شیعوں کو تو مناظرے کی دعوت دیتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے مقابلے پر صرف تکفیر بازی اور گالی گلوچ پر اکتفا کرتے ہیں۔ یقیناً اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ جماعت احمدیہ کے قوی دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں جب میں نے یہ سنا کہ احمدی لوگوں کو قید اور قتل کیا جاتا ہے تو مجھے یقین ہوگیا کہ جماعت کے مخالفین کے پاس سوائے اسلام کو بدنام کرنے کے اور کچھ نہیں۔ کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں کسی قسم کے نسخ نہ ہونے کے بارے میں آپ کا عقیدہ معلوم کرکے آپ کی اسلام کے ساتھ محبت کا یقین ہوگیا۔ جب یہ سنا کہ مسیح موعود نے اسلام کی دوسرے مذاہب پر فوقیت ثابت کرنے کے لئے اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جواب میں کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے تو مجھے یقین ہوگیا کہ آپ ہی تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اور پھر خلفاء کی کتب پڑھ کر یقین ہوگیا کہ یہ لوگ معمولی آدمی نہیں بلکہ یہ اسلام کے سرگروہ ہیں اور ان کے افکار کی دنیا کو سخت ضرورت ہے۔ مختلف انبیاء کی صداقت کے معیار پر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو پرکھا تو یقین

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

ہوگیا کہ مسیح موعودؑ سچے ہیں۔ ان معیاروں میں مدعی کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی خاص طور پر اہم معیار ہے۔ نیز یہ کہ اگر نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب جھوٹے ہوتے تو کیوں آپ کی جماعت ابھی تک قائم رہتی اور اس کی تعداد کئی ملین تک پہنچتی۔ کہتے ہیں حضور علیہ السلام کی عربی زبان کی مہارت اور عرب وعجم کو عربی میں مقابلہ کا چیلنج دینا مخالفین کے لئے گولڈن چانس مہیا کرتا تھا کہ اپنی فوقیت ثابت کرتے لیکن وہ ایسا نہ کرسکے۔ ان سب دلائل نے میرے لئے آپ پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ چھوڑا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے۔

معلم روفات صاحب لکھتے ہیں کہ قازقستان کے کئی احمدی کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ (یہ تو آپ بھی یہاں اکثر سنتے رہتے ہیں)۔ کیونکہ ہم کئی سال دہریت میں رہے اور جلسہ ہمارے لئے روحانیت کی شمع ہے۔ کیونکہ جلسہ میں خدا کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور ہر ایک شرکت کرنے والا ان سے فیض پاتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم اپنے امام، جو کہ امام مہدی کا خلیفہ ہے، کو دیکھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور آپ کے ہاتھوں کو چھوتے ہیں۔ (جلسہ پر جب یہ لندن آتے ہیں تو وہاں کا اپنا تجربہ انہوں نے بیان کیا ہے)۔

لبنان سے قاسم عبود صاحب لکھتے ہیں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے مجھے آپ کی بیعت کے ذریعے ہدایت اور حق کی راہ دکھائی۔ مجھے لکھ رہے ہیں کہ مجھے آپ سے شدید محبت ہے۔ اس دنیا میں آپ ہی میرا سب کچھ ہیں۔ میں والدین کی وفات اور بڑے بھائیوں کے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونے کے بعد کافی عرصے سے اکیلا رہتا تھا اور خود اپنا گزارہ کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔ اب بیعت کے بعد میرا احساس تنہائی بالکل ختم ہوگیا ہے، کیونکہ آپ کے خطبات وخطوط اور ایم ٹی اے کے پروگراموں میں مجھے وہ شفقت اور محبت اور اہل وعیال مل گئے ہیں جنہیں میں والدین کی وفات کے بعد گم کر بیٹھا تھا۔ ایم ٹی اے پر آپ کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ آپ خود میرے گھر تشریف لے آئے ہیں اور احباب جماعت جو مختلف رنگ ونسل کے ہیں میرے دوست اور اہل وعیال ہیں۔ اگر میں اس جماعت کے ساتھ نہ ہوں تو خواہ ساری دنیا بھی میرے گرد جمع ہوجائے میں تنہائی محسوس کروں گا۔

پس خلافت سے یہ محبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آپ کی اُن دعاؤں کا نتیجہ ہے جو قدرتِ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھیں۔ پس ان محبتوں کو کون دل سے نکال سکتا ہے جو خالصتاً خدا تعالیٰ کی خاطر ہوں۔ ہمارے مخالفین کو یہ سب کچھ سن کر اور دیکھ کر بھی احساس نہیں ہوتا کہ اگر یہ جماعت کسی انسان کی کوشش سے بنائی ہوئی ہوتی تو یوں محبتیں دل میں پیدا نہ ہوتیں۔ محبتیں اس طرح نہ گڑھ جاتیں کہ دور بیٹھے ہوئے اس محبت کا احساس اور اظہار کررہے ہیں۔ خدا تعالیٰ خوابوں کے ذریعے بھی رہنمائی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ خوابوں کے ذریعے سے یا کئی اور مختلف ذرائع سے پھر ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جارہا ہے۔ بلکہ انڈونیشیا اور پاکستان میں جانوں کے نذرانے پیش کرنے والوں کو دیکھ کر بھی ان دشمنانِ احمدیت کو احساس نہیں ہوتا کہ صرف دنیا کی خاطر ایمان کی مضبوطی نہیں دکھائی جاسکتی۔ یقیناً خدا تعالیٰ نے دلوں میں یہ مضبوطی پیدا فرمائی ہے۔ اور جو چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو وہ ان مُلّاؤں اور احمدیت کے دشمنوں کی کوششوں سے ختم نہیں ہوسکتی۔

اے مخالفینِ احمدیت! تم نے جتنا زور لگانا ہے لگا لو، یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت نے ہی غالب آنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور کوئی دنیا کی تدبیر اس کو بدل نہیں سکتی۔ جماعت احمدیہ ہی کی تقدیر میں غلبہ لکھا ہے اور تمہاری تقدیر میں نامرادی اور رسوائی لکھی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ''۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بجھادیں مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ فرمایا ''یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے حسب بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی۔ ......تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظمہ سے اہل مکّہ کے پاس خلاف واقعہ باتیں بیان کرکے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دیئے گئے۔ حکّام کو اُکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور اُن کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانہ کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں۔ کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔ نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔ کس نے اُن کو نامراد رکھا؟ اُس خدا نے جو میرے ساتھ ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 241-242)

پس مخالفینِ احمدیت کی یہ نامرادی جس کے نظارے ہم آج تک دیکھ رہے ہیں، ان مخالفین احمدیت کا مقدر ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ اپنی کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے گی۔ پس اس ترقی کو دیکھنے کے لئے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے ساتھ اپنا تعلق پختہ کرتے چلے جائیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، دوسری قدرت یعنی خلافتِ احمدیہ کے ساتھ بھی اپنی وفا اور اطاعت کا تعلق بڑھاتے چلے جائیں تاکہ ہم جلد تر تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھ سکیں۔ پس اس کے حصول کے لئے اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کرلیں۔

(دعا کے بعد احباب نعرۂ تکبیر بلند کررہے تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا:)

ایک منٹ ذرا خاموش رہیں۔ آپ کو آپ کی حاضری بتادوں۔ مستورات کی بارہ ہزار چار سو انتیس (12429) اور مرد حضرات کی پندرہ ہزار سات سو چورانوے (15794)۔ تبلیغی مہمان آٹھ سو چوّن (854)۔ کُل اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتیس ہزار ستتّر (29077) کی حاضری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پینتالیس (45) ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے۔ میرا خیال تھا اس دفعہ بہت تھوڑی تعداد آئے گی کیونکہ سکولوں میں چھٹیاں نہیں، لیکن ماشاء اللہ جرمنی والوں نے میرا اندازہ غلط ثابت کردیا ہے۔

✿✿✿✿✿✿

بقیہ: تقریب تقسیم اسناد شاہدین جامعہ احمدیہ یوکے 2012ء از صفحہ 16

21۔ مکرم مرتضیٰ احمد صاحب مربی سلسلہ، 22۔ مکرم نبیل احمد باسط صاحب مربی سلسلہ، 23۔ مکرم عدیل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ۔

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پُر معارف خطاب ارشاد فرمایا جس میں ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو خاص طور پر قیمتی نصائح فرمائیں۔ (حضور انور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 43 مورخہ 26/اکتوبر 2012ء میں شائع ہوچکا ہے۔)

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والے ان پہلے شاہدین 2012ء نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس موقع پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان شاہدین میں سے چار طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کیلئے خریدی جانے والی اس نئی جگہ کے چاروں کونوں میں اذان دیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی فوری تعمیل کرتے ہوئے ان شاہدین کرام میں سے مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب، مکرم محمد بشارت صاحب، مکرم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب اور مکرم مرتضیٰ احمد صاحب نے اس جگہ عمارت کے چاروں اطراف میں خدا تعالیٰ کی تکبیر وتوحید اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتے ہوئے اذان دی۔

حضور انور کی خدمت اقدس میں جب رپورٹ پیش کی گئی کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس جگہ کے چاروں اطراف میں اذانیں دے دی گئی ہیں تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ لگتا ہے آپ نے قریب قریب ہی اذانیں دلوادی ہیں۔ چنانچہ تقریب سے اگلے روز دو اساتذہ اور تین طلباء نے دوبارہ اس نئی خرید کردہ زمین کی حدود پر چاروں کونوں میں نیز مسجد کیلئے مقررہ ہال میں نماز عصر سے قبل اذانیں دیں اور باجماعت نماز عصر ادا کرکے اپنے آقا کے ارشاد کی پوری طرح تعمیل کی سعادت حاصل کی۔

دوسرے روز مکرم حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب استاد جامعہ، مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب استاد جامعہ، عزیزم مستنصر احمد قمر، عزیزم عطاء الفاطر اور عزیزم احمد نور الدین جہانگیر خان طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کو اذانیں دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور کی اقتداء میں نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں اور پھر حضور انور اور تمام مہمان ظہرانے کے لئے طعامگاہ تشریف لے گئے۔

ظہرانہ سے قبل اور بعد حضور انور نے جامعہ کے بعض حصوں کا معائنہ بھی فرمایا اور اس دوران از راہ شفقت طلباء، اساتذہ اور دیگر مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے اور عمارت کے بارہ میں تاثرات دریافت فرماتے رہے۔

یہ دن جامعہ احمدیہ یوکے کے طلباء، اساتذہ اور کارکنان کیلئے عید کا سا دن تھا جس کی یاد ہمارے دلوں کو ہمیشہ مسرور کرتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضور انور کی توقعات کے عین مطابق بھرپور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

✿✿✿✿✿✿

بقیہ از صفحہ نمبر 4: جلسہ سالانہ پرتگال

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 21 ستمبر 2012ء اور اس کے بعد کی گئی پریس کانفرنس کی روشنی میں اسلام مخالف فلم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا موقف بیان فرمایا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم عبد الصبور نعمان صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ سپین نے ''اطاعت نظام جماعت'' کے موضوع پر اختتامی تقریر کی اور اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ اس جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔

جلسہ سالانہ کے اختتام پر لجنہ اماء اللہ پرتگال نے جلسہ سالانہ برطانیہ کی طرز پر نظمیں پیش کیں۔

جلسہ کی کُل حاضری 85 تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام بھی جاری رہا جس میں شاملین جلسہ کو ناشتہ، دوپہر اور شام کا کھانا اور چائے فراہم کی جاتی رہی۔ اس اجلاس میں اختتامی تقریر کے علاوہ جو کہ سپینش اور اُردو زبان میں تھی تمام تقاریر پرتگیزی زبان میں پیش کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کے بابرکت اثرات کو دائمی فرمائے اور شاملین جلسہ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کی اُن تمام دُعاؤں کا وارث بنائے جو کہ آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ آمین ثم آمین۔

✿✿✿✿✿✿

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے 40 طلباء میں تقسیم اسناد کی خوبصورت اور تاریخی تقریب

تربیت بھی آپ کا کام ہے اور تبلیغ بھی آپ کا کام ہے۔سب سے بڑی چیز جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہئے وہ اس کی عاجزی ہے۔عاجزی کے ساتھ ساتھ اور علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ محنت کی عادت بھی ڈالیں۔آپ واقف زندگی ہیں اور واقف زندگی کے لئے گھنٹے مقرر نہیں کئے گئے کہ اتنے گھنٹے کام کرو گے تو تم نے مقصد پورا کرلیا۔

کوئی دن آپ کا ایسا نہ ہو جس میں کچھ نہ کچھ حصہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نہ پڑھا ہو۔اسی سے آپ کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی حقیقت پتہ چلے گی۔

خلافت سے وفا کا تعلق ہو۔آپ لوگوں کا یہ تعلق ذاتی طور پر خطوط لکھنے سے، باقاعدہ رابطہ رکھنے سے، خلیفۂ وقت کے لئے دعا کرنے سے، خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھنے سے پیدا ہوگا۔پس یہ تعلق بھی قائم رکھیں۔اس تعلق کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں۔جس جگہ آپ ہوں وہاں کے ماحول میں اس تعلق کو اتنا اجاگر کریں کہ خلافت کے ساتھ جماعت اس طرح ہو جائے جس طرح یک جان دو قالب۔

آپ لوگ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور وہ کام سرانجام دینے ہیں جن کی ہدایت خلیفۂ وقت کی طرف سے آتی ہے۔اس نمائندگی سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ جس جگہ ہم جائیں، جس جماعت میں ہم جائیں وہاں ہمیں وہ عزت اور احترام بھی ملے جو جماعت میں خلیفۂ وقت کے لئے ہے۔آپ نمائندے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عاجز غلام کی طرح وہ نمائندگی کرنی ہے۔

جماعت کی تربیت اسی طرح ہوگی جب آپ جماعت کو خلافت کے ساتھ جوڑ دیں گے۔

دعاؤں کے ذریعہ سے اپنی عاجزی کو بھی بڑھائیں اور اپنے علم کو بھی بڑھائیں اور اس کے لئے آپ کا تعلق باللہ میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔

ایک مبلغ میدان عمل میں ہوتا ہے تو اللہ کے فضل سے اس کو دنیاوی لحاظ سے بھی بڑی پذیرائی ملتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے آپ کے دماغوں میں یا کسی بھی واقف زندگی کے دماغ میں کبھی یہ خیال آجائے کہ یہ میری ذاتی کوشش یا ذاتی لیاقت اور میری اپنی خصوصیات کی وجہ سے ہے۔بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور یہ فضل اس وجہ سے ہے کہ آپ واقف زندگی ہیں۔

(11 جولائی 2012ء کو ایوان طاہر کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تقسیم اسناد کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب اور مبلغین، مربیان و واقفین زندگی کو نہایت اہم نصائح)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تین کلاسوں کی گریجوایشن ہے۔ پہلی دو کلاسیں تقریباً دو سال سے کچھ نہ کچھ حد تک میدان عمل میں جاچکی ہیں یا ان کی وہ تربیت ہو چکی ہے جو مختلف انتظامی شعبوں سے گزرنے کے لئے کی جاتی ہے۔اور جو 2012ء کی کلاس ہے اس نے اس مرحلہ سے ابھی گزرنا ہے۔بہر حال تقسیم اسناد کی جو رسمی تقریب ہے وہ آج ہوئی۔

یاد رکھیں کہ جامعہ احمدیہ سے یہ سند لے لینا کافی نہیں ہے یا یہ آپ کی انتہا نہیں ہے۔ یہ وہ ابتدائی قدم ہے جو آپ نے آج اٹھایا ہے۔اور اس پہلی سیڑھی پر یہ پہلا قدم رکھا ہے جس کی موٹائی بھی اور جس کی چوڑائی بھی بہت کم ہے۔یہی پہلا قدم ہے جو احتیاط سے رکھا جائے گا تو سیڑھی کا جو اگلا step ہے اس پہ آپ صحیح طرح اپنا قدم لے جاسکیں گے اور پھر اس طرح آپ کے قدم آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ جو ترقی کی منازل طے کرنی ہیں ان پر آپ چلتے چلے جائیں گے۔جن اونچائیوں تک آپ نے پہنچنا ہے اس پر آپ کے قدم آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔پس اس ڈگری کو اس سند کو اپنی انتہا نہ سمجھیں۔یہ انتہا نہیں بلکہ ابتدا ہے۔ اور ابھی بہت سے مرحلے آپ نے طے کرنے ہیں۔

یہاں ہادی علی صاحب جب اناؤنس (Announce) کر رہے تھے تو ہر ایک کے ساتھ 'مبلغ سلسلہ' کا لفظ استعمال ہو رہا تھا جبکہ جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کی جب تقسیم اسناد ہوئی وہاں ہر ایک کے ساتھ 'مربی سلسلہ' کا لفظ استعمال ہوا۔ آپ نے MTA پر دیکھا بھی ہوگا۔تو جامعہ سے فارغ التحصیل نہ صرف مربی ہیں بلکہ مبلغ بھی ہیں۔اور نہ صرف مبلغ ہیں بلکہ مربی بھی ہیں۔ اس لئے یہ دونوں چیزیں آپ کو اپنے سامنے رکھنی ہوں گی۔تربیت بھی آپ کا کام ہے اور تبلیغ بھی آپ کا کام ہے۔اور تبلیغ کے لئے تربیت پہلا قدم ہے۔خود آپ کی تربیت اچھی ہوگی تو تبلیغی میدانوں میں بھی آپ آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ آپ کی اپنی تربیت نہیں ہوگی تو تبلیغی میدان میں بھی برکت نہیں پڑے گی۔آپ کا قول و فعل ایک جیسا نہیں ہوگا تو کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ اللہ تعالیٰ نے داعی الی اللہ کے لئے وَ عَمِلَ صَالِحاً فرمایا ہے۔پس عمل صالح کے لئے اپنی تربیت بھی ضروری ہے۔اور پھر ہی آپ دوسروں کی بھی ان صالح اعمال کی طرف راہنمائی کرسکیں گے۔پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کے لئے سب سے بڑی چیز جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہئے وہ اس کی عاجزی ہے۔کوئی تعلیمی میدان میں اگر اول آیا ہے یا دوئم آیا ہے یا تیسری پوزیشن حاصل کی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہی کامیاب مربی اور مبلغ ہے۔

مَیں نے دیکھا ہے اور افریقہ میں بہت سے ایسے مربیان اور مبلغین کے ساتھ مَیں نے کام کیا ہے جو تعلیمی میدان میں اتنے اچھے نہیں تھے لیکن عملی میدان میں، تبلیغ کے میدان میں، تربیت کے میدان میں اُنہوں نے اُن لوگوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیا جو تعلیمی میدان میں اچھے تھے۔ پس تعلیمی میدان میں اوّل آنے والوں کو بھی اس بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اب اوّل آگئے اور ہمیشہ ان کی زندگی میں اوّل ہونا ہی لکھا گیا۔اور یا یہ ان کا حق بن جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ اوّل ہی رہیں۔اوّل اُس وقت رہیں گے جب وہ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں گے، اپنے اندر انکسار پیدا کریں گے اور اس کے لئے آپ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں گے۔اور پھر عاجزی اور انکسار جو ہے وہ آپ کو اپنی علمی قابلیت بڑھانے کی طرف متوجہ رکھیں گے۔پس اس بات کا خیال رکھیں کہ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک طالب علم کی زندگی علم کی جستجو کے لئے ہی ہونی چاہئے۔اور ایسا علم ہونا چاہئے جو اس کی زندگی پر بھی لاگو ہو۔صرف دوسروں کو نصیحت کرنے والے نہ ہوں بلکہ جب بھی کوئی علم حاصل کریں سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔قرآن کریم پڑھنے کا حکم ہے تو جہاں اللہ تعالیٰ نے بشارات دی ہیں وہاں ان کو حاصل کرنے کے لئے دعا کرو۔ جہاں اِنذاری باتیں ہیں وہاں توبہ و استغفار کرو۔ اور آپ لوگ بھی اسی اصول پر عمل کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ زندگی کے میدان میں آپ کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اُس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے آپ میں سے جو واقفین نَو ہیں ان کو پہلے ان کے والدین نے پیش کیا اور پھر آپ نے ان کے عہد کی تجدید کرتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کیا اور خود اپنے عہد کی تجدید کی۔ پس یہ باتیں ہمیشہ آپ کے ذہن میں ہونی چاہئیں کہ عملی میدان میں آکر اپنے علم کو بڑھاتے چلے جائیں، پرانے علم پر نازاں نہ ہوں اور عاجزی پیدا کرتے چلے جائیں۔اور عاجزی کے ساتھ ساتھ، علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ محنت کی بھی عادت ڈالیں۔دو چار چھ گھنٹے کام کرنا آپ کا کام نہیں ہے۔واقفِ زندگی ہیں اور واقفِ زندگی کے لئے گھنٹے معین نہیں کئے گئے کہ اتنے گھنٹے کام کرو گے تو تم نے مقصد پورا کرلیا۔آپ نے چوبیس گھنٹے، ہفتے کے سات دن اور سال کے 365 دن اور زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا ہے اور یہی آپ کا مقصد ہونا چاہئے جس کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں کیونکہ کوئی کام خدا تعالیٰ کی مدد اور تائید کے بغیر نہیں ہوسکتا۔پس اس سوچ کے ساتھ میدان عمل میں جائیں۔ جہاں جائیں وہاں اپنے نمونے قائم کریں۔صرف علم نہ ہو بلکہ اپنے عمل سے اپنے علم کی اہمیت کو دنیا پر واضح کریں۔ بہت سے غیر احمدی علماء ہیں کہ اگر علمی لحاظ سے دیکھیں تو بہت سوں کے پاس ایسا علم ہے کہ جب وہ بحث کرتے ہیں، مذہبی بحث کرتے ہیں، ٹی وی پروگراموں پہ آتے ہیں تو نمبروں کے حساب سے قرآن کریم کی آیات، سورتیں، ریفرینس (Reference) پورے دیتے ہیں۔لیکن ان کا یہ علم جو ہے صرف کھوکھلا علم ہے کیونکہ ان کے عمل ویسے نہیں ہیں اور پھر اُس کی وضاحت وہ اُس طرح نہیں کرسکتے جو اُس کی حقیقت ہے کیونکہ یہ حقیقت ہمیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ملی ہے۔پس اس علم کو جاننے کے لئے جہاں آپ قرآن کریم پڑھیں گے، اس کی تفاسیر پڑھیں گے، غور اور تدبر کریں گے وہاں آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو اپنے علم

میں اضافہ کا ذریعہ بنانا ہے۔ آپ کا کوئی دن ایسا نہیں ہونا چاہئے جس میں آپ نے کچھ نہ کچھ حصّہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا نہ پڑھا ہو۔ اسی سے آپ کو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کی حقیقت پتہ چلے گی۔ اس کے بغیر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ پس یہ ایک اہم پہلو بھی ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ آپ میں سے بہت سوں کو جو یہاں سے فارغ ہوئے ہیں انہی مغربی ممالک میں بھیجا جائے۔ ساؤتھ امریکہ میں بھیجا جا سکتا ہے۔ افریقن ممالک میں بھی بھیجا جا سکتا ہے یا اور جگہوں پہ بھیجا جا سکتا ہے اور وہاں رہنے کے لئے بعض دفعہ بڑے سخت حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ پس سخت جانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اسی لئے مَیں نے آپ کے پروگرام میں یہ رکھا تھا کہ ہر مربی و مبلغ جو جامعہ سے فارغ ہوتا ہے وہ پہلے چھ مہینے افریقہ کے کسی ملک میں گزارے اور اس کے لئے مَیں نے آپ کو وہاں بھیجا اور اللہ کے فضل سے میرا خیال ہے کہ پہلا اور دوسرا بیچ (Batch) دونوں ہی اپنا اپنا یہ چھ، چھ ماہ کا عرصہ، یا چند ماہ کا عرصہ جہاں ویزے کی وجہ سے مسائل تھے، پورا کر کے آئے ہیں۔ وہاں اسی لئے بھیجا تھا تا کہ آپ کو پتہ لگے کہ اُن ملکوں کے حالات کیا ہیں اور اُن ملکوں کی سختیاں کیا ہیں اور ان میں سے آپ کو گزرنا پڑ سکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ دس سال، پندرہ سال کسی کو کینیڈا یا امریکہ میں مبلغ کے طور پر کام کرنا پڑے اور اس کے بعد آپ کو کہا جائے کہ افریقہ کے کسی ریموٹ (Remote) علاقہ میں چلے جاؤ اور وہاں بیٹھ کر احمدیت کی تبلیغ کرو، اسلام کا پیغام پہنچاؤ تو ذہن میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ ہم دس پندرہ سال ایسے ملک میں رہے جہاں ہر طرح کی سہولتیں تھیں اور اب ہمیں ایسی جگہ بھیجا جا رہا ہے، ہمارے سے انصاف نہیں کیا جا رہا، ہمیں تکلیف دی جا رہی ہے۔ قطعاً یہ خیال ایک مربی کے، ایک مبلغ کے ذہن میں نہیں آنا چاہئے۔ اگر آپ کو یہاں محلات میں بٹھایا ہوا ہے اور وہاں سے اگر آپ کو کہا جاتا ہے کہ جھونپڑی میں جا کے بیٹھو تو ایک واقف زندگی کا کام ہے کہ اس جھونپڑی میں جا کر بیٹھ جائے اور یہ نہ سوچے کہ مَیں پہلے کہاں تھا اور اب کہاں ہوں۔ یہ سوچے کہ مَیں نے اپنی زندگی وقف کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کی ہے۔ اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے وقف کی ہے اور اس کے لئے مجھے جس سختی سے بھی گزرنا پڑے مَیں گزروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی جو نظم یہاں پڑھی گئی ہے اس میں بھی ایک شعر میں آپؓ نے اسی طرف توجہ دلائی ہے۔ صرف نظمیں پڑھ لینا کہ ہم جہاں سے گزر جائیں گے، جہاں بھی جانا پڑے گا ہم چلے جائیں گے، اتنا کافی نہیں ہے بلکہ عملی طور پر آپ کو دکھانا پڑے گا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو صرف کہتے نہیں بلکہ کرتے بھی ہیں۔ یہ سوچ جامعہ سے فارغ ہونے والے ہر طالب علم کی ہونی چاہئے، ہر مربی کی ہونی چاہئے، ہر مبلغ کی ہونی چاہئے چاہے وہ نئے ہیں یا پرانے۔ ہر واقف زندگی کی ہونی چاہئے اور سختیاں جھیلنے کی عادت ہونی چاہئے۔ پس یہ سخت جانی کی عادت بھی آپ میں پیدا ہونی چاہئے اور اس کے لئے اپنی سوچوں کو اس طرح اپنے قابو میں رکھنا چاہئے کہ کبھی یہ خیال نہ آئے کہ ہم پہلے کیا تھے اور اب کیا ہیں۔ یا پہلے ہمیں سہولتیں تھیں اور اب نہیں ہیں۔ یا دفتر نے یا مرکز نے ہمیں کہیں اور بھیج کر ہمارے پر ظلم اور زیادتی کر دی ہے۔ نہ یہ ظلم ہے نہ زیادتی ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں کہ آپ نے تیار رہنا ہے اور کل کو آپ کے ساتھ کچھ بھی ہوسکتا ہے۔

پھر ایک اور پہلو بھی بڑا اہم ہے جس کی طرف آپ کو توجہ دینی چاہئے کہ خلافت سے وفا کا تعلق ہو۔ صرف ترانے گانے سے، نظمیں پڑھنے سے تعلق پیدا نہیں ہو جایا کرتا۔ ہاں بعض لوگوں پر بعض مختلف طریقوں سے اثر ہوتا ہے۔ جذبات کو ابھارنے کے لئے، توجہ دلانے کے لئے نظمیں اور ترانے بھی کام آتے ہیں۔ لیکن آپ لوگ اس کو انتہا نہ سمجھ لیں۔ آپ کا یہ تعلق ذاتی طور پر خطوط لکھنے سے، باقاعدہ رابطہ رکھنے سے، خلیفۂ وقت کے لئے دعا کرنے سے، خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھنے سے پیدا ہوگا۔ پس یہ تعلق بھی قائم رکھیں۔ اور پھر اس تعلق کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں بلکہ یہ تعلق پھر آگے بڑھنا چاہئے۔ جس جماعت میں آپ ہوں، جس میدان میں آپ ہوں، جس جگہ آپ ہوں، وہاں کے ماحول میں اس تعلق کو اتنا اجاگر کریں کہ خلافت کے ساتھ جماعت اس طرح ہو جائے جس طرح یک جان دو قالب۔ ذرّہ بھر بھی فرق نہ ہو۔ کہیں کسی قسم کی منافقت کی آواز نہ اُٹھے۔ جس جگہ آپ ہوں وہاں ہر احمدی خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت کرنے والا ہو۔ طاعت درمعروف کا جو حکم ہے اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف سے پہلے کی آیتوں میں قرآن کریم میں بھی لکھا ہے کہ صرف دعوے نہ کرو، قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے بلکہ عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تمہارا واقعی اطاعت کا، کامل اطاعت کا تعلق ہے کہ نہیں۔ پس یہ بھی مربیان کی، مبلغین کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ خود اپنے اندر بھی پیدا کریں اور اپنی جماعت میں بھی پیدا کریں۔

آپ لوگ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور وہ کام آپ نے سرانجام دینے ہیں جن کی ہدایت خلیفۂ وقت کی طرف سے آتی ہے۔ تربیت کے کام آپ نے کرنے ہیں، تبلیغ کے کام آپ نے کرنے ہیں، اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانے کے کام آپ نے کرنے ہیں۔ اس نمائندگی سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ ہم کیونکہ نمائندے ہیں اس لئے جس جگہ ہم جائیں، جس جماعت میں ہم جائیں وہاں ہمیں وہ عزت و احترام بھی ملے جو جماعت کے دل میں خلیفۂ وقت کے لئے ہے۔ آپ نمائندے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عاجز غلام کی طرح وہ نمائندگی کرنی ہے۔ یہ سوچ اپنے دل میں ہمیشہ رکھیں، اپنے دماغ میں ہمیشہ رکھیں اور اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزاریں اور جماعت کو اس کی تلقین کریں۔

پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ جماعت کی تربیت اسی طرح ہوگی کہ جب آپ جماعت کو خلافت کے ساتھ جوڑ دیں گے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ایسے انتظام فرما دیئے ہیں کہ ایم ٹی اے (MTA) کے ذریعہ سے ہم افریقہ کے جو ریموٹسٹ (Remotest) علاقے ہیں وہاں بھی پہنچے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے انجینئرز نے تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جا کر سولر انرجی (Solar Energy) کے ذریعہ سے مسجد میں یا مشن ہاؤس میں ایسے انتظام کر دیئے ہیں کہ وہاں کم از کم ایم ٹی اے (MTA) ہر جگہ موجود ہے۔ جہاں نہیں ہے وہاں موجود کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو اس طرح مرکز سے جو ایک رابطہ ہے وہ اللہ تعالیٰ نے قائم کر دیا ہے۔ اور ایک اَور سہولت اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پیدا فرما دی ہے۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھانا، اس کو مزید آگے بڑھانا یہ اب آپ کا کام ہے۔ اس کے لئے جماعت کو زیادہ سے زیادہ تیار کریں۔ ان کے دلوں میں ڈالیں کہ کم از کم خلیفۂ وقت کی جو تقاریر اور خطبات ہیں ان سے ان کا تعلق ہونا چاہئے۔ اور جہاں بھی وہ ہوتی ہیں ہر احمدی کو اپنے آپ کو اس کا مخاطب سمجھنا چاہئے۔ پس یہ سوچ بھی ہے جو آپ لوگوں نے جماعت کے افراد کے دلوں اور دماغوں میں پیدا کرنی ہے۔

پھر پہلے بھی مَیں یہ کہہ چکا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ سے اپنی عاجزی کو بھی بڑھائیں اور اپنے علم کو بھی بڑھائیں اور اس کے لئے آپ کا تعلق باللہ میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا بھی ضروری ہے۔ صرف دنیاوی چیزوں پہ نظر نہ ہو، دنیاوی خواہشات پر نظر نہ ہو بلکہ آپ کا یہ مقصد ہو کہ ہم نے اپنے آپ کو بیچ دیا ہے، مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہم مدد چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیشہ ہماری راہنمائی کرتا رہے اور وہ راہنمائی جس جس طرح آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا جائے گا آپ کو ملتی جائے گی۔ پس یہ چیز بھی ہمیشہ ہر واقفِ زندگی، مربی اور مبلغ کے ذہن میں ہونی چاہئے۔ اور اس سوچ کے ساتھ آپ لوگوں کو کام کرنا چاہئے۔

بعض جگہ ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ سیاسی طور پر یا دنیاوی طور پر بعض لوگوں سے آپ کا رابطہ واسطہ، Interaction ہوتا ہے۔ لیکن اس چیز کو آپ کی سوچوں کو بدل نہیں دینا چاہئے۔ آپ کی سوچوں کا محور بہرحال یہ رہنا چاہئے۔ کہ ہم واقفِ زندگی ہیں۔ دین اسلام کی تبلیغ اور جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کے لئے ہم نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور یہی ہمارا محور ہے۔ اگر دنیاوی تعلقات کی وجہ سے کوئی دنیاوی مقام ہمیں ملتا ہے تو وہ ایک ضمنی چیز ہے۔ وہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ ایک مبلغ میدانِ عمل میں ہوتا ہے تو اللہ کے فضل سے اس کو دنیاوی لحاظ سے بھی بڑی پذیرائی ملتی ہے۔ اس کو اپنے ماحول میں جو دنیاوی لوگ ہیں، غیر از جماعت ہیں ان کی طرف سے بھی بعض دفعہ بہت زیادہ appreciate کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے آپ کے دماغوں میں یا کسی بھی واقفِ زندگی کے دماغ میں کبھی یہ خیال آجائے کہ یہ میری ذاتی کوشش اور میری ذاتی لیاقت اور میری اپنی خصوصیات کی وجہ سے ہے۔ بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور یہ فضل اس وجہ سے ہے کہ آپ واقف زندگی ہیں۔ پس یہ سوچ بھی ہمیشہ رکھیں۔ اگر آپ لوگ دنیا کی باتوں میں پڑ گئے، دنیا والوں کے پیچھے چلنے لگ گئے تو پھر آپ ایک تو اپنے اس مقصد سے ہٹ جائیں گے جو آپ کا مقصد ہے۔ دوسرے اس عہد کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے جو ایک واقف زندگی کا عَہد ہے۔ اور جب عَہد پورا نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی نہیں بنیں گے۔ پھر آپ کے کاموں میں برکت بھی نہیں پڑے گی۔ پس اپنے کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے، اپنے عَہدوں کو پورا کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اپنے اصل مقصد کو سامنے رکھتے رہیں۔ دنیا آپ کا مقصد نہیں۔ دین اور اس کی اشاعت آپ کا مقصد ہے۔ خلافت سے مکمل وفا اور اطاعت کا تعلق آپ کا مقصد ہے۔ پس ان چیزوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

پرنسپل صاحب جب رپورٹ پیش کر رہے تھے تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے آپ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشش کی۔ بے شک اعلیٰ تعلیم بھی بہت ضروری حصہ ہے۔ ایک واقفِ زندگی کا علم حاصل کرنا ضروری ہے پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں، بتا چکا ہوں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کی اخلاقی قدریں جو ہیں وہ سب سے بڑھ کر ہیں اور ان قدروں کی باریکیوں کو جاننا، پہچاننا اور اس پر عمل کرنا آپ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ نہیں تو ہمیشہ افراد جماعت کی انگلی آپ پر اُٹھے گی کہ ہمیں یہ تلقین کرتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ عمل کہ ساتھ آپ کے الفاظ ہوں گے تو پھر ہی اس میں برکت پڑے گی۔ پس اعلیٰ اخلاقی قدروں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ کی ہلکی سی بھی لغزش اور غلطی جماعت میں ایک بے چینی پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو ہر وقت ہر قدم بہت زیادہ پھونک پھونک کر اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ایک واقف زندگی کا معیار بہت اونچا ہونا چاہئے اور جماعت expect کرتی ہے، امید رکھتی ہے، توقع رکھتی ہے کہ یہ معیار بلند ہو اور جتنے معیار آپ کے اچھے ہوں گے اتنے زیادہ آپ کے اثر بھی ہوں گے۔ پس یہ بات بھی ہمیشہ آپ کے ذہن میں ہونی چاہئے۔ نفس کو بعض دفعہ شیطان جو ہے وہ ڈراتا ہے، بھڑکاتا ہے کہ تم یہ بھی کر و وہ بھی کرو۔ لیکن توبہ اور استغفار سے، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے، مدد چاہتے ہوئے یہ کوشش ہمیشہ کرتے رہیں کہ کبھی شیطان کے خیالات ہلکے سے بھی آپ پر حاوی ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ مومنین کو یہی نصیحت بار بار کرتا ہے۔ اور ان مومنین کو جنہوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے، جو اس گروہ میں شامل ہیں جو تفقہ فی الدّین والا گروہ ہے، جو دین کا علم حاصل کر کے اس کو آگے پھیلانے والا ہے، اُن کو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَ یُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ (آل عمران: 29) اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے نفس سے ڈراتا ہے۔ اور نفس سے ڈرانا یہی ہے کہ اپنے نفس کی جو خواہشات ہیں ان کو کبھی سامنے نہ رکھو اور وہ خواہشات جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا جتنا جتنا آپ کا تعلق باللہ بڑھتا جائے گا پیچھے ہوتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر جب اس سوچ کے ساتھ آپ میدان عمل میں جائیں گے، کام کریں گے تو آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اللہ کرے کہ آپ لوگوں میں سے ہر ایک اور ہر واقف زندگی اپنے وقف کی روح کو سمجھنے والا ہو اور اس روح کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والا ہو اور خلیفۂ وقت کا حقیقی سلطان نصیر بننے والا ہو تا کہ ہم جلد اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہوتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب دعا کرلیں۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوکے (منعقدہ 7 تا 9 ستمبر 2012ء)

دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں اور حضور انور کی ان ایام میں غیر معمولی مصروفیات کی مختصر رپورٹ

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

قسط چہارم

10 ستمبر 2012ء

بینن اور سنٹرل ریپبلک آف افریقہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات:

امسال افریقہ کے ممالک بینن اور سنٹرل افریقہ سے جلسہ سالانہ یوکے میں چار افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا۔اس وفد نے صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

✿......وفد کے ایک ممبر ڈپٹی سیکرٹری جنرل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

جماعت احمدیہ کے اس عظیم جلسہ سالانہ کے اختتام پر میں بہت خوش ہوں اور سنہری یادیں لے کر واپس جارہا ہوں۔ اس عظیم الشان جلسہ کے انتظامات ہر طرح سے بہترین تھے۔تقاریر بڑی علمی تھیں اور تمام اشیاء جو جلسہ میں استعمال کی گئیں وہ بڑی معیاری تھیں۔ان سب باتوں کی وجہ سے یہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مہمان نوازی کی اعلیٰ مثال قائم کی گئی۔حفاظت اور سیکیورٹی کا انتہائی اعلیٰ انتظام تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پانے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ آپ ایک بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں اور ایک مثالی رہنما ہیں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ احمدیت دنیا میں وفاداری، محبت اور امن کے قیام میں بہت بڑی ترقیات حاصل کرے گی۔ جماعت احمدیہ کے ماٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' نے دنیا سے نفرتوں کے خیالات کو ختم کردیا ہے۔مَیں جماعت احمدیہ کی سماجی اور خدمتِ خلق اور رفاہِ عامہ کے کاموں کی حمایت کرتا ہوں اور پوری دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کی حمایت کرتا ہوں۔

موصوف نے بتایا: مَیں یہاں آنے سے پہلے اسلام اور قرآن کے متعلق مختلف خیالات رکھتا تھا لیکن اس جلسہ میں شامل ہوکر مَیں اب اس یقین پر قائم ہوں کہ اسلام اور قرآن میں نفرت کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اسلام اور قرآن کریم دوسرے مذاہب کے احترام کا درس دیتا ہے۔مَیں اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہوکر بڑا خوش ہوں۔ اس جلسہ نے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات نے مجھے روحانی طور پر زندہ کردیا ہے اور میں اپنے اندر امن اور سکون محسوس کرتا ہوں۔

✿......وفد کی ایک دوسری ممبر میڈیم لیلیان بھالے Me Lilian S. Balle جو بینن میں ملک سنٹرل افریقن ریپبلک کی کونسلر (سفیر) ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

مَیں نے اس جلسہ کو بڑی توجہ اور قلبی جذبات سے سنا ہے۔جو ایمان اور تقویٰ میں نے یہاں دیکھا ہے اس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ اللہ کرے یہ خوشیاں احمدیوں میں بڑھتی رہیں۔ دوسروں کو بھی اس طرح متاثر کرتی رہیں۔ خدا کرے احمدیوں کا یہ نمونہ تمام مخلوقِ خدا تک پہنچے اور ان میں بھی یہی ایمان اور تقویٰ جاری ہوجائے۔ جماعتِ احمدیہ بنی نوع انسان کی جو خدمات کررہی ہے ہم اُسے تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ہمیشہ اس جماعت کے ساتھ رہے۔

✿......بینن کے ہمسایہ ملک سنٹرل افریقہ سے وزیر برائے بین الاقوامی تعلقات Hon. Mme Dorothee Aimee Malenzapa بھی اس جلسہ میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔اس ملک سے جماعت کے کسی بھی جلسہ میں یہ پہلی نمائندگی تھی۔

موصوفہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

مَیں جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوں۔ بہت زیادہ ڈسپلن تھا اور سب انتظامات بہت عمدہ تھے۔ سب پروگرام اپنے وقت پر شروع ہوئے۔ یہ جلسہ آپس میں اخوت و محبت کی ایک اعلیٰ مثال تھا۔

موصوفہ نے کہا: جماعت احمدیہ افریقہ میں انسانیت کی جو خدمت کررہی ہے ہم سب اس سے بہت متاثر ہیں۔ آپ انسانیت کی خدمت کے ساتھ ساتھ روحانی تعلیم بھی دیتے ہیں۔جلسہ پر آتے ہوئے میں صدر مملکت کو بتا کر آئی ہوں۔صدر مملکت نے بھی حضور کیلئے خیر سگالی کا پیغام بھجوایا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اب جماعت احمدیہ رجسٹرڈ ہوگئی ہے۔

موصوفہ نے بتایا: جب ہم لندن پہنچے تو ہمارا بہت اچھا استقبال کیا گیا اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ سب لوگ بہت محبت اور پیار سے ملے۔ ہر طرف اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ تھا۔ میں آپ کی آرگنائزیشن سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ چھوٹے بچے بھی بڑے آرگنائز طریق سے کام کررہے ہیں۔ دنیا میں ایسا کہیں نہیں ہے۔آپ کے چھوٹے بچے اس طرح منظّم ہیں کہ وہ خود بڑے سلیقے سے سب کام سرانجام دے رہے ہیں۔آپ نے یہ کس طرح کیا ہے؟ اس کا کیا راز ہے؟

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمنی میں ایک جرمن کونسلر سے بات ہو رہی تھی مَیں نے اُسے بتایا کہ تم دنیا کے کسی ملک میں چلے جاؤ، ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ اور جزائر ممالک میں جہاں بھی جاؤ احمدیوں کا ایک ہی ڈسپلن ہے۔اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔اسلامی تعلیم کو اپناتے ہیں اور اس پر عمل کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی ہمارا راز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے ایک غانین احمدی ڈپٹی انرجی منسٹر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اور یہ بحث ہورہی تھی کہ امن کس طرح قائم کیا جائے۔اس بات کا بھی ذکر ہوا کہ جیل خانہ جات میں مسلمانوں سے بھی مجرم ہیں۔اس پر ہمارے منسٹر نے کمیٹی کے ممبران سے کہا کہ مَیں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ جیلوں میں جو مسلمان مجرم قید ہیں ان میں آپ کو کوئی ایک بھی احمدی مسلمان نہیں ملے گا۔چنانچہ اس کا جائزہ لیا گیا اور اگلے دن جائزہ لینے والے ممبر نے بتایا کہ کسی بھی جیل میں ایک بھی احمدی نہیں ہے۔پس اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم تربیت کرتے ہیں۔ دینی تعلیم پر توجہ دیتے ہیں۔ڈسپلن سکھاتے ہیں اور اسلامی تعلیم دیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے بچے اور بڑے مختلف تنظیموں میں بندھے ہوئے ہیں۔سات تا پندرہ سال کے لڑکے اور سات تا پندرہ سال کی لڑکیاں علیحدہ علیحدہ تنظیم کا حصہ ہیں۔ ان کی اپنی آرگنائزیشن ہے۔ یہ دونوں اپنے پروگراموں کا انعقاد کرتی ہیں۔ ان کے اپنے انتظامات ہوتے ہیں۔ اجلاسات اور اجتماعات ہوتے ہیں۔ کلاسز ہوتی ہیں۔ جہاں یہ دینی تعلیم اور اخلاقی تعلیم سیکھتی ہیں اور پروگرام کرتی ہیں۔اسی طرح لجنہ اور خدام کا اپنا اپنا نظام ہے۔ سب سیکھتے رہتے ہیں اور اپنے اپنے پروگرام کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: سات تا پندرہ سال کی بچیاں اور بچے جب ٹریننگ لیتے ہیں تو ان کو دین بھی آجاتا ہے، اخلاق بھی آجاتے ہیں، اور لیڈر شپ بھی آجاتی ہے کیونکہ وہ اپنے اپنے گروپس کے لیڈر ہوتے ہیں بجائے اس کے کہ بڑے ہوکر یونیورسٹی میں جاکر سیکھیں اور انہیں پتہ لگے۔ پس ہم چھوٹی عمر میں ہی دین سکھاتے ہیں۔ اور یہ دین ہی ہے جو ڈسپلن سکھاتا ہے۔یہی راز ہے ہمارا۔

موصوفہ وزیر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور کہا کہ آپ کا یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے Red Book رکھی ہوئی ہے۔ جلسہ کے انتظام میں جو نقائص اور کمیاں رہ جائیں وہ ہم اس میں درج کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنی خوبیاں تلاش کی جائیں، اپنی کمیاں دیکھتے ہیں تا کہ ان کی اصلاح کریں۔ ترقی کرنے والی قوموں کا یہی راز ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو حالات تبدیل ہورہے ہیں اور زمانہ آرہا ہے اس سے یہ نظر آرہا ہے کہ افریقہ کے اوپر آنے کا وقت ہے۔افریقہ کو اب اپنی کمیاں دور کرکے، اپنے نقائص دور کرکے تیاری کرنی چاہئے۔کوئی پتہ نہیں حالات ایسے ہوجائیں کہ ان کو دنیا کی لیڈر شپ کا موقع مل جائے۔

وفد کے ممبران نے کہا ہم اس بارہ میں کوشش کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور افریقہ کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لاکھڑا کرنے کی توفیق دے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنے اپنے ملکوں کی خدمت کی توفیق دے۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **مَیں دو دفعہ بینن جا چکا ہوں۔حکومت کے رویہ اور لوگوں کے تعاون نے مجھے کافی متاثر کیا تھا۔ان کیلئے دعا کرتا ہوں۔ اب کبھی موقع ملا تو انشاء اللہ سنٹرل افریقہ بھی آؤں گا اور مزید تعارف بڑھے گا۔**

بینن اور سنٹرل افریقہ کے وفد سے یہ ملاقات گیارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

✿✿✿✿✿✿

تنزانیہ سے آئے ہوئے مہمان منسٹر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

اس کے بعد تنزانیہ سے آنے والے مہمان منسٹر نے ملاقات کا شرف پایا۔منسٹر نے بتایا کہ 2001ء میں برمنگھم یوکے سے انہوں نے ماسٹرز کیا تھا۔ پروفیشنل اعتبار سے ان کا تعلق آڈیٹنگ اور اکاؤنٹنگ کے شعبہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ میں آپ نے جو ایڈریس کیا ہے اس کا ایک حصہ مَیں نے ایم ٹی اے پر سنا تھا۔آپ نے ملک تنزانیہ کا نام رکھنے والے احمدی دوست اقبال ڈار صاحب کا ذکر کیا تھا۔ جب انہوں نے تنزانیہ نام رکھا تھا اس وقت وہ 19 سال کے تھے اور اب وہ 68 سال کے ہیں۔

وزیر موصوف نے بتایا: مَیں گزشتہ سال جماعت تنزانیہ کے جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ اب یہاں یوکے کے اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ یہ جلسہ تو بہت بڑا ہے۔ بڑا پُرامن ہے۔انتظام بہت اچھا ہے۔ بڑا منظّم ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **تیس ہزار لوگ تھے۔سبھی ایک ہی وقت میں کھانا کھاتے تھے۔**

موصوف نے بتایا کہ ہمارا ہر لحاظ سے بہت خیال رکھا گیا اور ہر سہولت ہمیں دی گئی۔ ہم حضور انور کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ہمارے لئے دعا کریں۔ وزیر موصوف نے تنزانیہ میں کام کرنے والے مبلغین اور ان کی فیملیز کیلئے بھی دعا کی درخواست کی۔

وزیر موصوف نے بتایا: جماعت تنزانیہ میں غیر معمولی خدمت کی توفیق پارہی ہے۔ آپ وہاں ایسے علاقوں میں پانی کے پمپ لگارہے ہیں جہاں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ بہت سے لوگ اس سے فیضیاب ہورہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مئی 2005ء میں تنزانیہ کا دورہ فرمایا تھا اور حضور انور اپنے دورہ کے دوران تنزانیہ کے جنوب مشرق میں واقع شہر مٹوارہ بھی تشریف لے گئے تھے۔ مٹوارہ کا ذکر آنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **مَیں نے مٹوارہ کا سفر بذریعہ جہاز کیا تھا۔ کیونکہ راستہ بہت خراب تھا اور سفر بھی بہت لمبا تھا۔**

8؍مئی 2012ء کو جب حضور انور کینیا سے تنزانیہ تشریف لائے تھے۔تنزانیہ کی قومی اسمبلی کے سپیکر Hon. Pirs Msecua ایئرپورٹ پر حضور انور سے ملے تھے۔ موصوف کہیں سفر پر جارہے تھے۔سپیکر نے حضور انور سے درخواست کی تھی کہ جب حضور Dodoma جائیں تو ضرور ان کے گھر تشریف لائیں۔ اور وہاں قیام کریں۔ حضور انور نے اُن سے اُن کے گھر آنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 15؍مئی 2005ء کو ڈوڈومہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو سپیکر کے گھر بھی گئے۔سفیر موصوف سے ملاقات کے دوران ڈوڈومہ کا بھی ذکر ہوا۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: **مَیں ڈوڈومہ کے سفر میں آپ کی قومی اسمبلی کے سپیکر کے گھر بھی گیا تھا۔اور وہاں پر دوپہر کا**

کھانا کھایا تھا۔

منسٹر نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ بہت بڑے لیڈر ہیں اور ساری دنیا میں امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب وقت آرہا ہے کہ افریقہ دنیا کو lead کرے گا۔ جو حالات نظر آرہے ہیں امریکہ اور یورپ اور ایشیاء کے دوسرے بڑے ممالک جنگ کی لپیٹ میں آئیں گے تو افریقہ کیلئے موقع ہوگا کہ دنیا کو لیڈ (Lead) کرے۔

یہ ملاقات 11:30 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وزیر موصوف نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

نائیجر سے آنے والے مہمان کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

بعدازاں ملک نائیجر سے آنے والے مہمان Hon. Doussou Abba سیکرٹری جنرل گورنر آف نیامی نے حضورانور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

نیامی نائیجر کا دارالحکومت ہے جو آگے پانچ بلدیات پر مشتمل ہے۔ تمام بلدیات کے میئرز گورنر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ گورنر کے بعد سیکرٹری جنرل تمام امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

موصوف اس سے قبل وزارت ٹرانسپورٹ میں ڈائریکٹر پلاننگ رہ چکے ہیں۔ مئی 2011ء سے سیکرٹری جنرل آف نیامی کے عہدہ پر نامزد ہوئے ہیں۔ جماعت کے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔

گزشتہ سال دسمبر 2011ء میں جماعت نائیجر کے جلسہ سالانہ کے موقع پر گورنر نیامی Madam Kane Aichatou اور سیکرٹری جنرل Doussou Abba صاحب 45 افراد پر مشتمل اپنے سارے سٹاف کے ساتھ شامل ہوئیں اور نمازِ جمعہ بھی جلسہ میں ہی ادا کی۔

موصوف سیکرٹری جنرل صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئے۔ موصوف مسلمان ہیں اور تجانیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر باقاعدہ نماز تہجد میں اور دیگر نمازوں میں ہمارے ساتھ شامل ہوتے رہے۔

موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: جلسہ بڑے پُرامن ماحول میں ہوا۔ بہت اعلیٰ درجہ کا انتظام ہے۔ انہوں نے بہت سی تقریبات میں شرکت کی ہے۔ حج بھی کیا ہے۔ حج کے موقع پر بھی اتنے اعلیٰ درجہ کا انتظام نہیں ہوتا جتنا اچھا انتظام انہوں نے یہاں دیکھا ہے ہر چیز اور ہر کام اپنے وقت پر بڑے منظّم طریق پر ہو رہا تھا۔

موصوف نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا نیز صدر مملکت Issoufou Mamadou، وزیرِ اعظم Birigi Fafini، صدر نیشنل اسمبلی Hama Amadou اور گورنر آف نیامی Mme Kane Aichatou کی طرف سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ نیز برطانیہ کے 48ویں جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

موصوف نے بتایا: حکومت نائیجر جماعت احمدیہ کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور جماعت کی خدمات کو سراہتی ہے۔ جماعت کا ماٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' ہی آج دنیا کی ضرورت ہے۔ احمدیہ کمیونٹی نائیجر میں بہت امن پسند ہے اور غریبوں کی خدمت کر رہی ہے۔ اس کمیونٹی نے وہاں پرائمری سکول کھولا ہے۔ پانی کے پمپ لگائے جا رہے ہیں۔ اس سال 50 پمپ لگائے ہیں۔ نائیجر میں جب قحط پڑا تو جماعت نے ضرورتمندوں میں وسیع پیمانہ پر اناج تقسیم کیا۔ اور اب ماڈل ویلج بنانے کا بھی پروگرام ہے۔ نائیجر کی حکومت جماعت کے کاموں سے بہت خوش ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم انسانیت کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ بغیر مذہب وملت کی تفریق کے انسانیت کی خدمت کی جائے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نائیجر کو بھی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کرے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جو دنیا کے حالات عالمی جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ افریقہ کو موقع دینے والا ہے کہ وہ دنیا کو لیڈ (Lead) کریں۔ یورپ اور امریکہ والے تو اپنی تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ افریقہ کو اب توجہ کرنی چاہئے اور اپنی خامیاں دور کرکے اپنے آپ کو درست کرنا چاہئے۔

ملاقات کے بعد موصوف نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور کی شخصیت بہت ہی پُرکشش ہے۔ حضور نے جس پیار ومحبت سے ان سے باتیں کی ہیں وہ کبھی نہیں بھلا پائیں گے۔ یہ ان کی زندگی کا سرمایہ ہے۔

آخر پر موصوف نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات گیارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

نائیجریا سے آنے والے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

✿......نائیجریا سے آنے والے وفد میں یوربالینڈ کے ایک بڑے چیف H.R.H Muraina Adedini **(مُرینہ اَڈے ڈِینی) بھی شامل تھے۔** ان کا ٹائٹل ILE. Isoya of IFE Kindgdom ہے۔ موصوف Royal African اور Royal Property Vision for Africa نامی دو NGOs کے چیف ایگزیکیٹو بھی ہیں۔ جماعت کے پُرانے دوستوں میں سے ہیں۔

جلسہ کے بارے میں تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس قسم کا پروگرام مَیں نے زندگی میں نہیں دیکھا۔ نہ آج تک ایسا امام دیکھا ہے اور نہ ایسے ماننے والے دیکھے ہیں۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ ہر ایک شخص میں قربانی اور فرمانبرداری کی روح ہے۔ ہر آدمی صبح سے شام تک کام کر رہا ہے۔ باوجود تھکاوٹ کے ہشاش بشاش ہے۔ جہاں تک انسانی استعدادوں کا تعلق ہے اس سے بڑھ کر انتظامات نہیں ہو سکتے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جیسی روحانی اور پُرنور شخصیت میں نے نہیں دیکھی۔ آپ اس وقت کے پوری دنیا کیلئے مسیحا ہیں جن کو خدا نے دنیا کی اصلاح کیلئے چُنا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اب اسلام آپ کے ذریعہ سے ہی دنیا میں پھیلنا ہے۔

موصوف نے کہا: حضور کا جو پیار ومحبت کا پیغام ہے اسی کو اب ہم نے دنیا میں اور خاص طور پر نائیجریا میں پھیلانا ہے۔ اسی پیغام کی بدولت دنیا میں امن قائم ہوگا۔

✿......**نائیجریا سے آنے والے اس وفد میں ایک سینئر ایڈووکیٹ چیف اڈے تُنجی فیڈائرو (Chief Adetunji Fydairo) صاحب بھی شامل تھے۔ یہ اِلارو (Illaro) کے رہنے والے ہیں اور Yewaland کے پیراماؤنٹ چیف کی کونسل کے ممبر بھی ہیں۔** اور Yewland کے شاہی خاندان کے ممبر بھی ہیں۔ یہ مذہباً عیسائی ہیں۔ موصوف نے 1950ء میں قانون کی ڈگری لندن سے حاصل کی تھی اور اب تک بطور سینئر وکیل کام کر رہے ہیں۔ جلسہ کے تینوں دن شرکت کی اور دوسرے روز حاضرینِ جلسہ سے ایڈریس بھی کیا جس میں انہوں نے کہا کہ جماعت اپنے امن کے پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کی عملی اور حقیقی تصویر ہے۔

جلسہ سالانہ کے حوالہ سے انہوں نے کہا: یہ میری زندگی کا بہترین تجربہ ہے۔ میں کبھی ایسے پروگرام میں شامل نہیں ہوا۔ جماعت کے کارکنان میں خدمت کا جذبہ بھرا ہوا ہے۔ وہ مہمانوں کی کثرت اور تھکاوٹ کے باجود بشاشت اور خوش دلی سے کام کرتے رہے۔ جماعت کے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز اور پڑھے لکھے لوگ بھی معمولی خدمت کو اپنی خوش قسمتی سمجھ رہے تھے۔ یہی عاجزی ترقی کرنے والی قوموں کی نشانی ہوتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دیتا چلا جائے۔

موصوف نے کہا: اختتامی اجلاس میں عالمی بیعت کا نظارہ بہت خوبصورت تھا۔ جس میں دنیا کا ہر احمدی اپنے امام سے عہدِ وفاداری کر رہا تھا۔ اختتامی خطاب سے پہلے جو عربی قصیدہ اور نظم پڑھی گئی اور پھر بعد میں جو نغمے گائے گئے تھے (اگرچہ مجھے زبان سمجھ نہیں آتی) بہت ہی مسحور کن تھے۔ ہر احمدی کے چہرہ سے اپنے امام کیلئے فدائیت، پیار اور محبت نظر آرہی تھی۔ حضورانور کی شخصیت مسحور کن ہے۔ آپ آج کے دور میں دنیا کیلئے ہادی ہیں۔ ہر معاملہ میں اپنی جماعت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ دنیا کو ایسے رہنما کی ضرورت ہے جو دنیا میں امن کا پیغام پہنچائے۔ حضورانور نے ہمیں نائیجریا کے متعلق بہت اچھی ہدایات دیں اور اصلاحات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ترقیات سے نوازتا چلا جائے

✿......**وفد کے ایک ممبر ڈاکٹر Adelajo (اَڈے لاجو) صاحب تھے۔** یہ بھی جماعت کے اچھے دوست ہیں۔ مذہباً عیسائی ہیں۔

موصوف نے بتایا: جب مَیں جلسہ کیلئے لندن پہنچا تو پہلے دن سے ائرپورٹ سے لے کر بیت الفتوح اور پھر جامعہ کی نئی عمارت میں رہائش تک ہر شخص میں پیار ومحبت ہی نظر آیا۔ میں تو پہلے روز سے ہی بہت متاثر ہوں۔ یہاں کے لوگوں میں رنگ ونسل کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ یہ سب کچھ جلسہ میں نظر آیا۔

موصوف نے کہا: مَیں بہت خوش قسمت ہوں کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کا موقع ملا۔ اتنے بڑے عظیم لیڈر ہو کر ان میں بہت سادگی ہے۔ ان کے اندر انسانیت کا بہت پیار ہے۔ ان میں ہر احمدی اور غیر احمدی کیلئے پیار کا سمندر ہے۔ اگر دنیا حضور کے پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کو اختیار کرے تو دنیا میں ہر طرف امن اور پیار قائم ہو جائے۔ ایسے رہنما کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔

✿......**نائیجریا کے وفد میں ایک مہمان الحاجی ابراہیم موسیٰ صاحب تھے جو نائیجر سٹیٹ نائیجریا کے رہنے والے ہیں۔ آپ کا وہاں کی Royal Family سے تعلق ہے۔ وہاں کے لوکل چیف بھی ہیں۔ ان کا ٹائٹل Dan Madami of Borgu Kindom ہے۔**

موصوف نے بتایا: مَیں جلسہ میں دوسری بار شرکت کر رہا ہوں۔ اس مرتبہ پہلے سے بڑھ کر پیار ملا ہے۔ ہر کارکن خدمت کے جذبہ سے سرشار ہے۔ جماعت کی طرف سے کی جانے والی مہمان نوازی قابلِ تحسین ہے۔ میں ذاتی طور پر اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صحیح رنگ میں پیروی کرتی ہے اور عملی طور پر اسلام اسی جماعت میں نظر آتا ہے۔

موصوف نے بتایا: حضورانور کی ملاقات نے ہمیں مکمل طور پر مطمئن کر دیا ہے۔ حضور نہ صرف روحانی پیشوا ہیں بلکہ دنیا کے حالات سے پوری طرح واقف ہیں اور ہر فیلڈ کے متعلق علم رکھتے ہیں۔ ہمیں آپ کی نصائح بہت پسند آئیں۔ حضورانور نے ہر معاملہ پر گفتگو فرمائی۔ اللہ تعالیٰ حضورانور کو صحت اور لمبی زندگی سے نوازے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف جماعت کے ممبر ہی اپنے خلیفہ وقت سے پیار نہیں کرتے بلکہ ان کے امام اپنے پیروکاروں سے ان سے بھی زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ ایسا امام اور پیروکار دنیا میں کہیں نظر نہیں آتے۔

(باقی آئندہ)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/نومبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 79ویں سال کا اعلان فرمادیا ہے۔

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نئے سال کے وعدہ جات اپنی مقامی جماعت میں لکھوا کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسنَ الجزا۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

تقریب تقسیم اسناد شاہدین 2012ء جامعہ احمدیہ یو کے

(رپورٹ مرتبہ:۔سیکرٹری تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یو کے)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ یو کے (UK) کے آخری سال سے فارغ التحصیل ہونے والے پہلے شاہدین میں اسناد تقسیم فرمانے کیلئے 9 جون 2012ء بروز ہفتہ کی منظوری عطا فرمائی۔اور جامعہ احمدیہ یو کے کیلئے خریدی گئی نئی عمارت واقع Haslemere میں اس تقریب کے انعقاد کا ارشاد فرمایا۔چنانچہ اس تاریخی اور یادگار تقریب کے انعقاد کی تیاری کا آغاز جامعہ احمدیہ کے طلباء نے مختلف اساتذہ کی نگرانی میں تقریب سے دو ماہ قبل ہفتہ وار وقار عمل کے ذریعہ کیا جس کے تحت اس ساری عمارت کے اندرون اور بیرون کی صفائی اور تزئین و آرائش کے کام کئے گئے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ یو کے نے اس عمارت میں مختلف تعمیر اور مرمت کے کام بھی کروائے۔

9 جون 2012ء بروز ہفتہ جامعہ احمدیہ کی یہ نئی عمارت اس تاریخی اور یادگار تقریب کیلئے تیار تھی۔دو روز قبل سے ہی تیاریاں اپنے حتمی مراحل میں داخل ہو چکی تھیں۔تقریب کے دن دس بجے صبح مہمانوں کی آمد کا آغاز ہوا۔مہمانوں کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی اور پھر مہمان تقریب کیلئے مخصوص حال میں تشریف لے گئے۔اس تقریب میں شرکت کیلئے جرمنی، ناروے، ہالینڈ اور سویڈن کے امراء ممالک کے علاوہ شاہدین 2012ء کے والدین، برطانیہ کے مبلغین سلسلہ، امیر صاحب یو کے اور ان کی عاملہ، ریجنل امراء، واقفین زندگی اور دیگر جماعتی عہدیداران وکارکنان نے شرکت کی۔اس بابرکت تقریب میں حضرت بیگم صاحبہ حضرت امیر المومنین وبعض دیگر خواتین نے بھی شرکت کی۔

Haslemere (ہیزلمیر) برطانیہ کی کاؤنٹی سرے میں واقع ایک قصبہ ہے۔اس کا فاصلہ لندن سے جنوب کی طرف 44 میل، جبکہ Portsmouth کے ساحلی شہر سے شمال کی طرف تقریباً 32 میل ہے۔ہیزلمیر کا یہ قصبہ چاروں اطراف سے پہاڑیوں میں گھرا ہوا ہے۔اس قصبہ میں رسائی بہت آسان ہے۔A3 نامی Dual Carriageway کے ذریعہ لندن سے تقریباً پون گھنٹہ میں، جبکہ لندن سے بذریعہ ٹرین بھی قریباً اتنے ہی وقت میں Haslemere (ہیزلمیر) پہنچا جا سکتا ہے۔

اسلام آباد واقع Tilford اور حدیقۃ المہدی واقع Alton جو دونوں جگہیں جلسہ ہائے سالانہ کی بدولت دنیا میں شہرت پا چکی ہیں، Haslemere (ہیزلمیر) کے قریب ہی ہیں۔ چنانچہ اسلام آباد یہاں سے قریباً آٹھ میل اور حدیقۃ المہدی قریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔

Haslemere (ہیزلمیر) کی تاریخ کا 1221ء سے علم ہوتا ہے۔اس جگہ کی وجہ تسمیہ ماضی میں یہاں موجود جھیل (Mere) کے کنارے اُگے ہیزل (Hazel) کے درخت ہیں۔2001ء کی مردم شماری کے مطابق اس قصبہ کی آبادی 15612 افراد پر مشتمل ہے، جن میں 47 فیصد مرد اور 53 فیصد عورتیں ہیں۔ اس میں 93 فیصد برطانوی اور آئرش لوگ اور 7 فیصد دیگر قومیت کے لوگ آباد ہیں۔ مذہباً اس قصبہ میں 75 فیصد عیسائی، 16 فیصد لامذہب، 0.5 فیصد مسلمان اور باقی دیگر مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔

اس جگہ چند گرجا گھر موجود تھے لیکن خدائے واحد کی توحید کی صدا بلند کرنے والی کوئی مسجد نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ برطانیہ کے یہاں منتقل ہونے کے بعد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق، مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اب یہاں پہلی مسجد کا آغاز ہو گیا ہے۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

تقریب تقسیم اسناد

تقریب کے روز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً پونے ایک بجے اپنے مبارک قدموں سے اس جگہ ورود فرمایا۔اس موقعہ پر حضور انور کے استقبال اور آپ سے مصافحہ کا شرف جن خوش نصیبوں کو حاصل ہوا اس میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یو کے)، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر)، مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یو کے)، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب (ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ یو کے)، مکرم ظہیر احمد خان صاحب (صدر تعلیمی کمیٹی)، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (صدر نظم وضبط کمیٹی)، مکرم عطاء المومن زاہد صاحب (استاد جامعہ)، مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر ونگران جائیداد یو کے) اور مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب (نائب امیر وسیکرٹری تربیت یو کے) شامل تھے۔

بعد ازاں حضور انور کے تقریب کے ہال میں تشریف لانے پر آپ کے ارشاد پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم احمد کمال شمس طالب علم درجہ ثالثہ نے کی، تلاوت کی جانے والی سورۃ البقرہ کی آیات مبارکہ 128 تا 130 کا ترجمہ عزیزم عمران احمد خالد طالب علم درجہ رابعہ نے پیش کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام " کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح۔خود مسیحائی کا دَم بھرتی ہے یہ بادِ بہار" سے چند شعر عزیزم طاہر احمد خالد طالب علم درجہ ثالثہ نے پیش کئے۔

رپورٹ صدر تعلیمی کمیٹی

اس کے بعد مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے درج ذیل رپورٹ پیش کی۔

’’سیدی! ہم غلامان خلافت کے لئے یہ لمحات یقیناً نہایت سعادت اور برکت کے موجب ہیں کہ آج سے قریباً سات سال قبل یکم اکتوبر 2005ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن کے علاقہ Colliers Wood میں یورپ کے پہلے جامعہ کا افتتاح فرما کر اپنے دست مبارک سے جس دینی ادارہ کی بنیاد ڈالی تھی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کی پہلی فارغ التحصیل ہونے والی کلاس کے طلباء کو آج یہاں Haslemere کے علاقہ میں جامعہ احمدیہ یو کے کی نئی عمارت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے اسناد عطا فرمانے جا رہے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

سیدی! 2005ء میں اس ادارہ کے آغاز میں پہلی کلاس میں یو کے، جرمنی، ناروے، بیلجیئم، ہالینڈ اور سویڈن کے بچوں نے اپنی دینی تعلیم کے حصول کا سفر شروع کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جامعہ احمدیہ کینیڈا سے بھی تین طلباء دوران تعلیم یہاں منتقل ہوئے۔

گزشتہ سات سالوں میں ان طلباء کو قرآن کریم ناظرہ، تراجم القرآن، تفسیر القرآن، علم الحدیث، علم الکلام، تاریخ وسیرت، موازنۂ مذاہب، فقہ، تصوف، عربی، اردو، فارسی اور انگریزی کے مضامین پڑھائے گئے۔ نیز اس دوران علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے پروگراموں کے ذریعہ ان طلباء کی مختلف استعدادیں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی۔

آخری سال میں تدریسی نصاب کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک، اکاؤنٹس اور کمپیوٹنگ کی تعلیم دی گئی۔ نیز شام کے اوقات میں گھڑ سواری، کوکنگ اور موٹر مکینک وغیرہ کے لئے کلاسوں کا انعقاد کیا گیا۔

سیدی! درجہ خامسہ یعنی چھٹے سال کے آغاز میں ان طلباء کو شاہد کی ڈگری کیلئے حضور انور کے منظور فرمودہ علم الکلام، موازنۂ مذاہب، تاریخ وسیرت نیز مختلف کتب کے تراجم پر مبنی عناوین مقالہ جات لکھنے کیلئے دیئے گئے۔درجہ خامسہ اور درجہ شاہد کی موسم گرما کی تعطیلات نیز درجہ شاہد کا پہلا سمیسٹر ان مقالہ جات کی تکمیل کیلئے مختص کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام طلباء نے مقررہ تاریخ 31 دسمبر 2011ء تک مفوضہ مقالہ جات مکمل کر کے جمع کروائے جنہیں حضور انور کے منظور فرمودہ ممتحن حضرات کو چیکنگ کیلئے بھجوایا گیا۔

ماہ جنوری 2012ء شاہد کے امتحانات کی تیاری کیلئے رکھا گیا تھا، جس کے اختتام پر یکم فروری 2012ء کو جامعہ احمدیہ کی پہلی شاہد کلاس کے امتحانات کا آغاز ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ ممتحن حضرات سے ان امتحانات کیلئے پرچہ جات تیار کروائے گئے جن میں تراجم القرآن کا پرچہ جامعہ احمدیہ جرمنی اور فقہ کا پرچہ جامعہ احمدیہ کینیڈا سے تیار کروایا گیا اور انہیں ممتحن حضرات نے ان پرچوں کی مارکنگ بھی کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد تمام طلباء نے ان امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔الحمدللہ علیٰ ذالک

سیدی! مارچ اور اپریل کے مہینوں میں مقالہ جات کے انٹرویو کئے گئے جس کیلئے یو کے کے علاوہ جرمنی، ہالینڈ، فرانس، ناروے، سویڈن اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے ممتحن حضرات میں سے بعض نے خود تشریف لا کر اور بعض نے سکائیپ کے مواصلاتی نظام کے ذریعہ ان طلباء سے انٹرویو کیا۔

5 مئی 2012ء کو حضور انور کے مقرر فرمودہ چھ رکنی پینل نے ان طلباء کی علمی، ذہنی، تربیتی اور اخلاقی قابلیتوں کو پرکھنے کیلئے ایک تفصیلی انٹرویو کیا۔انٹرویو پینل کے تمام ممبران کو ہر طالبعلم کا تعلیمی اور دیگر سرگرمیوں کی بابت سات سالہ جائزہ مہیا کیا گیا تھا۔

حضور انور کی دعاؤں کے طفیل حاصل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان سے تمام طلباء نے شاہد کے امتحانات، مقالہ جات اور انٹرویو میں کامیابی حاصل کرنے کی توفیق پائی۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

سیدی! اب آخر پر خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں ان طلباء اور جامعہ احمدیہ یو کے کو عطا ہونے والی سب سے بڑی سعادت، خوش قسمتی اور اعزاز کا ذکر کرتے ہوئے اپنی رپورٹ کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ یہ سعادت مذکورہ تمام امور اور ہماری ادنیٰ کوششوں سے بہت بڑھ کر ان طلباء کی علمی، ذہنی، اخلاقی اور تربیتی قابلیتوں اور صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا باعث بنی اور وہ سعادت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب بندے سے ان طلباء کا ذاتی تعلق، علمی نشستوں اور ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ حضور انور کی ان طلباء کی براہ راست نگرانی اور حضور انور سے براہ راست ملنے والی راہنمائی اور شفقت ہے۔

بادیگر الفاظ یہ کہنا بے جا نہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طلباء حضور انور کے دست مبارک سے لگائے جانے والے اس درخت کی سرسبز شاخیں ہیں جس کی آبیاری حضور انور کی شفقتوں اور عنایات سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام طلباء کو ان شفقتوں اور عنایات کا حق ادا کرنے والے بنائے اور انہیں خدمت دین کے عملی میدان میں پورے اخلاص اور وفا کے ساتھ مثالی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آخر پر حضور انور کی خدمت اقدس میں درخواست ہے کہ جامعہ احمدیہ یو کے سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کے ان 23 مربیان کرام کو تفسیر صغیر اور شاہد کی ڈگری سے نوازیں نیز باقی چھ کلاسوں کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسناد امتیاز سے نوازیں‘‘۔

تقسیم انعامات واسناد

رپورٹ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ یو کے کی چھ کلاسوں درجہ ممہدہ تا درجہ خامسہ کے امتحانات میں اوّل، دوم وسوم پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل طلباء کو انعامات اور اسناد امتیاز عطا فرمائیں:

درجہ ممہدہ: اوّل:۔عزیزم سید احسان احمد۔ دوم:۔ عزیزم ذیشان خالد۔سوم:۔عزیزم احمد نورالدین جہانگیر خان

درجہ اولیٰ: اوّل:۔عزیزم مروان سرور گل۔ دوم:۔عزیزم شرجیل احمد۔سوم:۔عزیزم غلام فیصل

درجہ ثانیہ: اوّل:۔عزیزم ظافر محمود۔دوم:۔عزیزم نبیل احمد مرزا۔سوم:۔عزیزم محمد عطاء ربی ہادی

:درجہ ثالثہ: اوّل:۔عزیزم امتیاز احمد شاہین۔ دوم:۔عزیزم مستنصر احمد قمر۔سوم:۔عزیزم منصور احمد کلارک

درجہ رابعہ: اوّل:۔عزیزم شہزاد احمد۔ دوم:۔عزیزم مصور احمد شاہد۔سوم:۔عزیزم عبدالقدوس عارف۔

درجہ خامسہ: اوّل:۔عزیزم انصر بلال انور۔دوم:۔ عزیزم ایاز محمود خان۔سوم:۔عزیزم عطاء النصیر۔

نیز جامعہ احمدیہ یو کے سے 2012ء میں فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل مربیان کرام کو تفسیر صغیر اور شاہد کی اسناد عطا فرمائیں:۔

1۔مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ 2۔مکرم کاشف محمود ورک صاحب مربی سلسلہ 3۔مکرم طارق احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ 4۔مکرم عطاء النصیر صاحب مربی سلسلہ، 5۔عطاء الرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ، 6۔مکرم انصر بلال انور صاحب مربی سلسلہ 7۔مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ 8،۔مکرم منصور احمد ملک صاحب مربی سلسلہ، 9۔مکرم صباحت کریم صاحب مربی سلسلہ، 10۔ مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ، 11۔ مکرم محمد بشارت صاحب مربی سلسلہ، 12۔مکرم محمد غالب جاوید صاحب مربی سلسلہ، 13۔مکرم مزمل احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ، 14۔مکرم یاسر عتیق فوزی صاحب مربی سلسلہ، 15۔مکرم فرخ راحیل صاحب مربی سلسلہ، 16۔مکرم قیصر محمود ملک صاحب مربی سلسلہ، 17۔مکرم طلحہ احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ، 18۔ مکرم ہارون احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ، 19۔مکرم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ، 20۔مکرم حسیب احمد صاحب مربی سلسلہ،

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26 دسمبر 2009ء اور 4 جنوری 2010ء میں مکرم رشید احمد صاحب (کارکن نظارت امور عامہ ربوہ) کے قلم سے مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کا تفصیلی ذکرخیر شائع ہوا ہے۔ قبل ازیں آپ کا ذکرخیر الفضل انٹرنیشنل 10 اگست 2001ء کے اسی کالم میں کیا جاچکا ہے۔

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایک انتھک وجود تھا۔ سلسلہ کو جب بھی آپ کی ضرورت پیش آئی آپ سب کچھ چھوڑ کر فوراً حاضر ہو جاتے۔ آپ غریب پرور، بے سہارا لوگوں کا خیال رکھنے والے، مہمان نواز، صلہ رحمی اور خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ بزرگوں کا بے حد احترام کرتے۔ جماعتی مقدمات کو پوری لگن اور محنت سے تیار کرتے اور مکمل تیاری سے عدالت میں پیش ہوتے۔ گواہوں پر جرح کا آپ کو اعلیٰ ملکہ حاصل تھا۔ عدالت میں پورے اعتماد کے ساتھ بحث کرتے اور اکثر مقدمات میں کامیابی حاصل کرتے۔

1974ء میں ایک احمدی نوجوان کو سیشن کورٹ سے سزا ہوئی جو ہائیکورٹ نے بھی بحال رکھی۔ ملزم کے عزیزوں نے اصرار کیا کہ مکرم خواجہ صاحب ہی سپریم کورٹ میں بھی پیش ہوں۔ چنانچہ آپ اور ایک دوسرے سینئر وکیل سپریم کورٹ میں پیش ہوئے اور وہ نوجوان سپریم کورٹ سے بَری ہوگئے۔

محترم خواجہ صاحب 1930ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور بعمر 70 سال 22 مئی 2000ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔ وکالت پاس کرنے کے بعد 1952ء میں باقاعدہ پریکٹس شروع کی اور خداداد ذہانت اور محنت سے بہت ترقی کی۔ عموماً مقدمات میں دفاع کے لئے پیش ہوتے اور کامیاب ہوتے۔

میری آپ سے پہلی ملاقات 1965ء کی جنگ کے بعد ہوئی جب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ دیگر بزرگوں کے ساتھ جنگ سے متأثرہ افراد کو ملنے اور مالی امداد دینے کے لئے سیالکوٹ کے مختلف علاقوں میں قائم کیمپوں میں گئے۔ اس کے بعد محترم خواجہ صاحب سے گاہے بگاہے ملاقات ہوتی رہی۔ مگر 1974ء کے ابتلاء کے بعد آپ سے مسلسل رابطہ رہا۔ ابتلاء کے دوران احمدیوں پر بنائے جانے والے متعدد مقدمات کے سلسلہ میں آپ مسلسل تین ماہ تک ربوہ میں ہی قیام فرما رہے اور اس عرصہ میں آپ نے اپنی پریکٹس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کو کچھ رقم بھجوائی گئی مگر آپ نے لینے سے معذرت کردی۔

جماعتی کاموں کو ہمیشہ ذاتی کاموں پر ترجیح دی۔ ایک مرتبہ آپ کو ذاتی کام کے سلسلہ میں کینیڈا جانا پڑا مگر پندرہ دن بعد بعض اہم جماعتی مقدمات کی وجہ سے وہاں سے واپس آگئے۔ آپ نے 26 سال تک عدالتی محاذوں پر بڑی جرأت اور دلیری سے مقابلہ کیا اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہے۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ بے شمار حوالہ جات اَز بر تھے۔ عدالت میں جب بھی کسی حوالہ کی ضرورت پیش آتی تو فوراً متعلقہ کتاب سے حوالہ نکال کر پیش کردیتے۔ جماعتی مقدمات کی پیروی پوری ذمہ داری سے کرتے۔ عدالتوں میں وقت مقررہ پر پہنچتے اور ملزمان کو بھی ہمیشہ وقت کی پابندی کرنے کی تلقین کرتے۔ استغاثہ کے گواہان پر مؤثر انداز میں جرح کرتے۔

1974ء کے فسادات میں کیمبل پور میں ایک معاندِ احمدیت اپنے ہاتھ میں بم پھٹنے سے ہلاک ہوگیا تو تین احمدیوں کے خلاف قتل کا ایک جھوٹا کیس بنادیا گیا۔ 1977ء میں اس کیس کی سماعت مکرم ظہیرالدین صاحب یوسفی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں شروع ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت کے سینئر وکلاء نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اس کیس کی پیروی کی۔ ان وکلاء میں مکرم خواجہ صاحب بھی شامل تھے۔ جب آپ نے مخالف گواہان پر جرح شروع کی تو ایک مقامی وکیل (غالباً سردار ممتاز علی صاحب سابق وزیر) اس بحث پر بہت خوش ہوئے۔ تین دن تک مقدمہ کی سماعت جاری رہی، اور عدالت نے تینوں ملزمان کو بَری کردیا۔

ایک مرتبہ مکرم خواجہ صاحب کہنے لگے کہ فوجداری وکیل قتل کیس میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے فیس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مگر میرا ضمیر نہیں مانتا کہ لوگوں کے گھربار بِکوا کر اتنی بڑی رقوم لوں۔ میں مناسب حد تک فیس لیتا ہوں اور بعض اوقات ان کی غربت کے پیش نظر فیس بھی نہیں لیتا۔ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ ضلع کچہری کے ایک مددگار کے بیٹے سے قتل ہوگیا تو وہ روتا ہوا ان کے پاس آیا اور کہا کہ میرے گھر میں تو کھانے کے لئے بھی نہیں اور اب یہ مصیبت آن پڑی ہے۔ آپ نے اُسے تسلی دی کہ مَیں آپ کے بیٹے کا مقدمہ مفت لڑوں گا۔ چنانچہ وہ دعائیں دیتا ہوا واپس چلا گیا۔

ایک دفعہ ایک قتل کیس میں آپ کو ملزم پارٹی نے وکیل مقرر کیا اور فیس کیلئے کافی بڑی رقم پیش کی مگر آپ نے جو جائز فیس بنتی تھی لے کر بقیہ رقم واپس کردی۔

اسی طرح ایک پارٹی نے آپ کو اپنے مقدمہ میں وکیل کرنا چاہا۔ آپ نے مقدمہ کی F.I.R پڑھی تو ملزم نے اپنی بیوی کو قتل کیا ہوا تھا۔ آپ نے تفصیل پوچھی تو جب قاتل نے آپ کو سارے واقعات بتائے تو آپ نے اسے کہا کہ مَیں ایسے ظالم آدمی کا کیس نہیں لڑسکتا، آپ کسی اور کو وکیل مقرر کرلیں۔

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب آف اوکاڑہ کو ایک سفّاک نے عیدالاضحیٰ کے روز 18 ستمبر 1983ء کو چھرا گھونپ کر شہید کردیا تو مکرم خواجہ صاحب کو مرکز کی طرف سے اوکاڑہ پہنچنے کی ہدایت ہوئی۔ خاکسار ربوہ میں تدفین کے بعد اوکاڑہ پہنچا تو مکرم خواجہ صاحب عید کی مصروفیات چھوڑ کر خاکسار سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے تاکہ مقامی وکلاء سے مشورہ کرسکیں۔

آپ نے 1974ء سے 2000ء تک جماعتی مقدمات کی پیروی میں پاکستان بھر کی عدالتوں میں پیش ہوکر خدمت کی توفیق پائی اور اس عرصہ میں ربوہ، چنیوٹ، جھنگ، فیصل آباد، سرگودھا، میانوالی، جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ڈسکہ، پسرور، نارووال، وزیرآباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، راولپنڈی، لاہور، کھاریاں، خوشاب، کیمل پور، ملتان، اوکاڑہ، کراچی اور اسلام آباد کی عدالتوں میں پیش ہوتے رہے۔ ان 26 سالوں میں جتنے بھی جماعتی مقدمات کی پیروی کرتے رہے ان کی جماعت سے کوئی فیس نہ لی بلکہ ان میں سے اکثر کے عدالتی اخراجات بھی خود ادا کرتے رہے۔ بعض اوقات ہوائی جہاز کے ذریعہ جانا پڑا تو اس کے اخراجات بھی خود برداشت کئے۔

1989ء اور 1990ء میں روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل پر یکے بعد دیگرے مقدمات درج ہونے پر آپ کو بطور خاص خدمت کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں الفضل اور دیگر رسائل پر 157 افراد کے خلاف 44 مقدمات قائم ہوئے۔ اس طرح ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر وغیرہ کی ضمانت قبل از گرفتاری اور ضمانتوں کی کنفرمیشن کے سلسلہ میں بے حد مصروف رہے اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آپ کو سیالکوٹ سے ربوہ آنا پڑتا۔

1984ء میں آرڈیننس جاری ہوا تو بے شمار افرادِ جماعت کے خلاف مقدمات بنائے گئے۔ مکرم خواجہ صاحب نے ان مقدمات کی پیروی بڑی ہمت اور دلیری سے کی اور اپنے آپ کو ہمہ وقت جماعت کے لئے وقف کردیا۔ اس عرصہ میں ذاتی مقدمات جو سیالکوٹ میں زیر سماعت ہوتے وہ عدالتیں آپ کی مصروفیات جانتے ہوئے مؤخر کردیتیں۔ مقامی عدالتیں آپ کا بے حد احترام کرتیں۔ ایک دفعہ خاکسار سیالکوٹ میں آپ کے پاس موجود تھا کہ ایک عدالت کا قاصد آیا کہ صاحب نے آپ کو یاد کیا ہے۔ آپ مجھے بھی ہمراہ لے گئے۔ ہم عدالت میں پہنچے تو دو پارٹیوں کے وکلاء ایک معاملہ میں بحث کر رہے تھے۔ عدالت نے مکرم خواجہ صاحب سے زیر بحث معاملہ میں قانونی رائے چاہی تو مکرم خواجہ صاحب نے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا جس پر عدالت نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

آپ خلفاء سلسلہ سے دلی عقیدت رکھتے تھے اور ان کے ہر حکم کی تعمیل اپنا جزوایمان سمجھتے۔ جب بھی اُنہیں بلایا گیا تو فوراً حاضر ہوجاتے اور جو حکم ملتا اس کی بجاآوری میں فرحت محسوس کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے رات دس بجے حکم ہوا کہ مکرم خواجہ صاحب کو فوری بلایا جائے چنانچہ آپ کو اطلاع دی گئی اور ہم اُسی وقت آپ کو لینے کے لئے گاڑی پر سیالکوٹ روانہ ہوئے۔ قریباً اڑھائی بجے سیالکوٹ پہنچے تو خواجہ صاحب بالکل تیار بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔ اسی وقت ہمارے ساتھ ربوہ چل پڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں جب موصوف کے بارہ میں مقدمات کی پیروی کی رپورٹیں جاتیں تو آپ کو بڑے پیارے خطوط ملتے جس سے آپ بے انتہا خوش ہوتے۔ چنانچہ حضور انور نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ: ’’پیارے سرفراز! ابتلاء کے اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت کی نمایاں خدمت کرنے کی توفیق دی ہے۔ آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ آپ کی ان قابل قدر خدمات کی وجہ سے میرے دل کی گہرائی سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا بہترین اجر عطا فرمائے اور ان کے مثبت نتائج برآمد ہوں، مزید خدمات کی توفیق دے اور اپنے فرشتوں سے مدد فرمائے۔ اللہ آپ کی وکیلانہ صلاحیتوں کو اُجاگر فرمائے اور کامیابیاں عطا کرے۔......‘‘۔

1988ء میں مربی سلسلہ مکرم عبدالقدیر قمر صاحب اور ان کے دو نسبتی بھائیوں پر دفعہ 298/C کا مقدمہ قائم ہوا جو بعد میں دفعہ 295/C میں تبدیل کردیا گیا۔ اس کیس میں سیشن کورٹ نے تینوں کو عمر قید کی سزا دی اور پھر ہائیکورٹ سے بھی ضمانت نہ ہوسکی جس کی وجہ سے بہت فکرمندی تھی۔ مکرم خواجہ صاحب نے اس کیس کی ضمانت کے لئے سپریم کورٹ میں درخواست کی جہاں سے ضمانت منظور ہوگئی۔ تو عدالت کے ایک اہلکار نے آپ کو اس ضمانت پر مبارکباد دی۔ آپ کو اتنی خوشی تھی کہ جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک ہزار کا نوٹ نکلا اور یہ رقم اُسے دے کر کہا کہ مجھے اس قدر خوشی ہے کہ اگر جیب سے اَور بھی کچھ نکل آتا تو وہ بھی پیش کردیتا۔ اس فیصلہ کی اطلاع پر حضورؒ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور مکرم خواجہ صاحب کو بیس ہزار روپے انعام بھجوایا اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو تاکید کی کہ خواجہ صاحب جماعت کی طرف سے کوئی پیسہ نہیں لیتے اس لئے انہیں وضاحت کردیں کہ یہ انعام میری طرف سے ہے۔ چنانچہ خواجہ صاحب نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد یہ رقم قبول کرلی۔

مکرم خواجہ صاحب جماعتی مقدمات کی وجہ سے اکثر سیالکوٹ سے غیرحاضر رہتے۔ ایک دن آپ ربوہ سے فارغ ہوکر سیدھے سیالکوٹ کچہری پہنچے۔ اس دن آپ کے کچھ کیس عدالت میں لگے ہوئے تھے۔ چیمبر میں پہنچنے پر آپ کے منشی نے کہا کہ آپ کئی کئی دن کچہری سے غیرحاضر رہتے ہیں مقدمے والے لوگ پریشان ہوکر واپس چلے جاتے ہیں۔ مکرم خواجہ صاحب نے کہا کہ منشی صاحب آپ گھبرائیں نہیں مجھے آپ کی پریشانی کا علم ہے۔ تھوڑی دیر بعد خواجہ صاحب کے تین چار مؤکل آئے اور انہوں نے ایک لاکھ روپے کے قریب رقم آپ کو بطور فیس دی جس پر آپ نے منشی صاحب کو بلاکر کہا کہ یہ دیکھیں، پیسے ہی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 نومبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

جو اُس سے عہد دہرایا ہوا ہے
مری نسلوں کا سرمایا ہوا ہے
ہر اک نعمت ملی ہے اس کے صدقے
اسی سے فیض سب پایا ہوا ہے
زمیں پر ہے حوادث کا بسیرا
غضب میں آسماں آیا ہوا ہے
فقیر شہر ہے کہ مطمئن ہے
رئیس شہر گھبرایا ہوا ہے
بدلتا وہ نہیں گر خود نہ بدلیں
خدا کا قول فرمایا ہوا ہے
الٰہی ٹال دے میرے وطن سے
جو خطرہ اس پہ منڈلایا ہوا ہے

پیسے آ گئے ہیں، جتنے چاہتے ہیں لے لیں۔

ایک دن خاکسار آپ کے ہمراہ لاہور جا رہا تھا۔ جب کار شیخوپورہ پہنچی تو آپ نے ڈرائیور سے کہا کہ ذرا ضلع کچہری کی طرف چلیں۔ وہاں ہم ایک جج صاحب کی عدالت میں گئے۔ صبح کا وقت تھا۔ جج صاحب سے بڑے خوشگوار ماحول میں علیک سلیک ہوئی اور آپ نے اُن سے کہا کہ جب آپ سیالکوٹ تعینات تھے تو اس وقت آپ نے فلاں کیس میں ایک عورت اور ایک مرد کو سزائے موت دی تھی۔ میرے نزدیک وہ سزا غلط تھی۔ آج اس کیس کی اپیل ہائی کورٹ میں زیرِ سماعت ہے اور وہ انشاءاللہ بری ہوں گے۔ جج صاحب ہنس پڑے اور خواجہ صاحب کو بیٹھنے کو کہا مگر آپ نے وقت کی کمی کی وجہ سے معذرت کر لی۔ اسی دن گیارہ بجے ہائی کورٹ میں اس کیس پر خواجہ صاحب نے ایک گھنٹہ بحث کی اور اگلے روز عدالت نے ہر دو ملزمان کو بَری کر دیا۔

بعض بزرگ عدالتی مقدمات میں مشورے کے لئے آپ کے پاس آتے تو آپ ان کی راہنمائی کرتے اور بڑے درد سے ان کے معاملات اپنے ہاتھ میں لے کر بڑی محنت سے عدالتوں میں پیروی کرتے۔

جماعت کے جو بزرگ سیالکوٹ جاتے ان کا بے حد احترام کرتے ان کے آرام اور آسائش کا ہر طرح خیال رکھتے۔ اس ضمن میں آپ کے والد مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کا ذکر خیر کرنا ضروری ہے۔ وہ بھی بڑے مہمان نواز اور خدمت گزار تھے۔ ہر آنے والے کا بڑا خیال رکھتے۔ سیالکوٹ میں اسیران کو جیل میں کھانا بھجواتے۔ جماعت کے مال کو سنبھالنے کی بڑی تڑپ رکھتے تھے۔ انہوں نے سیکرٹری جائیداد ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی جائیداد سنبھالنے میں اہم کردار ادا کیا۔

محترم خواجہ صاحب حضرت چودھری ظفراللہ خانصاحبؓ کے چھوٹے بھائی چودھری اسداللہ خان صاحب کے داماد تھے۔ لیکن آپ حضرت چودھری ظفراللہ خانصاحبؓ کا ویسے بھی بے حد احترام کرتے اور اُن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے۔ حضرت چودھری صاحبؓ بھی آپ سے بہت شفقت کا سلوک فرماتے۔

مکرم خواجہ صاحب فیصل آباد تشریف لے جاتے تو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سے بھی ضرور ملتے اور جماعتی مقدمات کے بارہ میں تبادلۂ خیالات کرتے۔ حضرت شیخ صاحب چائے وغیرہ بھی پیش کرتے۔ ایک مرتبہ وقت کی کمی کے باعث آپ نے اجازت چاہی تو حضرت شیخ صاحب نے دو لفافوں میں خشک میوہ جات ڈال کر آپ کو دیئے کہ آج ہماری چائے نہیں پی اس لئے یہ پھل استعمال کر لیں۔

محترم خواجہ صاحب جب ربوہ تشریف لاتے تو دارالضیافت قیام کرتے اور ان کی خواہش ہوتی کہ جس کمرہ میں حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب ٹھہرتے ہیں اگر وہ خالی ہے تو وہی آپ کو دیدیا جائے۔ عموماً آپ کو وہی کمرہ مل جاتا۔

مکرم خواجہ صاحب کو کئی سال مجلس مشاورت کے موقع پر بطور نمائندہ خاص شامل ہونے کی توفیق ملی۔ دو مرتبہ جماعتی نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوئے۔ تیسری مرتبہ جانے کی منظوری آئی مگر آپ نے جماعتی مقدمات میں مصروف ہونے کی وجہ سے جانے سے معذرت کر لی۔

مکرم خواجہ صاحب ایک احمدی وکیل کے منشی کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ کو باقاعدگی سے دو ہزار روپے ماہوار بھجا کرتے تھے۔ ایک بار اپنی مصروفیات کی وجہ سے مسلسل دو ماہ آپ انہیں یہ رقم نہ بھجوا سکے تو وہ بیوہ آپ کا گھر تلاش کر کے پہنچی اور اپنی حالت کا ذکر کیا۔ آپ کو اُس کی باتیں سن کر بہت دکھ ہوا اور آپ نے دو ماہ کی رقم سے کچھ زائد اُس کو دی اور آئندہ بروقت رقم پہنچانے کا وعدہ کیا۔

ایک دفعہ مَیں آپ کے ہمراہ لاہور کی مال روڈ پر جا رہا تھا کہ ایک فقیر کی صدا پر آپ نے اپنی جیب سے ساری ریزگاری نکال کر اُس کے کاسہ میں ڈال دی۔ فقیر سمجھ گیا کہ یہ کوئی امیر آدمی ہے۔ چند منٹ بعد وہ ایک نسخہ ہاتھ میں پکڑے دوبارہ آیا اور کہا کہ یہ ادویات ڈیڑھ سو روپے کی آتی ہیں لیکن وہ ایک غریب آدمی ہے۔ اس پر آپ نے اندر کی جیب سے ڈیڑھ سو روپے نکال کر اُسے دیدیئے۔ مَیں نے حیرت کا اظہار کیا تو آپ کہنے لگے کہ ممکن ہے اسے واقعی ضرورت ہو۔

9 مارچ 1989ء کو اسلم قریشی نے سیشن کورٹ سیالکوٹ میں آپ پر قاتلانہ حملہ کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ اس پر سیالکوٹ کے وکلاء کی طرف سے شدید احتجاج کیا گیا اور اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اطلاع ملی تو حضورؒ نے آپ کو تحریر فرمایا: ’’چند روز قبل بدباطن دشمن احمدیت کی طرف سے آپ پر حملے کی اطلاع ملی تو بڑی فکرمندی پیدا ہوئی۔ لیکن ساتھ ہی اس تاریخ ساز دَور میں خدا کی طرف سے قربانی کی سعادت عطا ہونے پر رشک بھی آیا۔ علمی میدان میں تو آپ پہلے ہی مقدمات کی پیروی کے ذریعے خوب رضائے مولیٰ حاصل کر رہے تھے۔ اب اللہ نے جسمانی قربانی کی سعادت عطا کر کے ایک اور انعام آپ پر نازل فرمایا ہے ......‘‘۔

ہر مقدمہ کا فیصلہ لمبی جدوجہد کے بعد آپ کے حق میں آتا اور آپ کو حضورؒ کی خاص دعائیں حاصل کرنے کا موقع ملتا۔ چنانچہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور اُن کے دس ساتھیوں کو گوجرانوالہ کے سیشن جج نے 1990ء میں دو دو سال قید کی سزا سنائی جو بعد میں ہائیکورٹ نے 1998ء میں ختم کر دی۔ یہ اطلاع ملنے پر حضورؒ نے محترم خواجہ صاحب کو لکھا: ’’اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے اخلاص، جذبۂ خدمت، وفاداری اور ایمان کو غیرمعمولی ترقی عطا فرمائے۔ ہر آن آپ پر اپنی جناب سے کبھی نہ ختم ہونے والے افضال و انوار نازل فرمائے۔ اسیرانِ راہ مولیٰ کے مقدمات میں آپ کی مساعی لائق تحسین ہے اور محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی رہائی میں آپ نے جو خصوصی کوششیں کی ہیں اس پر میرا دل بہت خوش ہوا ہے...........‘‘۔

ایک اور خط میں حضور رحمہ اللہ نے آپ کو لکھا: ’’......اللہ تعالیٰ آپ کو اس دور میں بڑی عظیم خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور یہ آپ پر اُس کا غیرمعمولی فضل و احسان ہے کہ تاریخ ساز کارناموں کے مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ لیکن آپ ایسی خاموشی اور انکساری سے خدمت کرتے ہیں کہ کھوج لگا کر پتہ کرنا پڑتا ہے کہ اس میں آپ کی خدمت کا دخل بھی ہے کہ نہیں۔ ماشاءاللہ چشم بددُور......‘‘

ایک خط میں فرمایا: ’’قانونی کارروائیوں کو جس پھُرتی اور دانشمندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ آپ نے اپنی انکساری کا جس انداز سے ذکر کیا ہے یہی انداز اور معیار زیب دیتا ہے اور اس انکساری نے آپ کی خدمتوں کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللّٰھم زد و بارک......‘‘

محترم خواجہ صاحب کی والدہ کی وفات پر تحریر فرمایا: ’’......وہ ماں یقیناً خوش نصیب ہے جس کا بیٹا خدمت دین میں مصروف ہے اور وہ اپنے اللہ کے حضور پیش ہوگئیں۔ آپ کی دینی خدمات سے اُن کی روح پُرسکون ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لازوال نعمتوں سے نوازے گا...........‘‘۔

1984ء میں ہجرت کے حوالہ سے جن بزرگانِ جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یاد فرمایا تھا، اُن میں محترم خواجہ صاحب بھی شامل تھے۔

آپ نے سکھر اور ساہیوال کے اسیران راہ مولیٰ کے کیسوں میں بھی بہت خدمت کی توفیق پائی۔

وفات سے تین چار روز قبل محترم خواجہ صاحب میانوالی میں ایک جماعتی کیس کی پیروی کر کے ربوہ پہنچے تو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) نے آپ کی صحت کی حالت دیکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ فوری طور پر راولپنڈی جا کر ڈاکٹر نوری صاحب سے چیک اَپ کروائیں۔ آپ نے جواب دیا کہ ڈاکٹر صاحب چار پانچ روز میں ربوہ آ رہے ہیں، مَیں اُس وقت تک گوجرانوالہ اور قصور کے دو جماعتی مقدمات سے فارغ ہو جاؤں گا اور ربوہ میں ہی اُن سے چیک اَپ کروا لوں گا۔

پھر محترم خواجہ صاحب دفتر امور عامہ تشریف لائے اور مجھے ہمراہ لے کر دارالضیافت پہنچے۔ شام کو آپ میں ضعف اور سانس پھولنے کے آثار نمایاں تھے لیکن آپ نے ڈاکٹر کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور لاہور روانہ ہوگئے۔ اگلے روز تکلیف کے باوجود لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوئے۔ عدالت میں ہی آپ کی طبیعت خراب ہوگئی تو بڑی مشکل سے گھر پہنچے۔ آپ کی حالت دیکھ کر آپ کو ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے فوری آپریشن کا فیصلہ کیا لیکن ابھی آپریشن کی تیاری جاری تھی کہ 23 مئی 2000ء کو آپ کی وفات ہوگئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مرحوم کے بھائی مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ کے نام اپنے تعزیتی مکتوب میں فرمایا: ’’پیارے عزیزم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کی وفات کا سانحہ قابل رشک بھی اور افسوسناک بھی۔ عدالت میں خدمت کرتے ہوئے وفات پانا تو گویا شہادت کا مرتبہ پانا ہے لیکن ان کی جدائی فی ذاتہٖ ایک بہت بڑا جماعتی سانحہ بھی ہے لیکن ہم نے تو ہر حال میں اللہ کی رضا پر ہی راضی رہنا ہے اور اسی میں اصل زندگی ہے۔ جانے والے جو اپنی اچھی اچھی اور پیاری پیاری یادیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں وہی یادیں خواجہ صاحب کی وفات پر بار بار مجھے بھی ستا رہی ہیں۔ اُن کی بے لوث خدمتیں، اسیران کی رستگاری کے لئے اَن تھک محنت اور وفا کے ساتھ عدالتی محاذوں پر ڈٹے رہنا اُن کی دلنشیں یادیں ہیں۔ وہ جس محاذ پر لڑے خوب لڑے اور فتحیاب ہوئے۔ مجھے احمدیت کے اس سپوت پر بہت فخر ہے۔ ان کے کارنامے آبِ زر سے لکھے جائیں گے۔ تاریخ احمدیت بھی ان کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ میرے دل میں بے حد قدر ہے اور مَیں خدا کے حضور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہوں...........‘‘

محترم خواجہ صاحب کا احترام غیروں کے دل میں بھی بہت تھا چنانچہ سیالکوٹ بار میں ایک ریفرنس پیش کیا گیا جس میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے قرارداد تعزیت پیش کی اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے ہال میں منعقد ہونے والے تعزیتی اجلاس میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی سرپرستی میں ممبرانِ عدلیہ بھی شامل ہوئے۔ اجلاس میں محترم خواجہ صاحب کی پیشہ وارانہ خدمات کو سراہا گیا اور آپ کی دیانتداری، پیشہ سے لگن، صاف گوئی اور بے باکی کی داد دی گئی۔

محترم خواجہ صاحب کو بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

اعزاز

☆ مکرم سعید احمد خرم صاحب ابن مکرم عبدالستار صاحب نے F.A. میں فیصل آباد بورڈ میں طلبہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ عزیزہ عطیۃ الحبیب بنت چودھری محمد اقبال گھمن صاحب نے F.A. میں بہاولپور بورڈ میں طالبات میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج USA کو کینیڈا کے صوبہ اونٹاریو کی حکومت نے صوبہ کے سب سے بڑے اعزاز ’’آرڈر آف اونٹاریو‘‘ سے نوازا ہے۔ یہ اعزاز مذہبی اقدار کے فروغ اور مختلف مذاہب کے درمیان یک جہتی اور تعاون بڑھانے کی کوششوں کے لئے دیا گیا ہے۔ آپ کو اس سے پہلے حکومت کینیڈا کی طرف سے گورنر جنرل ایوارڈ اور کوئن ایوارڈ بھی دیا جا چکا ہے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24/نومبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

زمیں پر آسماں اُترا ہوا ہے
یہ کیسا نُور سا بکھرا ہوا ہے
سہانا ہو گیا ہے دل کا موسم
کوئی اس شہر میں ٹھہرا ہوا ہے
ہوئے ہیں خواب سارے دِلنشیں سے
امیدوں کا چمن نِکھرا ہوا ہے
معطر ہوگئی ہیں سب ہوائیں
کوئی اس راہ سے گزرا ہوا ہے
ہم اس کی ذات کے قربان جائیں
کہ جس کا ہر کہا پُورا ہوا ہے

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ نومبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے کلام سے انتخاب پیش ہے:

دکھ درد سے ہی زندگی پاتی رہی جِلا
’’پُرنم ہوئی جو آنکھ نگاہیں سنور گئیں‘‘
ہر سمت اُس کے حسن کے جلوے نظر پڑے
دیکھا اُسی کو میری نگاہیں جدھر گئیں
یوں محفلِ سخن میں غزل خواں ہوا کوئی
رعنائیاں خیال کی ہر سُو بکھر گئیں
اِک دوسرے کا ہم نے سہارا کیا قبول
یوں مشکلاتِ زیست کی گھڑیاں گزر گئیں
اُس رحمت اَتم کا درِ مغفرت کھلا
آہیں جو عرش پر مری شام و سحر گئیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

14th December 2012 – 20th December 2012

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 14th December 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an: An educational programme presented by Qari Muhammad Aashiq.
01:20 Huzoor's Tours: Tour of Scunthorpe & Bradford
02:30 Japanese Service
03:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 23rd April 1996.
04:20 Roohani Khazaaen Quiz
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 424, recorded on 15th July 1998.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Tours: Inspection of Darul Barakat Mosque, Birmingham.
07:45 Siraiki Service
08:30 Rah-e-Huda
10:05 Indonesian Service
11:10 Fiq'ahi Masa'il
11:45 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
11:55 Seerat-un-Nabi (saw): a discussion in Urdu about the life of the Holy Prophet (saw)
12:30 Live proceedings from Germany
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live proceedings from Germany
14:45 Bengali Reply to Allegations
15:45 Braheen-e-Ahmadiyya
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Tours [R]
19:25 Real Talk: An English discussion programme
20:25 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:10 Rah-e-Huda [R]

Saturday 15th December 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40 Yassarnal Qur'an
00:50 Huzoor's Tours
02:10 Friday Sermon: recorded on 14th December 2012
03:20 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community.
04:50 Liqa Ma'al Arab: recorded on 2nd December 1994
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al-Tarteel
06:50 Jalsa Salana UK: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 8th September 2012
07:45 International Jama'at News
08:15 Story Time: No. 40
08:40 Question and Answer Session: 8th July 1995.
09:40 Indonesian Service
10:40 Friday Sermon: Rec. on 14th December 2012
11:50 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05 Story Time
12:30 Al Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Spotlight
16:05 Live Rah-e-Huda: a live interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community.
17:45 Al-Tarteel [R]
18:15 MTA World News
18:35 Jalsa Salana UK 2012 [R]
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:40 Story Time [R]
23:05 Friday Sermon [R]

Sunday 16th December 2012

00:10 MTA World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana UK 2012
02:35 Friday Sermon [R]
03:45 Spotlight
05:00 Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th December 1994.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:50 Bustan-e-Waqfe Nau Class: Rec. on 29/03/2009
08:00 Faith Matters
09:05 Question and Answer Session: recorded on 17th November 1996.
10:00 Indonesian Service
11:05 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 13th April 2012.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Bengali Reply to Allegations
15:20 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:30 Kasauti
17:00 Kids Time
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:25 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
19:30 Beacon of Truth: English discussion programme
20:40 Discover Alaska: An English documentary
21:10 American Museum of Natural History
22:00 Friday Sermon: Rec. on 14th December 2012
23:10 Question and Answer Session [R]

Monday 17th December 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:10 Bustan-e-Waqfe Nau Class: Rec. on 29/03/2009
02:10 Discover Alaska: An English documentary
02:35 Friday Sermon: Recorded on 14th December 12
03:50 Real Talk: English discussion programme
04:55 Liqa Ma'al Arab: Rec. on 7th December 1999
06:00 Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:35 Al-Tarteel
07:05 Huzoor's Tours: Tour of UK
08:00 International Jama'at News
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat. Recorded on 12th April 1999.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon rec. on 28th September 2012.
11:00 Jalsa Salana Qadian 2011: Second day speeches delivered by distinguished guests.
12:05 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on 23rd February 2007
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Jalsa Salana Qadian 2011 [R]
16:05 Rah-e-Huda
17:45 Al-Tarteel
18:15 MTA World News
18:40 Huzoor's Tours [R]
19:10 Real Talk
20:20 Rah-e-Huda [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Jalsa Salana Qadian 2011 [R]

Tuesday 18th December 2012

00:05 MTA World News
00:25 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
01:05 Insight
01:20 Huzoor's Tours
01:55 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
02:30 Kids Time
03:00 Friday Sermon: Recorded on 23rd February 2007
03:50 Jalsa Salana Qadian 2011
04:55 Liqa Ma'al Arab: Rec. on 13th December 1994.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:55 Jalsa Salana UK 2012: address delivered on 8th September 2012, from the ladies' Jalsa Gah.
08:00 Insight: recent news in the field of science
08:25 Australian Wildlife: Kangaroos
09:00 Qustion and Answer Session: recorded on 17th November 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Friday Sermon
12:00 Tilawat & Insight
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Spanish Service
16:00 Khilafat Qudrat-e-Sani: Urdu discussion
16:30 Seerat-un-Nabi (saw): A discussion about the life & character of the Holy Prophet (saw)
17:30 Le Francais C'est Facile
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Jalsa Salana UK 2012 [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 14th December 2012.
20:35 Insight: recent news in the field of science
20:55 Khilafat Qudrat-e-Sani [R]
21:30 Australian Wildlife: Kangaroos [R]
22:05 Seerat-un-Nabi (saw)
23:00 Question and Answer Session [R]

Wednesday 19th December 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Jalsa Salana UK 2012
02:10 Le Francais C'est Facile
02:45 Australian Wildlife: Kangaroos
03:15 Khilafat Qudrat-e-Sani
03:55 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:50 Liqa Ma'al Arab: Rec. on 14th December 1994
06:00 Tilawat & Dars
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana UK 2012: Concluding address recorded on 9th September 2012
08:25 Real Talk
09:20 Question and Answer Session: Rec. on 08/07/95.
10:20 Indonesian Service
11:20 Swahili Service
12:15 Tilawat & Dars
12:45 Al-Tarteel
13:15 Friday Sermon: Recorded on 9rd March 2007
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Fiq'ahi Masa'il
15:30 Kids Time
15:55 Faith Matters
16:50 Maidane Amal Ki Kahani
18:30 Al-Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK 2012 [R]
19:45 Real Talk [R]
20:45 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:10 Kids Time [R]
21:35 Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:20 Friday Sermon [R]
23:10 Intikhab-e-Sukhan: Rec. on 20th October 2012

Thursday 20th December 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
00:30 Al-Tarteel
01:00 Jalsa Salana UK 2012 [R]
02:25 Fiq'ahi Masa'il
02:50 Mosha'airah: an evening of poetry
03:50 Faith Matters
04:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 20th December 1994
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:45 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Tours: Denmark
07:25 Kasre Saleeb: Urdu discussion
07:55 Beacon of Truth
09:00 Tarjamatul Qur'an class
10:00 Indonesian Service
11:15 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Qur'an
13:00 Beacon of Truth [R]
14:00 Friday Sermon
15:05 Kasre Saleeb
16:00 Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:45 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Tours [R]
18:45 Roohani Khazaeen Quiz
19:15 Faith Matters
20:30 MTA Variety
21:00 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:00 Kasre Saleeb [R]
23:00 Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 19 | Friday 07 December, 2012 | Issue No. 49

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ جولائی 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات ۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(پانچویں اور آخری قسط)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں جو گندے اشتہارات گالیوں کے شائع ہوا کرتے تھے، ان کو حضورؑ ایک الگ بستے میں رکھتے تھے۔ چنانچہ ایسے اشتہاروں کا ایک بڑا بستہ بن گیا تھا جو ہمیشہ آپؑ کے کمرے میں کسی طاق یا صندوق میں محفوظ رہتا تھا۔‘‘

(ذکر حبیب، از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ:67)

اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ؟ نومبائعین کی مشکلات

......مکرم عابد علی خان صاحب نے جو چک نمبر 72/2 ایل ضلع اوکاڑہ کے رہائشی تھے، چند سال قبل قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ ساتھ ہی آپ کی اہلیہ اور بچوں کو بھی یہ نعمت نصیب ہوئی لیکن آپ کے بھائی اور سسرالی رشتہ دار نہ صرف قبول حق سے محروم رہے بلکہ اب شدید مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ ایسی صورت حال میں مکرم عابد صاحب کو گاؤں چھوڑنا پڑا تا وہ کسی اور شہر جا کر زندگی گزار سکیں۔ اب اطلاع ملی ہے کہ آپ کے سسر نے آپ کے خلاف تھانہ دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں دفعہ PPC 298-C کی ایف آئی آر محررہ 18 نومبر 2011ء درج کروا رکھی ہے۔ اور الزام عائد کیا ہے کہ میرے داماد عابد نے مجھے احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ اب پولیس اس نومبائع احمدی کو ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔

سنگین دھمکیاں

......**مردان:** مکرم شیخ جاوید احمد ایک فعال احمدی ہیں، صرف ایک سال کے اندر آپ کے دو قریبی رشتہ داروں نے دہشتگردوں کے ہاتھوں موت کے پیالوں میں شراب زندگی پیا اور اَمر ہو گئے۔ آپ کے اہل خانہ مردان سے ہجرت پر مجبور ہوئے۔ حال ہی میں مکرم شیخ جاوید صاحب کو اپنے کاروبار کی نگرانی کے لئے مردان جانا پڑا تو شدت پسند دہشتگرد پھر سے متحرک ہو گئے۔ اسلام کے نام پر فساد کرنے والے یہ مجرم مکرم شیخ صاحب سے ایک بہت بھاری رقم کا مطالبہ کر رہے ہیں اور عدم ادائیگی کی صورت میں سنگین ترین نتائج کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ زیادہ تر دھمکیاں وزیرستان کے علاقے سے صادر ہو رہی ہیں۔ مکرم شیخ جاوید احمد صاحب کو زیادہ سے زیادہ محتاط رہنے اور شر پسندوں کے علاقے سے اپنا کاروبار جلد از جلد ختم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

......**ماڈل کالونی، کراچی:** یہاں کے ایک خادم مکرم منورالدین صاحب کو دھمکی آمیز خط ملا ہے جس میں حکم ہے کہ یا تو دوبارہ اسلام قبول کر لو یا مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

وادی مہران میں غیر مہربان

......**ہیرا آباد، ضلع حیدر آباد:** یہاں ایک سٹیکر جا بجا چسپاں کیا گیا ہے جس پر درج ہے کہ جو کوئی مرزائیت کی دشمنی کا کام کرتا ہے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید مل جاتی ہے۔ ان شر پسندوں نے ایک احمدی کے گھر کے باہر ’’قادیانی کا گھر‘‘ لکھا اور ساتھ ہی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شانِ والا صفات میں گستاخی کا طرز عمل قائم رکھا۔

اس کو کہتے ہیں کسی ذہنی ماؤف شخص کا چودہویں کے حسین و جمیل چاند پر تھوکنا!!

......**گھمبٹ، ضلع خیر پور:** یہاں معاندین احمدیت کا ایک مدرسہ چل رہا ہے جس کے متعلقین جماعت احمدیہ کی دشمنی میں پیش پیش ہیں۔ قبل ازیں یہ لوگ متعدد احمدیوں کے لئے PPC 295-C اور PPC 298-C کے جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات میں قید و بند کی صعوبتوں کا موجب بن چکے ہیں۔ حال ہی میں ان لوگوں نے ایک شدید زہریلے مواد سے پُر پمفلٹ علاقے میں پھیلایا ہے جو سندھی زبان میں ہے اس کا اردو مفہوم ذیل میں لکھا جاتا ہے:

’’اے مسلمانو!! اللہ کا رسول تمہیں پکار رہا ہے۔ خدا کے لئے پوری توجہ اور انہماک سے سنو۔ قادیانیت اسلام کے لئے کینسر ہے۔ **یہ لوگ** اسلام کا لبادہ اوڑھ کر معصوم مسلمانوں کے عقائد پر حملہ آور ہو رہے ہیں، ان کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کو شدید مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی نقصان پہنچ رہا ہے۔ قادیانی اس مقصد کے لئے کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ جو مسلمان بھی شیزان، او سی ایس اور ان کے دیگر کاروباری اداروں سے معاملہ کرتا ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا مجرم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہماری شفاعت کا موجب ہے، اور یہی محبت ہمیں جنت الفردوس میں حوض کوثر تک لے کر جانے والی ہوگی۔ اس محبت کا قرض ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں کا مکمل بائیکاٹ کریں، ان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہماری محبت رسول کی گواہی ہوگی۔ ایک طرف انتہائی حد تک غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں ایسی تحریرات کی اشاعت عام کی اجازت ہے اور پھر جب آئے دن احمدیوں کو راہ جاتے گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے تو قاتلوں کا سراغ نہیں ملتا ہے۔ حالانکہ قتل کی واردات میں تفتیش کے حوالہ سے قرآن حکیم کا واضح حکم ہے ’’اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا‘‘۔ (سورۃ البقرۃ آیت:74)

خود نحوستوں میں گرفتار اور......

......پاکستان کے اردو اخبارات میں زرد صحافت کا بھی گھٹیا ترین معیار رائج ہو چکا ہے۔

روزنامہ نوائے وقت (جس کے مدیر کے طور پر مجید نظامی کا نام لکھا ہوتا ہے) آج پاکستان میں آزاد صحافت اور اس بابت بلند ترین معیار کے حامل ہونے کا دعویدار اخبار ہے۔ یہ اخبار ایک مدت سے جماعت احمدیہ کی دشمنی اور مخالفت میں شرم و حیا اور انسانیت کے ناطے قائم بعض معیاروں کو بھی مکمل طور پر تیاگ چکا ہے۔ اس اخبار کے خواہ اداریے ہوں یا خبریں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چودہویں صدی کے کسی مولوی کا قلم رواں ہے جو خدا کے بھیجے ہوئے مقدس امام زمان علیہ السلام اور ان کی جماعت کی دشمنی میں ہر ناجائز کو جائز اور حلال سمجھ چکا ہے۔ مثلاً اس اخبار کی 22/جولائی کی اشاعت میں کسی محمد آصف بھلی نامی بدبخت کے مضمون کی قسط اوّل شائع ہوئی جس نے مضمون کی سرخی ہی وہ باندھی ہے کہ مضمون کے مندرجات کا عندیہ مل جاتا ہے۔ ’’مرزا غلام احمد کا وجود نامسعود‘‘۔

غیر تعلیم یافتہ عوام کے ملک میں ایسی تحریرات کا موجب بننے والے یقیناً عواقب میں بھی حصہ دار ٹھہریں گے۔

کیا گردشِ دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں!!!

لکھا ہے کہ جماعت اسلامی کے بانی مولوی ابوالاعلیٰ مودودی 1920ء کی دہائی میں سہ روزہ رسالہ ’’الجمیعۃ‘‘ کے مدیر اعلیٰ ہوا کرتے تھے۔ تب مولوی صاحب ایک نوجوان لکھاری تھے اور اپنی تند و تیز صاحبِ قلم ہونے کی حیثیت منوانے کے زینے چڑھ رہے تھے اور متفرق موضوعات پر اداریے لکھا کرتے تھے۔ تب ایک دن خبر آئی کہ دِلّی کی میونسپلٹی (بوجہ انتظامی مسائل) مسلم قبرستانوں میں دخل اندازی کر رہی ہے تو مولوی صاحب نے نہایت سخت اداریے لکھے۔ مثلاً ایک دن لکھا کہ: ’’خدا کی پناہ۔ حکومت کا دائرہ نفوذ و اقتدار ہمارے زندوں سے گزر کر ہمارے مُردوں تک جا پہنچا ہے۔‘‘

(جانے پہچانے۔ از رضا علی عابدی صفحہ 141)

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے!! ایک صدی بھی نہیں گزری کہ غیر مسلموں کی جگہ پکے حکومتی سرٹیفکیٹ یافتہ مسلمان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران ہیں اور کبھی کسی احمدی کی تدفین روک دیتے ہیں، کبھی چن چن کر قبرستانوں پر حملہ کر کے قبروں کی بے حرمتی کرتے ہیں، اور کبھی مدفون احمدیوں کی قبر کشائی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے پھرتے ہیں۔

قبل ازیں ہم اپنے قارئین کے لئے چک نمبر 105 گ ب بنگے ضلع فیصل آباد میں مشترکہ قبرستان میں مدفون ایک احمدی کی قبر کشائی کے لئے مولویوں کی کارستانیوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں معاملہ تا حال حل طلب ہے۔ لیکن ایک مرحوم احمدی کی مشترکہ قبرستان میں تدفین پر مولوی ہلکان ہو رہے ہیں۔ ایک طرف حکومت وقت کے نمائندہ، پولیس کے اعلیٰ حکام اس معاملہ کا کوئی قابل قبول مستقل حل تجویز کرنے کے لئے مذاکرات کر رہے ہیں اور دوسری طرف مولوی از خود ہی ایک احمدی کو قبر سے اکھاڑ پھینکنے کا موقع تلاش کر رہے ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے پانچ مولوی مورخہ 26/جون کو بعد دوپہر گاؤں پہنچے اور قبرستان میں مدفون احمدیوں کی قبروں کی رَیکی کرنے لگے۔ پولیس کو مولوی کے عزائم کی اطلاع دی گئی اور گاؤں کے بڑے بوڑھوں نے اعلیٰ پولیس اہلکار سی سی پی او سے رابطہ کیا کہ خدارا آج کسی طرح مداخلت کر کے مولوی کو قبروں کی بے حرمتی کے اس مکروہ کام سے روک لیں۔ سی سی پی او نے فوری طور پر پولیس کی بھاری نفری گاؤں بھجوا دی اور اعلان کیا کہ کسی کو بھی از خود قبر کشائی کا کوئی اجازت نامہ حاصل نہیں ہے۔ لہٰذا فی سبیل اللہ فساد کے حوالے سے معروف مولوی لوگ کسی مجسٹریٹ یا جج کی طرف رجوع کریں۔

مودودی صاحب!! خدا کی پناہ۔ اسلامی ملک میں مولوی کا دائرہ نفوذ و اقتدار احمدیوں کے زندوں سے گزر کر ان کے مرحومین تک جا پہنچا ہے۔

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

بعد وفات میت کو کیا شئے پہنچتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’دعا کا اثر ثابت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جاوے تو قبول ہوتا ہے۔ اور روزہ کا ذکر بھی ہے۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ جو ہے کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (النجم:40)۔ فرمایا کہ: ’’اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ بھائی کے حق میں دعا نہ قبول ہو تو پھر سورۃ فاتحہ میں اِھدِنَا کی بجائے اِھدِنِیْ ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 266۔ جدید ایڈیشن)